علمِ
رومن کیتھولک
مصنف: رِک جونز
یو۔ایس۔اے
مترجم: ریورنڈ یوسف ندیم
بی۔اے
بی۔ٹی ایچ

Bio-Data of Purchaser/Gifted the Book

(Understanding the Roman Catholicism)

By: Rick Jones

کتاب خریدنے یا تحفتاً لینے والے کا

نام ____________

ولدیت ____________

کلیسیاء ____________

عہدہ ____________

ایڈریس ____________

فون ____________

تاریخ ____________

Presented by: ____________

Understanding the Roman Catholicism

By: Rick Jones

P. O. Box 3500

ON. CA. 91761-1019

U.S.A

نام کتاب	علم رومن کیتھولک
مصنف	رک جونز (یو-ایس-اے)
مترجم	ریورنڈ یوسف ندیم
	بی-اے
	بی-ٹی ایچ
ایڈیشن	پہلا
اشاعت	جولائی 2002ء
تعداد	ایک ہزار
قیمت	[illegible] روپے
پرنٹر	لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور
ناشر	ہز گریس لٹریچر منسٹری گوجرانوالہ

Understanding the Roman Catholicism

By: Rick Jones

Translated by:

Rev. Yousaf Nadeem

B.A

B. Th.

President:

His Grace Church Pakistan

P. O. Box # 167

Gujranwala-Pakistan

brotherhood56225@yahoo.com

revyousafnadeem@yahoo.com

Ph: 92-0431-284512

Mob: 92-0303-6305928

علمِ رومن کیتھولک

مصنف: رک جونز
یو-ایس-اے

مترجم: ریورنڈ یوسف ندیم
بی-اے
بی-ٹی ایچ
پریذیڈنٹ:
ھوگریس چرچ پاکستان

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر

Acknowledgements ______ 8
اظہارِ خیال ______ 9
دیباچہ ______ 15
تعارف ______ 17

رومن کیتھولک کے (36) چھتیس عقائد

1- چرچ کے ذریعہ نجات ______ 30
2- اچھے کاموں کے ذریعہ نجات ______ 36
3- چرچ کے ذریعہ گناہوں کی معافی ______ 42
4- ایک سچی کلیسیاء ______ 47
5- بپتسمہ کے ذریعہ نجات ______ 54
6- پوپ یسوع مسیح کا قائم مقام (ذکر) ______ 60
7- پوپ (گناہ) خطا نہیں ہو سکتی ______ 65
8- سکرامنٹ (مذہبی رسوم) کے ذریعہ نجات ______ 69
9- گناہ کی مزدوری ______ 73
10- بچے کا بپتسمہ ______ 79
11- گناہ کے درجہ جات ______ 83
12- (حالت تبدیل ہو جانا) تبدل کا وقت ______ 87
13- یوخرست (گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے) ______ 92
14- یوخرست (مردے کی مدد کرتی ہے) ______ 95
15- مریم بچاتی ہے ______ 99
16- مریم جنم سے محفوظ رہی ______ 104

17- مریم (ہمیشہ سے) دائمی کنواری — 108
18- مریم پاکیزگی کا وسیلہ ہے — 111
19- مریم (شفاعت کنندہ) سفارش کرتی ہے — 114
20- مریم دعائیں (وصول کرتی) سنتی ہے — 119
21- مریم سب چیزوں کی ملکہ ہے — 124
22- رسم عشائے ربانی — 129
23- اعراف (جنت اور دوزخ کے درمیان معصیت میں عارضی قیام) — 133
24- مقدسین سے دعائیں کرنا — 137
25- مردوں کے لئے دعا کرنا — 139
26- مجسمے — 146
27- استقلال — 151
28- کاہنوں سے گناہوں کا اعتراف کرنا — 155
29- غفران (خصوصی رعایت) — 160
30- کلام خدا کی سمجھ بوجھ رکھنا — 164
31- کیتھولک دعائیں — 169
32- کفارہ ادا کرنا — 173
33- کیا آٹھ سو پچاس 850 ملین کیتھولک غلط ہو سکتے ہیں؟ — 177
34- مصالحت — 180
35- تجرد (شادی نہ کرنا) — 183
36- آخری رسومات — 187
ملحقات 1 — (پریشانی) — 190
ملحقات 2 — (ایک دعوت) — 193
ملحقات 3 — (خدا کا جواب دعویٰ) — 198
ملحقات 4 — (آزادی یا غلامی) — 204

Acknowledgements

While books usually bear the name of an author or translater I suppose few are truly individual efforts. This is no exception.

I'm grateful to God for beloved Brother ***Norbert Lean*** *and Sister* ***Suma Lean*** *who helped me by contributing, learning opportunities, prayer, encouragement and constructive suggestions.*

Also I would like to say thanks of ***Rick Jones*** *that he granted me the permission for translating/Printing of his book named "Understanding theRoman Catholicism" from English to Urdu language.*

Rev. Yousaf Nadeem

<table>
<tr><td>431ء</td><td>مریم کی پوجا پاٹ اور اسے خدا کی ماں کا لقب دیا جانا
افسس کی کونسل میں پاس ہوا
ایسا کرنے سے مریم کو خدا سے افضل سمجھتا ہے حالانکہ کلام
خدا مریم یا کسی دوسرے انسان کی پوجا کو منع کرتا ہے
خروج 5-3:20
= 14:34
یسعیاہ 8:20</td></tr>
<tr><td>593ء</td><td>مقام اعراف کو پوپ گریگوری دی گریٹ (Pop Gregory)
نے رائج کیا۔ لفظ جنت اور دوزخ صلیب سے پہلے بائبل میں صرف
دو مرتبہ آیا جہاں آدمی جاتے تھے اور اسی طرح صلیب کے بعد وہی لفظ
آسمان اور دوزخ آیا ہے
لوقا 31-19:16
= 43:23</td></tr>
<tr><td>600ء</td><td>مریم یا دوسرے مرے ہوئے مقدسین سے براہ راست
دعائیں کرنا حالانکہ یسوع نے کہا ہے کہ باپ سے میرے
نام سے براہ راست مانگو ایسی کوئی مثال بائبل میں نہیں ملتی
کہ مقدسین سے دعائیں کی جائیں
یوحنا 14-13:14
یوحنا 16:15</td></tr>
</table>

جمعہ کے روز روزہ رکھنے اور روزوں کے دوران جمعہ پر پابندی عائد کرنے کی رسم (کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ پوپ صاحبان کی مچھلی کی تجارت کی دلچسپی کے پیش نظر اس رسم کا آغاز 700ء میں ہوا) یہ بائبل کی تعلیم کے خلاف ہے متی 11-10:15 1-کرنتھیوں 26-25:10	998ء
کاہنوں کے کنوارے رہنے کی تعلیم کا اعلان پوپ ہلڈی برینڈ (Pop Helds Brand) بونی فیس Boni Face ہفتم VII نے کیا حالانکہ یسوع نے ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا اور نہ ہی کسی رسول نے ایسا کرنے کو کہا ہے یہ تو پطرس رسول کی بھی مخالفت کے مترادف ہے چونکہ وہ شادی شدہ تھا اور پولوس رسول کہتا ہے کہ خادموں (Bishop) کے بیٹے بیٹیاں تھے متی 15-14:8 1 تمتھیس 12,5,2:3 = 3-1:4 ططس 6-5:1	1079ء

سال میں کم از کم ایک مرتبہ کاہنوں سے گناہوں کا اعتراف کرنا۔ پاپ انوسنٹ سوم Pop Innocent III نے لیٹرن کونسل کے ذریعہ متعارف کرایا حالانکہ بائبل میں لکھا ہے کہ براہ راست خدا سے اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا چاہئے زبور 10-1:51 لوقا 48:7 لوقا 21:15 یوحنا 9-8:1	ء1215
ویلنسیا کی کونسل The Council of Valencia نے عام لوگوں Laymen کو بائبل نہ پڑھنے کا حکم نامہ جاری کیا اور کہا کہ صرف کاہن اسے پڑھ سکتے ہیں حالانکہ یسوع نے کہا کہ بائبل کو تمام لوگ پڑھ سکتے ہیں یوحنا 39:5 1- تیمتھیس 12-15:3	ء1229
ٹرینٹ کی کونسل The Council of Trent نے عام رسموں کو بائبل کے مساوی قرار دیا فریسی بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور یسوع نے انہیں ڈانٹا	ء1545

	چونکہ انسانی رسموں کی فرمانبرداری سے انسان خدا کو بھول جاتا ہے مرقس 13-7:7 کلسیوں 8:2 مکاشفہ 18:22
1854ء	بے عیب کنواری مریم کا اعلان پوپ پائیس چہارم Pope Pius IV نے کیا بائبل میں لکھا ہے کہ یسوع کے سوا تمام لوگ گنہگار ہیں حتیٰ کہ مریم کو بھی نجات دہندہ کی ضرورت تھی رومیوں 23:3 رومیوں 12:5 زبور 5:51 لوقا 47-46, 30:1
1870ء	پوپ پائیس چہارم نے پاپائی معصومیت (بے گناہی) کے عقیدہ کا دعویٰ کیا یعنی یہ خدا کی شان میں کفر بکنے اور ایک نئے مذہب کی شروعات کے مترادف ہے 2 تھسلنیکیوں 12-2:2 مکاشفہ 9-1:17 " 8-5:13
1950ء	پوپ پائیس چہارم نے اس مفروضہ کو پیش کیا کہ مریم کنواری بدن سمیت آسمان پر چلی گئی ہے

دیباچہ

کیتھولک خاندان میں پروان چڑھتے (نشوونما) ہوئے ایک بچہ کی طرح میں اکثر کیتھولک چرچ کی شمولیت سے حیران ہوا کرتا تھا مثلاً "جمعہ کے روز گوشت کھانے" کے بارے مجھے اچھی طرح یاد ہے میری اوائل عمری میں جمعہ کو گوشت کھانا ایسا گناہ سمجھا جاتا تھا جو انسان کو دوزخ لے جاتا ہو- پھر ایک روز چرچ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ جمعہ کو گوشت کھانا گناہ یا کوئی جرم نہیں ہے- میرے جوان ذہن میں ایک دم درجہ ذیل سوالات نے جنم لیا-

کیا خدا نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا ہے؟

اگر ایسا ہے تو کیوں؟

میں نے خود سے ایسے سوالات کرنے شروع کر دیے

"جمعہ ہی کو گوشت کھانا کیوں گناہ تھا؟"

جب کہ دوسرے دنوں میں ایسا کیوں نہ تھا؟

میں حیران ہوتا کہ کیسے خدا انسان پر اپنے لفظ (وحی) نازل کرتا ہے کہ ایسا کرنا اب اس کے لئے برا نہیں ہے یعنی گوشت کھانا اب اس کی نظر میں گناہ نہیں ہے-

اگر یہ واقعی گناہ نہیں ہے تو میں ان لاکھوں انسانوں کے بارے سوچتا جو صرف گوشت کھانے کی وجہ سے ہمیشہ کے عذاب میں چلے گئے اور اپنے آپ سے کہتا ہاں اب جبکہ یہ گناہ نہیں رہا تو کیا خدا ان لوگوں کو جو صرف گوشت کھانے کی وجہ سے دوزخ (عذاب) میں پڑے

ہیں نکال کر جنت میں لائے گا اور خود ہی کہہ لیتا نہیں؟

مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔

کیا آپ اپنے چرچ کی تعلیم کے بارے میں سوال کرنا چاہیں گے؟ اگر آپ کے پاس سوالات ہیں تو یہ کتاب آپ کے سوالوں کی جواب ثابت ہوگی۔

یاد رکھئے ایک دن آپ کو خدا کے سامنے اس کی حضوری میں کھڑے ہونا ہے اور آپ ہرگز یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ میرے (پریسٹ) کاہن سے پوچھئے کہ وہ میرا روحانی پیشوا ہے۔

آپ خود اپنی زندگی کے جوابدہ ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ میں نے یہ کتاب عام فہم اور آسان زبان میں تحریر کی ہے تاکہ ہر کوئی اس کے پیغام کو بآسانی سمجھ سکے۔

یہ کتاب آپ کے بہت سے سوالوں (جو آپ کیلئے بوجھ اور پریشانی کا باعث ہیں) کا جواب ثابت ہوگی۔

آپ کی دائمی وراثت جو داؤ پر لگا دی گئی ہو اسے حاصل کرنے سے بڑا امتحان اور کوئی نہیں۔

خدا آپ کو بہت زیادہ برکت بخشے۔

رک جونز

تعارف

دورِ حاضرہ میں کیتھولک چرچ اور پروٹسٹنٹ چرچ کے درمیان ہم آہنگی یعنی اتحاد کی فضا نظر آتی ہے اور دونوں چرچز دعوے کر رہے ہیں کہ خواہ کوئی پروٹسٹنٹ ہے یا کیتھولک۔ وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

بہت سال پہلے یہ فضا نہ تھی مگر آج سمجھوتے کی فضا نظر آتی ہے۔

☆۔ رومن کیتھولک رہنما باقاعدگی سے ٹیلی ویژن پر اپنے پروگرام خصوصاً کیتھولک اور پروٹسٹنٹ یگانگت کے پروگرام نشر کر رہے ہیں۔

☆۔ مسیحی ریڈیو اسٹیشن مسلسل کیتھولک پروگرام نشر کر رہے ہیں۔

☆۔ مسیحی کتب خانے ایسے لٹریچر کو برابر تقسیم کر رہے ہیں جو کیتھولک تعلیم کی حمایت کرتا ہو۔

کیا یہ دونوں اطراف کا ادغام ہے؟

کیا دونوں چرچز ایک ہی پیغام کی تبلیغ کر رہے ہیں؟

کیا دونوں چرچز کے بنیادی عقائد ایک جیسے ہیں؟

مندرجہ بالا سوالات کے جوابات کو تلاش کرتے ہوئے میں نے بڑی جامع اسٹڈی (Study) بنام کیتھولک چرچ کی تعلیم کے بارے میں سوال و جواب نامہ 1994ء میں دو بڑی اہم وجوہات کی بنا پر پیش کی۔

1۔ یہ ''سوال و جواب نامہ'' رومن کیتھولک تعلیم کے تمام دفتری ذرائع سے ترتیب دیا گیا۔ کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ جو کچھ لکھا گیا یہ رومن کیتھولک چرچ کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔

2۔ تقریباً چار سو سال (400) کے عرصہ میں یہ پہلا ''سوال و جواب نامہ'' جو 1994ء

میں شائع ہوا- ہاں آپ کو یقین رکھنا چاہئے کہ جو کچھ آپ کیتھولک چرچ کے بارے میں پڑھ رہے ہیں وہ موجودہ دور کی تعلیم ہے نہ کہ وہ تعلیم جو (300) تین سو سال پہلے دی جاتی تھی-

اس کتاب میں آپ رومن کیتھولک چرچ کے چھتیس (36) بہت بڑے عقائد (تعلیم) کے بارے میں پڑھیں گے اور یوں اصل حقیقت عیاں ہو جائے گی-

آپ کو اس کتاب میں کوئی ذاتی تجربات یا فلسفہ کی باتیں پڑھنے کو نہیں ملیں گی بلکہ اس میں آپ صاف صاف رومن کیتھولک تعلیم کے بارے میں مطالعہ کریں گے اور پھر رومن کیتھولک تعلیم اور بائبل مقدس کی تعلیم کے موازنہ کے بارے میں پڑھیں گے-

مطالعہ کے بعد آپ نے خود نتیجہ اخذ کرنا اور اپنی رائے کو قائم کرنا ہے-

اس کتاب کا مقصد کسی عدالت کا حتمی فیصلہ یا سزا کے حکم یا کسی پر عیب لگانا نہیں بلکہ اس کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ آپ رومن کیتھولک تعلیم کے بارے میں اچھی طرح آگاہ ہو سکیں-

اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ آپ خود کو صدر عدالت کے لئے تیار کر سکیں یعنی مرنے کے بعد خدا کے سامنے اپنے کیے کی سزا یا جزا کے لئے کھڑے ہو سکیں-

پولوس رسول عبرانیوں 9:27 میں لکھتا ہے-

''اور جس طرح آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے''

میرا دل مندرجہ ذیل یسوع مسیح کے الفاظ کو پڑھ کر افسردہ ہو جاتا ہے جو کسی سے کہے جائیں گے

''اس وقت میں ان سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی- اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ- (متی 7:23)

میں شائع ہوا- ہاں آپ کو یقین رکھنا چاہئے کہ جو کچھ آپ کیتھولک چرچ کے بارے میں پڑھ رہے ہیں وہ موجودہ دور کی تعلیم ہے نہ کہ وہ تعلیم جو (300) تین سو سال پہلے دی جاتی تھی-

اس کتاب میں آپ رومن کیتھولک چرچ کے چھتیس (36) بہت بڑے عقائد (تعلیم) کے بارے میں پڑھیں گے اور یوں اصل حقیقت عیاں ہو جائے گی-

آپ کو اس کتاب میں کوئی ذاتی تجربات یا فلسفہ کی باتیں پڑھنے کو نہیں ملیں گی بلکہ اس میں آپ صاف صاف رومن کیتھولک تعلیم کے بارے میں مطالعہ کریں گے اور پھر رومن کیتھولک تعلیم اور بائبل مقدس کی تعلیم کے موازنہ کے بارے میں پڑھیں گے-

مطالعہ کے بعد آپ نے خود نتیجہ اخذ کرنا اور اپنی رائے کو قائم کرنا ہے-

اس کتاب کا مقصد کسی عدالت کا حتمی فیصلہ یا سزا کے حکم یا کسی پر عیب لگانا نہیں بلکہ اس کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ آپ رومن کیتھولک تعلیم کے بارے میں اچھی طرح آگاہ ہو سکیں-

اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ آپ خود کو صدرِ عدالت کے لئے تیار کر سکیں یعنی مرنے کے بعد خدا کے سامنے اپنے کیئے کی سزا یا جزا کے لئے کھڑے ہو سکیں-

پولوس رسول عبرانیوں 9:27 میں لکھتا ہے-

"اور جس طرح آدمیوں کے ایک بار مرنا اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے"

میرا دل مندرجہ ذیل یسوع مسیح کے الفاظ کو پڑھ کر افسردہ ہو جاتا ہے جو کسی سے کہے جائیں گے

"اس وقت میں ان سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی- اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ- (متی 7:23)

ہاں بائبل مقدس جنب خدا کے ان الفاظ کا جو بہت سے مذاہب کے ماننے والوں کے لئے
کہے گئے ہیں انکشاف کرتی ہے کہ کیسے ان کی عدالت ہوگی تو ضرور ہے کہ ہم اس راستہ کا
انتخاب کریں جو زندگی کو پہنچاتا ہے۔

یہ کتاب آپ کے سامنے ایسی تصویر پیش کرتی ہے کہ آپ اندھا دھند پیروی کرنے کی
بجائے ذرا دیکھ کر کسی کی پیروی کرنا سیکھیں۔

رومن کیتھولک تعلیم کو سمجھئے اور ایسا راستہ اختیار کیجئے جس سے آپ خدا کے سامنے پر اعتماد
کھڑے ہو سکیں۔ جبکہ آپ یہ کتاب پڑھ رہے ہیں میری خلوص نیت سے دعا ہے کہ خدا
آپ کے دل و دماغ میں سچائی کی شمع روشن کرے۔

خدا آپ کو برکت بخشے

اول درجہ کس کو دیں

اس سے پیشتر کہ ہم رومن کیتھولک تعلیم (عقائد) کے بارے واضح اور جامع جائزہ لینا شروع کریں ہمیں اس بات کو ذہن نشین کرنا ہے کہ کل اختیار کس کے پاس ہے یا قادر مطلق کون ہے؟

سب سے پہلے ہم بہت بڑے فرق کا مطالعہ کرتے ہیں۔

بائبل مقدس اس بات پر زور دیتی ہے کہ قادر مطلق صرف ایک ہستی ہے جبکہ رومن کیتھولک عقائد تین شخصیات کے بارے بات کرتے ہیں۔ 1994ء میں کیتھولک چرچ نے (Catechism) کیٹیکوم دینی عقائد کی وضاحت کرتے ہوئے صفحہ 29#95 پر لکھا۔

"بے شک پاک رسمیں' الہامی کتابیں اور چرچ (کلیسیاء) کی حاکمیت خدا کا اعلیٰ انتظام ہے۔ ان کا آپس میں اتنا گہرا ربط اور تعلق (شراکت) ہے کہ یہ ایک دوسرے کے بغیر رہ نہیں سکتے۔ یہ اکٹھے کام کرتے اور روح القدس کی رہنمائی میں علیحدہ علیحدہ بھی اپنے اپنے طریقہ کار سے روحوں کی نجات کے لئے بہت موثر کام کرتے ہیں"۔

پیراگراف کے مطابق الہامی کتابیں' کلیسیائی رسمیں (ایسی تعلیم جو زمانے کے ساتھ اپنی اہمیت کھو دیتی ہے) اور حاکمیت (خدا کے کلام کو ایک مستند ترجمانی کے طور پر قبول کرنا) اہمیت کے لحاظ سے سب برابر ہیں

کیٹیکزم صفحہ 25#82 دیکھیں جہاں لکھا ہے۔

"کیتھولک عقائد (Catholic Doctrine) کلیسیائی رسمیں اور حاکمیت خدا کے

کلام (جو تحریری طور پر الہامی کتابوں کی صورت میں موجود ہے) کے مساوی ہیں"

"الہامی کتابیں خدا کے منہ بولے الفاظ ہیں جو کہ روح القدس کی تحریک سے قلم بند ہوئے ہیں اور پاک رسمیں خدا کے الہام کو مکمل کرتی ہیں یعنی وہ کلام جو روح القدس اور یسوع مسیح نے شاگردوں کے سپرد کیا" - کیٹیکوم 1994ء صفحہ 81#26 مندرجہ بالا پیراگراف کے مطالعہ کے بعد بے وزنی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ان تینوں ہستیوں کے درمیان نااتفاقی پیدا ہوتی ہے تو کیا ہوتا ہے؟ تو کیٹیکوم میں اس کا جواب یوں قلم بند ہے-

"کار خاص جو خدا کے کلام کی مستند ترجمانی کرتا ہے خواہ وہ کلام تحریری ہو یا رسمی ہو- یہ چرچ کی دفتری اور زندہ تعلیم کے سپرد کیا گیا ہے جس کا سادہ مطلب یہ ہوا کہ اس خاص کام کو پطرس رسول کی وساطت بشپ کے سپرد کیا گیا ہے یعنی روم کے بشپ کے سپرد جو پطرس رسول کا جانشین ہے"

کیٹیکوم 1994ء صفحہ 27 # 85

غور طلب بات یہ ہے کہ جب کیٹیکوم (عقائد) میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ خدا کے کلام کی ترجمانی چرچ کے سپرد کی گئی ہے جب ہم لفظ چرچ استعمال کرتے ہیں تو اس کا اشارہ رومن کیتھولک چرچ (کلیسیاء) کی طرف ہے چونکہ یہ بات کیٹیکوم میں درج ہے-

"یعنی چرچ سے مراد ہمیشہ رومن کیتھولک چرچ کی طرف اشارہ ہے" کیٹیکوم میں ایک ہی عقیدے کو مختلف الفاظ استعمال کرتے ہوئے دہرایا گیا ہے-

"جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ بالآخر ترجمانی کا حق چرچ کے پاس ہے یعنی خدا کے کلام کو استعمال کرتے ہوئے عدالت کا حق چرچ کے پاس ہے-

کیٹیکوم 94ء صفحہ 119#34

کیٹیکوم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بائبل کا فیصلہ (یعنی بائبل کا اختیار) حتمی نہیں ہے بلکہ موجودہ

کیتھولک چرچ کی تعلیم (عقائد) ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ کیتھولک کلیسیاء ہی خدا کے کلام کی واحد ترجمان ہے۔

کیا بائبل مقدس اس سے متفق ہے

اگر بائبل، رسمیں اور کیتھولک تعلیم (عقائد) خدا کا حقیقی کلام ہیں تو پھر بائبل مقدس کو بھی اس سے متفق ہونا چاہیے۔

مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بائبل مقدس کیتھولک تعلیم سے قطعی متفق نہیں ہے۔ درحقیقت بائبل مقدس ایسی تعلیم کے خلاف ہے۔

خدا نے بائبل مقدس میں یوں فرمایا ہے کہ اس کے کہے ہوئے الفاظ سچے ہیں۔ سچ تھے اور سچ ثابت ہوتے رہیں گے۔

زبور 160:119 میں مرقوم ہے۔

"تیرے کلام کا خلاصہ سچائی ہے تیری صداقت کے کل احکام ابدی ہیں"

اسی طرح زبور 12:6-7 میں لکھا ہے۔

"خداوند کا کلام پاک ہے۔
اس چاندی کی مانند جو بھٹی میں مٹی پر تائی گئی
اور سات بار صاف کی گئی ہو۔
تو ہی اے خداوند انکی حفاظت کرے گا تو ہی ان کو اس پشت سے ہمیشہ تک بچائے رکھے گا"

بائبل مقدس پرزور بیان کرتی ہے کہ حکمرانی صرف ایک ہستی کے پاس ہے۔

"انہیں سچائی کے وسیلہ سے مقدس کر تیرا کلام سچائی ہے"۔ یوحنا 17:17

مکاشفہ کی کتاب میں خدا پاک کلام کے ردوبدل کرنے والوں کے بارے میں آگاہ کرتا ہے

مکاشفہ 22:18-19 میں مرقوم ہے۔ ''میں ہر ایک آدمی کے آگے جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی ان میں کچھ بڑھائے تو خدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اس پر نازل کرے گا اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خدا اس زندگی کے درخت اور مقدس شہر میں سے جن کا اس کتاب میں ذکر ہے اس کا حصہ نکال ڈالے گا''۔

پولوس رسول بائبل مقدس پڑھنے والوں کو ایسے لوگوں کے بارے میں جو اس کے پیغام کو بدل دیتے ہیں آگاہ کرتا ہے رومیوں 16:17-18 میں مرقوم ہے۔

''اب اے بھائیو میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ جو لوگ اس تعلیم کے برخلاف جو تم نے پائی پھوٹ پڑنے اور ٹھوکر کھانے کا باعث ہیں ان کو تاڑ لیا کرو اور ان سے کنارہ کیا کرو کیونکہ ایسے لوگ ہمارے خداوند مسیح کی نہیں بلکہ اپنے پیٹ کی خدمت کرتے ہیں اور چکنی چپڑی باتوں سے سادہ دلوں کو بہکاتے ہیں''۔

پولوس رسول حقیقی ایمانداروں کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایسے لوگوں سے کنارہ کرنا چاہئے جو خدا کے کلام میں آمیزش کرتے ہیں۔

گلتیوں 1:8 میں مرقوم ہے

''لیکن اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی اس خوشخبری کے سوا جو ہم نے تمہیں سنائی کوئی اور خوشخبری تمہیں سنائے تو ملعون ہو''

دوبارہ پولوس رسول ان الفاظ کو گلتیوں 1:9 میں دہراتا ہے۔

''جیسا کہ ہم پیشتر کہہ چکے ہیں ویسا ہی اب میں پھر کہتا ہوں کہ اس خوشخبری کے سوا جو تم نے قبول کی تھی اگر کوئی تمہیں اور خوشخبری سنتا ہے تو ملعون ہو''۔

جب کیتھولک تعلیم خدا کے تحریری (لوگاس) کلام کی تردید کرتی ہے تو کلام پاک کی روشنی میں

ایسے کام پر خدا کی طرف سے لعنت ہوگی۔
امثال کی کتاب کا مصنف خدا کے کلام میں آمیزش کرنے والوں کے بارے میں آگاہ کرتا ہے۔

امثال 30:5-6 میں مرقوم ہے۔
"خدا کا ہر ایک سخن پاک ہے
وہ انکی سپر ہے جن کا توکل اس پر ہے
تو اس کلام میں کچھ نہ بڑھانا
مبادا وہ تجھ کو تنبیہ کرے اور تو جھوٹا ٹھہرے"۔

خدا کا کلام لاتبدیل ہے

خداوند فرماتا ہے کہ اس کا کلام جو ایک بار لکھا گیا ہے
ہمیشہ یکساں رہتا ہے
زبور 119:89 میں مرقوم ہے
"اے خداوند تیرا کلام
آسمان پر ابد تک قائم ہے"
1-پطرس خداوند کا کلام ابد تک قائم رہے گا
یہ وہی خوشخبری کا کلام ہے جو تمہیں سنایا گیا تھا"
یسعیاہ 40:8 میں مرقوم ہے
"ہاں گھاس مرجھاتی ہے پھول کملاتا ہے پر ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم ہے"
1-پطرس 1:23 میں مرقوم ہے۔

"کیونکہ تم فانی تخم سے نہیں بلکہ غیر فانی سے خدا کے کلام کے وسیلہ سے جو زندہ اور قائم ہے
نئے سے پیدا ہوئے ہو"

خدا کا کلام جامع اور کامل ہے

خدا کے الفاظ کبھی تبدیل نہیں ہو سکتے کیونکہ جیسے کسی چیز کو مکمل اور جامع ہونا چاہئے خدا کا
کلام ویسا ہی ہے زبور 19:7 میں مرقوم ہے۔

"خداوند کی شریعت کامل ہے وہ جان کو بحال کرتی ہے خداوند کی شہادت برحق ہے نادان کو
دانش بخشتی ہے"

کیتھولک رہنما یہ دعوے کرتے ہیں کہ خدا کے کلام کی مکمل ترجمانی ان کے سپرد کی گئی ہے یعنی
ان کی پاک رسموں سے بائبل کا پیغام مکمل ہوتا ہے جبکہ بائبل مقدس میں ایسا نہیں لکھا گیا ہے
2-پطرس 1:21 میں یوں مرقوم ہے۔

"کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی
تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے"۔

کہاں لکھا ہے کہ خدا چاہتا ہو کہ لوگ اپنے عقیدہ یا اپنی من پسند تعلیم ایجاد کرتے پھریں کیا
کاہن ایسا کر سکتے ہیں یا بائبل مقدس میں کہیں ایسا اشارہ ملتا ہے؟
بلکہ بائبل مقدس (2-تیمتھیس 3:16) میں یوں لکھا ہے۔

"ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت
کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے"

پولس یہاں چرچ حاکیت یا کلیسیائی رسموں کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ آپ اسی باب کی
پندرھویں آیت کا مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پولس کا سولھویں آیت سے کیا

کو ترک کر کے آدمیوں کی روایت کو قائم رکھتے ہو"۔
یسوع مسیح فریسیوں کی روایتوں سے جو خدا کے کلام کا درجہ اختیار کر چکی تھیں پریشان تھے۔ چونکہ خدا کا کلام انسان کو ہمیشہ کی زندگی کا راستہ بتاتا ہے جبکہ انسانی روایتیں' احکام اور اس میں ہمیشہ کی ہلاکت تک پہنچاتی ہیں۔
بے شک مذہبی رہنما اپنے دین کی مکمل پیروی کرتے تھے مگر یسوع مسیح نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔
"اے سانپو! اے افعی کے بچو تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے؟ (متی 33:23)
جب فریسیوں نے یسوع سے شکایت کی کہ تیرے شاگرد بزرگوں کی روایتوں کو ٹال دیتے ہیں تو یسوع مسیح سوالیہ انداز میں جواب دیا
متی 3:15 میں مرقوم ہے
"اس نے جواب میں ان سے کہا کہ تم اپنی روایت سے خدا کا حکم کیوں ٹال دیتے ہو"
یسوع مسیح نے ہمیشہ کتاب مقدس کو روایتوں سے افضل اور بلند قرار دیا۔ متی 29:22 میں مرقوم ہے۔
"یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ تم گمراہ ہو اس لئے کہ نہ کتاب مقدس کو جانتے ہو نہ خدا کی قدرت کو"
خدا کا لاتبدیل کلام ہی ہمیشہ سے جامع اور مستند ہے نہ کہ انسانوں کی روایتیں۔
کلیسوں 8:2 میں مرقوم ہے۔
"خبردار کوئی شخص تم کو اس فیلسوفی اور لاحاصل فریب سے شکار نہ کرے جو انسانوں کی روایت اور دنیوی ابتدائی باتوں کے موافق ہیں نہ کہ مسیح کے موافق"
نئے عہد نامہ کے مسیحی روز بروز جانتے جاتے تھے کہ خدا کا کلام جامع اور مکمل ہے۔

اعمال 17:11 میں آیا ہے۔

''یہ لوگ تھسلنیکے کے یہودیوں سے نیک ذات تھے کیونکہ انہوں نے بڑے شوق سے کلام کو قبول کیا اور روز بروز کتابِ مقدس میں تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں اسی طرح ہیں''۔

اسی بات کا تعین کرنا کہ جو سن رہے ہیں درست ہے ایسے لوگ مستند کلام تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔

یسوع مسیح نے اس بات کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا۔

''یسوع نے جواب میں اس سے کہا کہ اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا اور میرا باپ اس سے محبت رکھے گا اور ہم اس کے پاس آئیں گے اور اس کے ساتھ سکونت کریں گے جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا اور جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا'' (یوحنا 14:23-24)

پولوس رسول کے درجہ ذیل الفاظ پر غور کیجئے۔

1۔ تھسلنیکیوں 13:1 میں مرقوم ہے۔

''اس واسطے ہم بھی بلا ناغہ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ جب خدا کا پیغام ہماری معرفت تمہارے پاس پہنچا تو تم نے اسے آدمیوں کا کلام سمجھ کر نہیں بلکہ (جیسا حقیقت میں ہے) خدا کا کلام جان کر قبول کیا اور وہ تم میں جو ایمان لائے ہو تاثیر بھی کر رہا ہے''۔

جب پولوس رسول خدا کے ان الفاظ کی لوگوں کے سامنے منادی کر رہا تھا اس وقت کیتھولک چرچ کی تعلیم (روایتیں) موجود نہ تھیں کیونکہ اس وقت کیتھولک چرچ کا سرے سے کوئی نام ونشان نہ تھا۔

حاصلِ کلام

خدالاتبدیل خدا ہے ملاکی 6:3 میں مرقوم ہے

''کیونکہ میں خداوند لاتبدیل ہوں اسی لئے اے بنی یعقوب تم نیست نہیں ہوئے''

کیونکہ وہ (خدا) مکمل ہے اور اس میں کوئی کمی نہیں ہے اس کے بیٹے یسوع میں بھی تبدیلی نہیں آ سکتی۔

عبرانیوں 13:8 میں یوں درج ہے

''یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے''

اگر خدا کے کام اور کلام میں تبدیلی آ جائے تو وہ کیسے مستند اور جامع اور کامل ہو سکتا ہے؟

جونہی آپ کتاب کے بقیہ حصہ کا مطالعہ کریں گے تو پھر آپ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں گے کہ کس کو اولیت دیں خدا کو یا کیتھولک چرچ کی روایات اور رسموں کو اول درجہ دیں۔

اگر آپ خدا کے کلام کا اور کیتھولک روایت کا مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ کرتے ہیں کہ اول درجہ خدا کے کلام کو دیں تو آپ کو تنقید کا سامنا کرنا ہوگا۔

چونکہ کیتھولک تعلیم باقی ہر طرح کی تعلیم کے خلاف ہے۔

کیا آپ خدا کے کلام کی طرف ہونا پسند کریں گے یا انسانی روایت کی طرف کھڑا ہونا پسند کریں گے؟

متی 24:35 میں آیا ہے۔

''آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی''۔

نوٹ:۔

اب جبکہ صحائف میں درج ہے کہ خدا کا کلام ہی مستند اور لاتبدیل ہے کتاب کے بقیہ میں جہاں خدا کا کلام یا کلامِ خدا آئے گا تو اس کا مطلب صرف اور صرف کتابِ مقدس ہے نہ کہ کیتھولک چرچ کی روایت یا رسمیں یا حاکمیت انسان ہے۔

باب نمبر 1

چرچ کے ذریعہ نجات

رومن کیتھولک عقائد یہ درس دیتے ہیں کہ نجات صرف رومن کیتھولک چرچ کے ذریعہ ممکن ہے۔

"دوسری ویٹیکن کونسل کے جاری کردہ فرمان کے مطابق یہ بات عیاں ہے کہ نجات صرف مسیح کے قائم کردہ کیتھولک چرچ کے ذریعہ (جو عالمگیر سطح پر نجات کے لئے سرگرم عمل ہے) ممکن ہے یعنی نجات کا واحد ذریعہ کیتھولک چرچ ہے۔ صفحہ 215 # 816

یہاں اس چیز پر دفتری Official زور دیا گیا ہے کہ نجات رومن کیتھولک چرچ کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں دے سکتا۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ رومن کیتھولک کلیسیاء کسی اور چیز پر ایمان نہیں رکھتی دیکھ بس کیٹیکوم میں کہیں کوئی غلطی نہیں۔

"نجات یسوع مسیح (جو کلیسیاء کا سر ہے) کی طرف سے ملتی ہے جو کتاب مقدس اور روایت پر انحصار کرتا ہے۔ کونسل یہ تعلیم دیتی ہے کہ اب چرچ (کلیسیا) زمین پر ہجرت کر کے آ گیا ہے تا کہ لوگوں کی نجات یقینی ہو تا ہم ایسے لوگ نجات حاصل نہیں کر سکتے جو یہ نہیں جانتے کہ کیتھولک چرچ کی بنیاد خدا کے ذریعہ یسوع مسیح میں ہے" صفحہ 224 # 846

اگر بات واضح نہیں ہوتی تو دوبارہ مطالعہ کیجئے۔

"یہ چرچ ہی ہے جو نجات کے مفہوم کو مکمل طور پر سمجھ سکتا ہے اور ایسا اس نے کیا ہے اسی چرچ کے ذریعہ خدا کے فضل سے نجات ممکن ہے"

صفحہ 218 # 824

دی اور اب ہر کسی کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ براہ راست یسوع کے پاس نجات کیلئے آئے۔
یسوع نے خود ایسا اعلان کیا۔
یوحنا 3:36 میں مرقوم ہے
''جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اس پر خدا کا غضب رہتا ہے''۔
یسوع نے یہ بھی منادی (یوحنا 5:24) کی
''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے''۔
بار بار یسوع نے اس سچائی کی (یوحنا 6:47) وضاحت کی۔
''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے''
آپ مزید یوحنا 6:40, 3:16, 3:18, 3:36, 1:12 پڑھ سکتے ہیں۔
یوحنا 20:31 میں ہم دریافت کر سکتے ہیں کہ کیوں اناجیل لکھی گئیں۔
''لیکن یہ اس لئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر اس کے نام سے زندگی پاؤ''
یسوع نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ نجات کیلئے کسی چرچ کی ضرورت ہے بلکہ نجات تو خدا کی بخشش ہے جو ہر کسی کو جو یسوع پر ایمان لائے مفت مل سکتی ہے۔ اعمال 10 : 43 میں مرقوم ہے۔
''اس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے گا اس کے نام سے گناہوں کی معافی حاصل کرے گا''۔
بائبل مقدس کے مطابق مخلصی یسوع مسیح کے پاس ہے نہ کہ چرچ کے پاس

رومیوں 3:24 میں مرقوم ہے
"مگر اس کے فضل کے سبب سے اسے مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں"
خداوند یسوع مسیح ہی وہ واحد ہستی ہے جس نے اپنی خواہش (آزاد مرضی سے) سے اپنا خون بہا کر ابدی زندگی کے دروازے کھول دیئے ہیں۔
افسیوں 1:7 میں مرقوم ہے۔
"ہم کو اس میں اس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی اس کے اس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے جو اس نے ہر طرح کی حکمت اور دانائی کے ساتھ کثرت سے ہم پر نازل کیا"
دوبارہ سئے نجات حاصل کرنے کیلئے یسوع پر ایمان لانے کی ضرورت ہے رومیوں 1:16 میں مرقوم ہے۔
"کیونکہ میں انجیل سے شرماتا نہیں اس لئے کہ وہ ہر ایک ایمان لانے والے کے واسطے پہلے یہودی پھر یونانی کے واسطے نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے"۔
بائبل مقدس کے بہت سے حصے اسی بات کو دہراتے ہیں جیسا کہ 1۔ تھسلنیکیوں 5:9 میں آیا ہے۔
"کیونکہ خدا نے ہمیں غضب کے لئے نہیں بلکہ اس لئے مقرر کیا ہے کہ ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات حاصل کریں"۔
جب یسوع مسیح صلیب پر لٹکے ہوئے تھے تب بھی اس نے اپنے ساتھ صلیب پر لٹکے ہوئے ڈاکو کو نجات دیکر ثابت کیا کہ وہ نجات دہندہ ہے۔ لوقا 23:42 میں اس طرح مرقوم ہے۔
"پھر اس نے کہا اے یسوع جب تو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا"

جب اس مرتے ہوئے گنہگار نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تو یسوع مسیح نے یہ کہتے ہوئے فرمایا

لوقا 43:23 میں لکھا ہے

"اس نے اس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا"

کوئی چرچ بچا نہیں سکتا مگر یسوع بچا سکتا ہے

یوحنا 17:3 میں آیا ہے

"کیونکہ خدا نے بیٹے کو دنیا میں اس لئے نہیں بھیجا کہ دنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اس لئے کہ دنیا اس کی وسیلہ سے نجات پائے"

اسی طرح رومیوں 9:5 میں مرقوم ہے

"پس جب ہم اس کے خون کے باعث اب راستباز ٹھہرے تو اس کے وسیلہ سے غضب الٰہی سے ضرور ہی بچیں گے"۔

اگر نجات صرف کیتھولک چرچ کے وسیلہ سے ممکن ہے تو پھر کیا خدا اپنے کلام کے ذریعہ قصداً ہماری غلط رہنمائی کرے گا؟ یہ جانتے ہوئے کہ ہماری ابدی وراثت (ہماری تقدیریں) خطرے میں تھیں

پطرس نے کیوں بڑے صاف انداز سے کلام پاک میں یہ تحریر کیا

اعمال 11:15 میں لکھا ہے

"حالانکہ ہم کو یقین ہے کہ جس طرح وہ خداوند یسوع کے فضل ہی سے نجات پائیں گے اسی طرح ہم بھی پائیں گے"

حاصل کلام

کلام خدا واضح بتاتا ہے کہ نجات یسوع کے خون کے وسیلہ ایمان سے ملتی ہے جبکہ کیٹیکوم اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ نجات کیتھولک چرچ کے ذریعہ ممکن ہے۔

اب آپ ضرور فیصلہ کیجئے کہ کس پر ایمان رکھنا ہے؟

انسانوں کی روایت (تعلیم) پر یا خدا کے کلام پاک پر؟

آپ دونوں پر ایمان نہیں رکھ سکتے

کیونکہ دونوں (کلام خدا اور انسانوں کی روایت) ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔

1-یوحنا 4:9 میں مرقوم ہے

"جو محبت خدا کو ہم سے ہے وہ اس سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا ہے تا کہ ہم اس کے سبب سے زندہ رہیں"

یاد رکھئے ایک دن آپ کو خدا کے سامنے کھڑے ہونا ہے کہ آپ نے ایسا فیصلہ کیوں کیا۔

کیا انسانوں کی روایت کی فرمانبرداری میں آپ خدا کے کلام کو رد کرنا چاہتے ہیں؟

مرقس 7:8 میں مرقوم ہے

"تم خدا کے حکم کو ترک کر کے آدمیوں کی روایت کو قائم رکھتے ہو"

باب نمبر 2

اچھے کاموں کے وسیلہ سے نجات

کیتھولک تعلیم سکھلاتی ہے کہ چھٹکارے اور مخلصی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ آپ مسلسل نیک کام کرتے ہیں۔

کیٹیکوم صفحہ 222 # 837 میں آیا ہے۔

"کیتھولک چرچ کی شمولیت کے باوجود اگر کوئی (استقلال) ثابت قدمی سے خرابی (نیک کام) کاموں کو نہیں کرتا تو اسے نجات نہیں مل سکتی"

نجات کیلئے نیک اعمال اتنی ہی اہمیت رکھتے ہیں جتنا کہ بپتسمہ (صفحہ 320 # 1257) اور نجات کیلئے مختلف ساکرامنٹ اور بہت سی رسموں کو ادا کرنا ضروری ہے۔ (صفحہ 1129 # 292)

یہاں بھی کیتھولک تعلیم خدا کے کلام کے خلاف درس دیتی ہے یعنی نجات کو اس وقت تک حاصل نہیں کیا جاسکتا جب تک آپ اچھے کام نہ کرتے ہوں اور یہ کہ نجات خدا کی طرف سے مفت بخشش نہیں ہے جبکہ خدا کے کلام (افسیوں 2:8-9) میں لکھا ہے۔

"کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے"۔

پولوس رسول اسی بات کو (طِطُس 5:3) رقم کرتا ہے۔

"تو اس نے ہم کو نجات دی مگر راستبازی کے کاموں کے سبب سے نہیں جو ہم نے خود کئے بلکہ اپنی رحمت کے مطابق نئی پیدائش کے غسل اور روح القدس کے ہمیں نیا بنانے کے وسیلہ سے"

بائبل مقدس میں بارہا آیا ہے کہ نجات ایمان سے ملتی ہے نہ کہ اچھے اعمال سے رومیوں 28:3 میں مرقوم ہے۔

''چنانچہ ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ انسان شریعت کے اعمال کے بغیر ایمان کے سبب سے راستباز ٹھہرتا ہے''

گلتیوں 8:3 میں آیا ہے

''اور کتاب مقدس نے پیشتر سے یہ جان کر کہ خدا غیر قوموں کو ایمان سے راستباز ٹھہرائے گا پہلے ہی سے ابرہام کو یہ خوشخبری سنادی کہ تیرے باعث سب قومیں برکت پائیں گی''

ہم کیسے خدا کے بیٹے بیٹیاں ہو سکتے ہیں۔

گلتیوں 26:3 میں مرقوم ہے۔

''کیونکہ تم سب اس ایمان کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے خدا کے فرزند ہو''

فریسی اور نیک کام

مذہبی لوگ فریسی بھی اس بات پر زور دیتے تھے کہ اچھے کاموں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے لیکن یسوع نے مرقس کی انجیل (5:7) میں یہودی قانون دانوں اور فریسیوں کو یہ کہتے ہوئے بہت حیران کیا۔

''پس فریسیوں اور فقیہوں نے اس سے پوچھا کیا سبب ہے کہ تیرے شاگرد بزرگوں کی روایت پر نہیں چلتے بلکہ ناپاک ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں؟

اس نے (یسوع) (9-6:7) ان سے کہا یسعیاہ نے تم ریاکاروں کے حق میں کیا خوب نبوت کی ہے جیسا کہ لکھا ہے۔

یہ لوگ ہونٹوں سے تو میری تعظیم کرتے ہیں لیکن ان کے دل مجھ سے دور ہیں اور یہ بے فائدہ

میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں۔
تم خدا کے حکم کو ترک کر کے آدمیوں کی روایت قائم رکھتے ہو"
خدا کے کلام کو انسانی روایت پر فضیلت دینا کتنے افسوس کی بات ہے۔ فریسی خدا کے حکموں کو مکمل طور پر چھوڑ (رد) چکے تھے۔ یسوع نے ان پر الزام لگاتے ہوئے کہا
"تو تم اسے پھر باپ یا ماں کی کچھ مدد کرنے نہیں دیتے یوں تم خدا کے کلام کو اپنی روایت سے جو تم نے جاری کی ہے باطل کر دیتے ہو اور ایسے بہتیرے کام کرتے ہو" (مرقس 13-12:7)
جیسے فریسی خدا کے کلام کے ساتھ برتاؤ کرتے تھے۔ موجودہ دور میں اس کی مثال کیتھولک چرچ ہے چونکہ یہ چرچ بھی انسانی روایت کو خدا کے کلام سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔
فریسی اس بات پر زور دیتے تھے کہ نیک کاموں سے انسان نجات حاصل کر سکتا ہے جبکہ خداوند یسوع یہ جانتے تھے کہ کوئی بشر ایسا کرنے سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔
گلتیوں 16:2 میں مرقوم ہے۔
"تو بھی یہ جان کر کہ آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرتا ہے خود بھی مسیح یسوع پر ایمان لائے تاکہ ہم مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہریں نہ کہ شریعت کے اعمال سے کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر راستباز نہیں ٹھہرتا۔"
پولوس رسول اسے دوبارہ رومیوں کے خط (1:5) میں لکھتا ہے۔
"پس جب ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے صلح رکھیں"۔

صرف نیک کام ہی کافی نہیں

یسوع مسیح کے ان سنجیدہ الفاظ (متی 7:21-22) پر غور کیجئے۔

"جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے"

ایسے لوگوں کی بہت بڑی بھیڑ جب یسوع کے مندرجہ ذیل الفاظ (متی 7:23) کو سنے گی تو بہت پریشان ہوگی۔

"اس وقت میں ان سے صاف کہہ دونگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ"

یہ کتنا بڑا سانحہ ہوگا کہ بہت سے اچھے کام کرنے والے نجات نہیں پاسکیں گے بلکہ مرنے کے بعد وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔ پولوس رسول بھی نیک اعمال کے سلسلہ میں بیان کرتا ہے۔ (گلتیوں 2:21)

"میں خدا کے فضل کو بیکار نہیں کرتا کیونکہ راستبازی اگر شریعت کے وسیلہ سے ملتی تو مسیح کا مرنا عبث ہوتا"

دوسرے لفظوں میں اگر فردوس آپ کو نیک اعمال سے مل جاتا ہے تو پھر یسوع مسیح کا صلیب پر جان دینا بے فائدہ ٹھہرا لیکن یاد رکھئے اس کا صلیب پر جان دینا رائیگاں نہیں چونکہ اس کی شہادت بائبل مقدس یوں پیش کرتی ہے کہ یسوع کے خون کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ گنہگار نجات حاصل کرسکیں

خدا کے بیٹے، بیٹیاں بننے کا واحد ذریعہ ایمان سے یسوع کو قبول کرنا ہے اچھے کام ایسا ذریعہ ثابت نہیں ہو سکتے۔ گلتیوں 26:3 میں مرقوم ہے۔

"کیونکہ تم سب اس ایمان کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے خدا کے فرزند ہو"

بائبل مقدس میں خدا کی قدرت، اس کا پیار، اس کا فضل اور اس کا رتبہ بار بار بیان کیا گیا ہے یوحنا 18:3 میں بیان ہوا ہے

"جو اس پر ایمان لاتا ہے اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا جو اس پر ایمان نہیں لاتا اس پر سزا کا حکم ہو چکا۔ اس لئے کہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا"

یسوع مسیح نے خود اسی سچائی (یوحنا 40:6) پر بات کی ہے۔

"کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں"۔

حاصل کلام

رومن کیتھولک دوستو!

آپ کو کوئی دوسرا فیصلہ کرنا ہے آپ خدا پر ایمان لا کر اس کے بیٹے کے وسیلہ ہمیشہ کی زندگی کا مفت تحفہ حاصل کر سکتے ہیں یا آپ کیتھولک چرچ کی روایت اور اچھے کام (اعمال) جو نجات کا درس دیتے ہیں ایمان رکھ سکتے ہیں۔

آپ کیتھولک تعلیم اور خدا کے کلام دونوں کا انتخاب نہیں کر سکتے ہیں چونکہ دونوں ہی ایک دوسرے کے خلاف ہیں میری دعا ہے کہ آپ اچھا فیصلہ کر سکیں۔ اگر آپ یسوع مسیح کے ذریعہ نجات کے مفت تحفہ کو حاصل کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو ہم اس کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ کیسے آپ اسے حاصل کر سکتے ہیں۔

باب نمبر 3

چرچ کے ذریعہ گناہوں کی معافی

کیتھولک عقائد (کیٹیکزم) یہ درس دیتے ہیں کہ لوگوں کے گناہوں کو معاف کرنے کی قوت اور اختیار چرچ کے پاس ہے یہاں کیٹیکزم کے چند اقتباس درج ہیں۔

(براہ مہربانی اس بات کا دھیان رکھیں کہ جہاں لفظ چرچ استعمال ہوا ہے اس کا مطلب ہے رومن کیتھولک چرچ)

"یہ کوئی ناپسندیدہ، ناگوار اور سنجیدہ بات نہیں کہ چرچ گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا"

صفحہ 982#257

"ایسا چرچ جس کی یہ تعلیم ہو کہ بشپ اور اس کے ساتھی (کاہن) گناہ معاف کر سکتے ہیں۔ یسوع مسیح کا چرچ ہے"۔صفحہ 363-1448#364

کیا کیتھولک چرچ کو گناہ معاف کرنے کا اختیار حاصل ہے؟

تو آیئے دیکھئے بائبل مقدس اس سلسلہ میں کیسی وضاحت کرتی ہے۔

لکھا ہے (مرقس 7:2)

"یہ کیوں ایسا کہتا ہے؟ کفر بکتا ہے
خدا کے سوا گناہ کون معاف کر سکتا ہے؟"

افیسوں 32:4 میں مرقوم ہے

"اور ایک دوسرے پر مہربان اور نرم دل ہو اور جس طرح خدا نے مسیح میں تمہارے قصور معاف کئے ہیں تم بھی ایک دوسرے کے قصور معاف کرو"۔

کلام مقدس کے مطابق خدا چاہتا ہے کہ اس کے فرزند براہ راست گناہوں کی معافی کے لئے

اس کے پاس آئیں نہ کہ کسی چرچ کے ذریعہ معافی کیلئے آئیں۔

عبرانیوں 16:4 میں مرقوم ہے۔

"پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تا کہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے"۔

یہ آیت برائے زور سے دعویٰ کرتی ہے کہ گناہوں کی معافی خدا کے تخت سے آتی ہے کسی چرچ سے نہیں آتی پھر بھی ابھی تک کیتھولک تعلیم کلام خدا کے خلاف انسان کو سکھلاتی ہے۔

"درحقیقت بشپ اور کاہن پاک ساکرامنٹ کی وساطت سے خدا باپ کے نام اس کے بیٹے کے نام اور روح القدس کے نام سے گناہوں کی معافی کا اختیار رکھتے ہیں"۔صفحہ 1461#367

"چرچ اس قابل ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو جو اپنے کیے پر نادم ہوں معاف کر سکتا ہے حتیٰ کہ ان کی زندگی کے آخری سانس تک ان کے کئے کو چرچ معاف کرنے کے قابل ہے"۔

صفحہ 979#255

تاہم بہت سے لوگ خدا کے تحریری کلام کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے عقائد کا یقین کرتے ہیں بائبل مقدس میں بہت سے ایسے کرداروں کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے بلاواسطہ اپنے گناہوں کی معافی کیلئے خدا تک رسائی حاصل کی ہو۔

زبور نویس بھی براہ راست خدا تک رسائی حاصل کرتا ہے۔

زبور 5:32 میں وہ لکھتا ہے۔

"میں نے تیرے حضور اپنے گناہ کو مان لیا اور اپنی بدکاری کو نہ چھپایا میں نے کہا میں خداوند کے حضور اپنی خطاؤں کا اقرار کرونگا اور تو نے میرے گناہ کی بدی کو معاف کیا"۔

داؤد بادشاہ براہ راست اپنے گناہوں کی معافی کیلئے خدا کی حضوری میں فریاد کرتا ہے۔

زبور 18:25 میں داؤد نبی لکھتا ہے۔

''تو میری مصیبت اور جانفشانی کو دیکھ اور میرے سب گناہ معاف فرما''

زبور 51:2 ,4 میں داؤد دوبارہ معافی کیلئے پکارتا ہے۔

''میری بدی کو مجھ سے دھوڈال
اور میرے گناہ سے مجھے پاک کر
میں نے فقط تیرا ہی گناہ کیا ہے
اور وہ کام کیا ہے جو تیری نظر میں برا ہے
تا کہ تو اپنی باتوں میں
راست ٹھہرے اور اپنی عدالت میں بے عیب رہے''

بادشاہ سلیمان بھی اس بات سے باخبر تھا کہ کیسے اسرائیل کے فرزندوں کو گناہوں کی معافی کیلئے براہ راست خدا کے سامنے آنا ہے۔

2۔تواریخ 6:21 میں مرقوم ہے۔

''اور تو اپنے بندہ اور اپنی قوم اسرائیل کی مناجات کو جب وہ اس جگہ کی طرف رخ کر کے کریں تو سن لینا بلکہ تو آسمان پر سے جو تیری سکونت گاہ ہے سن لینا اور سن کر معاف کر دینا''۔

خدا لوگوں کو آگاہ کرتا ہے کہ معافی کیلئے براہ راست اس کے پاس آئیں۔ 2۔تواریخ 7:14 میں مرقوم ہے۔

''تب اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں خاکسار بن کر دعا کریں اور میرے دیدار کے طالب ہوں اور اپنی بری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سن کر ان کا گناہ معاف کرونگا اور ان کے ملک کو بحال کر دونگا''۔

خدا یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ کوئی شخص اپنے گناہوں کی معافی کیلئے کسی چرچ کا سہارا لیکر اس کے پاس آئے۔

زبور 5:86 میں لکھا ہے۔

"اس لئے کہ تو یارب نیک اور معاف کرنے کو تیار ہے اور اپنے سب دعا کرنے والوں پر شفقت میں غنی ہے"۔

کلسیوں 13:3 میں مرقوم ہے۔

"اگر کسی کو دوسرے کی شکایت ہو تو ایک دوسرے کی برداشت کرے اور ایک دوسرے کے قصور معاف کرے جیسے خداوند نے تمہارے قصور معاف کئے ویسے ہی تم بھی کرو"۔

کلام خدا کے مطالعہ کے باوجود کیوں کیتھولک چرچ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ گناہوں کی معافی صرف چرچ کے ذریعہ ممکن ہے؟ درجہ ذیل کیٹیکزم اس سوال کا جواب یوں دیتا ہے۔

"ایسا چرچ جس میں گناہوں کی معافی کا انتظام نہیں وہاں زندگی کی امید کی کرن یا ابدی آزادی کا کوئی تصور نہیں ہو سکتا۔ آیئے خدا کا شکر کیجئے جس نے ہمیں معاف کیا اور چرچ عطا کیا ہے"

صفحہ 256 # 983

یسوع مسیح سے اپنے گناہوں کی معافی حاصل کرنے کی بجائے رومن کیتھولک چرچ یعنی انسانی روایتوں والے چرچ کو معافی کا ذریعہ مانتے ہیں چاہے معاف ہوں یا نہ ہوں۔ مگر ایسی چکنی چپڑی تعلیم لوگوں کو قائل کرتی ہے کہ وہ اسی چرچ کے مرہون منت رہیں۔

حاصل کلام

ایک بار پھر خدا کے الفاظ ایک جانب کھڑے اور انسانی روایت کے لفظ دوسری جانب کھڑے ہیں

خدا فرماتا ہے کہ صرف وہی گناہوں کو معاف کر سکتا ہے جبکہ دوسری جانب کیتھولک روایت یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ وہ گناہوں کو معاف کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

آپ کس طرف کا چناؤ کرنا پسند کرتے ہیں؟

زبور 103:2-3 میں مرقوم ہے

"اے میری جان خداوند کو مبارک کہہ
اور اس کی کسی نعمت کو فراموش نہ کر
وہ تیری ساری بدکاری کو بخشتا ہے
وہ تجھے تمام بیماریوں سے شفا دیتا ہے"

باب نمبر 4

ایک سچی کلیسیاء

کیا کیتھولک چرچ ابھی بھی یہ گمان کرتا ہے کہ وہ ہی اکیلا ایسا سچا چرچ ہے جس کی بنیاد خو دیسوع مسیح نے رکھی؟

بہت سے کہیں گے نہیں لیکن کیتھولک کے ڈھانچے اور اس کی حیثیت جو وہ خود سمجھتے اور بیان کرتے ہیں اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا-

"یہ مسیح کی واحد کلیسیاء ہے-
یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ پاک کیتھولک کلیسیا ہی وہ واحد مسلک ہے جو رسولی چرچ کہلانے کا حق رکھتی ہے"

صفحہ 214 # 811

کیتھولک چرچ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے کیٹیکوم میں یہ تشریح کی گئی ہے-

"یہ درحقیقت دنیا میں خدا کی ایک ہی کلیسیاء ہے اور وہ کیتھولک کلیسیاء ہے"

صفحہ 216 # 817

"کیوں کیتھولک کلیسیاء ہی خدا کی کلیسیاء ہے؟ پہلی بات یہ کہ یسوع مسیح کا تعلق بھی کیتھولک چرچ سے تھا اور جہاں یسوع مسیح ہے وہاں کیتھولک چرچ ہے"-صفحہ 220 # 830

اس سچی کلیسیاء کی تعلیم کا اندازہ کیجئے- جو یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کا تعلق اسی چرچ سے تھا کیا کلام خدا میں ایک آیت بھی ان کے اس دعوٰی کی تائید کرتی ہے- ہرگز نہیں کوئی آیت بھی نہیں ملتی جو ان کی اس سچائی کی دلیل ہو بلکہ یسوع مسیح نے جب شاگردوں سے

پوچھا کہ تم مجھے کیا کہتے ہو؟

تو پطرس نے (متی 16:16) جواب دیا

"شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے"

اس جواب کے سننے کے بعد یسوع نے پطرس (متی 18:16) سے کہا

"اور میں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے اور میں اس پتھر پر اپنی کلیسیاء بناؤنگا اور عالم ارواح کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے"

کیتھولک تعلیم رکھنے والے لوگ یہ بحث کرتے ہیں کہ کلیسیاء کی بنیاد کا پتھر پطرس ہے اور اسی بنیاد پر یسوع نے کیتھولک کلیسیاء کی بنیاد رکھی ہے۔جبکہ بائبل مقدس میں اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ پتھر بذات خود یسوع ہے پطرس نہیں۔

1-کرنتھیوں 4:10 میں مرقوم ہے۔

"اور سب نے ایک ہی روحانی پانی پیا کیونکہ وہ اس روحانی چٹان میں سے پانی پیتے تھے جو ان کے ساتھ ساتھ چلتی تھی اور وہ چٹان مسیح تھا"

یسوع نہ صرف مضبوط چٹان ہے بلکہ وہ کلیسیاء کے لئے کونے کے سرے کا پتھر بھی ہے۔

افسیوں 20:2 میں مرقوم ہے۔

"اور رسولوں اور نبیوں کی نیو پر جس کے کونے کے سرے کا پتھر خود مسیح یسوع ہے تعمیر کئے گئے ہو"

پرانے عہدنمہ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ پیشین گوئی یسوع کے بارے میں تھی جسے آدمیوں نے رد کیا اور وہی کلیسیاء کے لئے کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔

زبور 22:118 میں لکھا ہے۔

"جس پتھر کو معماروں نے رد کیا

وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا"

حتیٰ کہ پطرس جو پہلا پوپ تھا اقرار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ یسوع مسیح ہی کلیسیا کیلئے کونے کے سرے کا پتھر ہے۔

اعمال 4:10-11 میں مرقوم ہے۔

"تو تم سب اور اسرائیل کی ساری امت کو معلوم ہو کہ یسوع مسیح ناصری جس کو تم نے مصلوب کیا اور خدا نے مردوں میں سے جلایا اسی کے نام سے یہ شخص تمہارے سامنے تندرست کھڑا ہے یہ وہی پتھر ہے جسے تم معماروں نے حقیر جانا اور وہ کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا"

اسی طرح 1-پطرس 2:7 میں مرقوم ہے

"پس تم ایمان لانے والوں کے لئے تو وہ قیمتی ہے مگر ایمان نہ لانے والوں کے لئے جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا"

کیا کتاب مقدس بائبل کے مطابق پطرس چٹان نہیں ہے؟

زبور 18:31 میں مرقوم ہے۔

"کیونکہ خداوند کے سوا اور کون خدا ہے

اور ہمارے خدا کو چھوڑ کر اور کون چٹان ہے؟

اسی طرح استثنا 32:3-4 اور زبور 62:1-2 اور زبور 94:22 میں لکھا ہے۔

"کیونکہ میں خداوند کے نام کا اشتہار دونگا تم ہمارے خدا کی تعظیم کرو وہ وہی چٹان ہے اس کی صفت کا حامل ہے کیونکہ اس کی سب راہیں انصاف کی ہیں وہ وفادار خدا اور بدی سے مبرا ہے وہ منصف اور برحق ہے"۔

"میری جان کو خدا ہی کی آس ہے

میری نجات اسی سے ہے
وہی اکیلا میری چٹان اور میری نجات ہے
وہی میرا اونچا بُرج ہے مجھے زیادہ جنبش نہ ہوگی"
"لیکن خداوند میرا اونچا بُرج
اور میرا خدا میری پناہ کی چٹان رہا ہے"

کلیسیاء کا سر کون ہے؟

کتاب مقدس بائبل کی وضاحت کے باوجود کیتھولک کلیسیاء ابھی تک ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اعلان و اقرار کرتی ہے کہ چٹان پطرس ہے اور اس کے جانشین کلیسیاء کا سر ہیں۔

"مسیح کا واحد چرچ (جو واقعی ہے) ہمارے نجات دہندہ نے اپنے جی اٹھنے کے بعد جو پطرس میں کلیسیائی پاسبانی کیلئے دلچسپی رکھتا تھا اس نے پطرس کو یہ حکم دیا کہ وہ کلیسیاء کی نگہبانی کرے اور اس کے دوسرے شاگرد اس کی بادشاہت میں وسعت کیلئے پطرس کا ہاتھ بٹائیں۔یہیں سے ایک باقاعدہ قواعد و ضوابط اور دنیا میں ایک منظم سوسائٹی کے طور پر چرچ معرض وجود میں آیا اور اس کی جگہ آج کیتھولک چرچ نے لے رکھی ہے جس پر پطرس کے جانشینوں (پوپ' بشپ' کاہنوں) کا اختیار ہے"۔

صفحہ 215 # 816

لیکن بائبل مقدس یہ وضاحت کرتی ہے کہ یسوع مسیح ہی کلیسیاء کا سر ہے جب کہ پطرس اور اس کے جانشین کلیسیاء کے سر Head نہیں ہیں۔

کلسیوں 18:1 اور افسیوں 22:1 اور افسیوں 15:4 میں مرقوم ہے۔

''اور وہی بدن یعنی کلیسیاء کا سر ہے وہی ابتدا ہے اور مردوں میں سے جی اٹھنے والوں میں پہلوٹھا تا کہ سب باتوں میں اس کا اول درجہ ہو''۔

''اور سب کچھ اس کے پاؤں تلے کر دیا اور اس کو سب چیزوں کا سردار بنا کر کلیسیاء کو دے دیا

''بلکہ محبت کے ساتھ سچائی پر قائم رہ کر اور اس کے ساتھ جو سر ہے یعنی مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو کر ہر طرح سے بڑھتے جائیں''۔

ببلیکل کلیسیاء

جب بائبل مقدس میں لفظ ''کلیسیاء'' آتا ہے تو اس کا مفہوم اور مطلب یہ ہے کہ ایسے تمام لوگ جو یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہی نجات دہندہ ہے نہ کہ کلیسیا سے مراد یہ ہے کہ ایسے لوگ جو کیتھولک چرچ سے تعلق رکھتے ہوں۔

1-کرنتھیوں 2:1 میں مرقوم ہے۔

''خدا کی اس کلیسیاء کے نام جو کرنتھس میں ہے یعنی ان کے نام جو مسیح یسوع میں پاک کئے گئے اور مقدس لوگ ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں اور ان سب کے نام بھی جو ہر جگہ ہمارے اور اپنے خداوند یسوع مسیح کا نام لیتے ہیں''۔

ایک اور جگہ (افسیوں 25:5) میں پولوس وضاحت کرتا ہے۔

''اے شوہرو اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیاء سے محبت کر کے اپنے آپ کو اس کے واسطے موت کے حوالہ کر دیا''۔

پولوس رسول رومن کیتھولک نہ تھا پھر بھی وہ جانتا تھا کہ مسیح اس سے پیار کرتا ہے اور اسی پیار کی خاطر وہ موت کو قبول کرتا ہے یقیناً کوئی یہ کہنے کی جرات نہیں کر سکتا کہ پولوس رسول کیتھولک نہیں تھا لہٰذا وہ مسیحی نہ تھا۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خدا صرف کیتھولک سے پیار کرتا ہے؟ یا یہ کہ اس نے صرف کیتھولک خاندانوں کیلئے صلیب پر اپنی جان قربان کی؟

ہاں اگر کیتھولک چرچ ہی یسوع کی کلیسیا ہو تو پھر بڑی گڑ بڑ ہے۔

پولوس یہ بھی (افسیوں 2:5) بیان کرتا ہے۔

''اور محبت سے چلو جیسے مسیح نے تم سے محبت کی اور ہمارے واسطے اپنے آپ کو خوشبو کی مانند خدا کی نذر کر کے قربان کیا''۔

کیا غیر کیتھولک مسیحی ہو سکتے ہیں؟

ایک سچی کلیسیاء ہوتے ہوئے کیتھولک یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ کون مسیحی ہیں اور کون مسیحی نہیں ہیں۔

''ہر کوئی جو اپنے ایمان کا اظہار بپتسمہ سے کر چکا ہے وہ مسیح میں شامل ہو چکا ہے۔ ہاں انہیں حق حاصل ہے کہ وہ مسیحی کہلائیں اور کیتھولک چرچ کے بچے سمجھتے ہوئے انہیں خوش اسلوبی سے بھائیوں کی طرح قبول کیا جائے''۔

صفحہ 216 # 818

بلا الفاظ دیگر اگر آپ نے کیتھولک چرچ میں بپتسمہ نہیں لیا تو آپ مسیحی نہیں ہیں یہ لفظ میرے نہیں بلکہ کیتھولک قانون کی کتاب (کیٹیکوم) کے ہیں۔

لیکن کلام مقدس کے مطابق ایسے لفظوں کی کوئی حیثیت نہیں اور نہ ہی پریشان ہونے کی ضرورت ہے کہ کیتھولک چرچ آپ کو مسیحی سمجھے یا نہ سمجھے اگر آپ صرف یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر وہ آپ کو قبول کر چکا ہے۔

افسیوں 6:1 میں مرقوم ہے۔

"تا کہ اس کے اس فضل کے جلال کی ستائش ہو جو ہمیں اس عزیز میں مفت بخشا"

حاصل کلام

اس حصہ کے مطالعہ کے بعد آپ ضرور کوئی فیصلہ کیجئے۔

☆ - کیا پطرس واقعی چٹان ہے؟ کیتھولک چرچ کے مطابق پطرس چٹان ہے جبکہ کلام خدا کے مطابق پطرس چٹان نہیں ہے۔

☆ - کیا واقعی کیتھولک چرچ سچی کلیسیاء ہے؟ کیتھولک تعلیم کے مطابق یہ درست ہے جبکہ خدا کلام مقدس میں فرماتا ہے کہ نہیں؟

☆ - کیا آپ واقعی یقین رکھتے ہیں کہ وہ جو کیتھولک نہیں جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے؟

ایک بار پھر مندرجہ بالا سوالات کا ایک ہی جواب پیش خدمت ہے آپ نے کس پر ایمان رکھنا ہے انسانی تعلیمات پر یا خدا کے احکامات (خدا کے کلام) پر۔

یسوع مسیح نے فریسیوں سے ایک سوال کرتے ہوئے فرمایا

اور اسی سوال پر تمام کیتھولک والوں کو غور کرنا چاہیے

متی 3:15 میں یسوع نے فرمایا

"اس نے جواب میں ان سے کہا کہ تم اپنی روایت سے خدا کا حکم کیوں ٹال دیتے ہو؟"

باب نمبر 5

بپتسمہ کے ذریعہ نجات

کیتھولک چرچ یہ بتانے کی کوشش کرتا ہے کہ نجات کیلئے بپتسمہ ضروری ہے۔
"خداوند یسوع نے یہ خود اعلان کیا ہے کہ نجات کیلئے بپتسمہ ضروری ہے"
صفحہ 320 # 1257

کیتھولک اگر اس سے آگاہ ہوں کہ ایسے کسی بیان سے یسوع متفق نہیں ہے بائبل مقدس یہ بتاتی ہے کہ نجات خدا کی طرف سے ایک بخشش ہے اور اس کو اچھے اعمال سے خرید انہیں جا سکتا۔ ایسی تجویزیں صرف کیتھولکوم کی پیداوار ہیں۔

"کلیسیا کو اس سے کوئی دوسرا مطلب اخذ کرنے کی ضرورت نہیں کہ بپتسمہ ہی وہ واحد بشارت ہے جس سے ہم ابدیت میں داخل ہو سکتے ہیں"۔
صفحہ 320 # 1257

"وفاداری یہ ہے کہ ہم بپتسمہ کے ذریعہ نئی پیدائش حاصل کریں" صفحہ 311 # 1212

"بپتسمہ کے وسیلہ ہم گناہ سے رہائی حاصل کرتے ہیں اور خدا کے فرزندوں کی مانند ہم دوبارہ پیدا ہوتے ہیں اور یوں ہم یسوع کے خاندان کے رکن منتخب ہو جاتے ہیں"۔
صفحہ 312 # 1213

بائبل مقدس اس سے زیادہ اور کیا اختلاف رائے رکھ سکتی ہے۔
یوحنا 1:12 میں مرقوم ہے۔
"لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی انہیں جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں"

بائبل مقدس کی اس آیت کی بجائے کیتھولک تعلیم یہ سبق دیتی ہے۔

"یہ بپتسمہ نہ صرف گناہوں سے پاک وصاف کرتا ہے بلکہ یہ متعلقہ شخص کو ایک نئے مذہب میں لاکھڑا کرتا ہے اسے نیا مخلوق بنا دیتا ہے یعنی خدا کے لے پالک بیٹے بنا دیتا ہے جو اس کی الٰہی فطرت میں شمولیت اختیار کر لیتے ہیں وہ یسوع کے رکن اور اس میں پیوست ہو جاتے ہیں اور روح القدس کا مسکن بن جاتے ہیں"۔

صفحہ 322 # 1265

"بپتسمہ سے انسان کے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں۔ (موروثی) قدیم گناہ اور انسان کے ذاتی گناہ اور ان گناہوں کی سزائیں بھی ختم ہو جاتی ہیں"۔

صفحہ 321 # 1263

(صفحہ 257 # 985 بھی دیکھیں)

ایسی تمام Doctrines انسانی تعلیمات بائبل کی صداقت کی بے حرمتی کرتی ہیں۔ بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ اچھے کاموں جیسا کہ بپتسمہ وغیرہ کے ذریعہ نجات نہیں بلکہ معافی صرف مسیح خداوند ہی دے سکتا ہے۔

افسیوں 1:2 میں مرقوم ہے۔

"ہم کو اس میں اس کے خون کے وسیلہ سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی اس کے اس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے"۔

اگر نجات کیلئے بپتسمہ ضروری ہے تو پولوس کے ان الفاظ پر غور کیجئے۔ 1۔کرنتھیوں 1:17

"کیونکہ مسیح نے مجھے بپتسمہ دینے کو نہیں بھیجا بلکہ خوش خبری سنانے کو اور وہ بھی کلام کی حکمت سے نہیں تا کہ مسیح کی صلیب بے تاثیر نہ ہو"

یوحنا بپتسمہ دینے والے کا پیغام کیا تھا؟

متی 2:3 میں مرقوم ہے۔

''توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی قریب آ گئی ہے''۔

لوگوں کی توبہ کے بعد پھر کیا ہوا متی 6:3 میں لکھا ہے۔

''اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے دریائے یردن میں اس سے بپتسمہ لیا''

حبشی خوجہ اور فلپس کی بپتسمہ پر بحث پر غور کیجئے۔

اعمال 8:36-37 میں مرقوم ہے۔

''اور راہ میں چلتے چلتے کسی پانی کی جگہ پر پہنچے خوجہ نے کہا دیکھ پانی موجود ہے اب مجھے بپتسمہ لینے سے کونسی چیز روکتی ہے؟ پس فلپس نے کہا کہ اگر تو دل و جان سے ایمان لائے تو بپتسمہ لے سکتا ہے اس نے جواب میں کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے''۔

بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ توبہ کے بعد بپتسمہ ضروری ہے نہ کہ نجات کیلئے بپتسمہ پہلے ضروری ہے جب فلپی کے جیلر نے کہا کہ صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں۔ پولوس نے (اعمال 16:31-33) جواب دیا۔

''انہوں نے کہا خداوند یسوع پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھرانا نجات پائے گا اور انہوں نے اس کو اور تیرے سب گھر والوں کو خداوند کا کلام سنایا اور اس نے رات کو اسی گھڑی انہیں لے جا کر ان کے زخم دھوئے اور اسی وقت اپنے سب لوگوں سمیت بپتسمہ لیا''۔

حبشی خوجہ اور فلپس کی بپتسمہ پر بحث پر غور کیجئے۔

اعمال 8:36-37 میں مرقوم ہے۔

''اور راہ میں چلتے چلتے کسی پانی کی جگہ پر پہنچے خوجہ نے کہا دیکھ پانی موجود ہے اب مجھے بپتسمہ لینے سے کونسی چیز روکتی ہے؟ پس فلپس نے کہا کہ اگر تو دل و جان سے ایمان لائے تو بپتسمہ لے سکتا ہے اس نے جواب میں کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے''

بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ توبہ کے بعد بپتسمہ ضروری ہے نہ کہ نجات کیلئے بپتسمہ پہلے ضروری ہے جب فلپی کے جیلر نے کہا کہ صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں پولوس نے (اعمال 33-31:16) جواب دیا۔

''انہوں نے کہا خداوند یسوع پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھرانا نجات پائے گا اور انہوں نے اس کو اس کے سب گھر والوں کو خداوند کا کلام سنایا اور اس نے رات کو اسی گھڑی انہیں لے جا کر ان کے زخم دھوئے اور اسی وقت اپنے سب لوگوں سمیت بپتسمہ لیا''۔

پہلے وہ ایمان لائے اور پھر بپتسمہ لیا۔

اعمال 8:18 میں لکھا ہے۔

''اور عبادت خانہ کا سردار کرسپس اپنے تمام گھرانے سمیت خداوند پر ایمان لایا اور بہت سے کرنتھی سن کر ایمان لائے اور بپتسمہ لیا''۔

اعمال دوسرے باب (41:2) میں پطرس کے (جو پہلا پوپ سمجھا جاتا ہے) واعظ کے بعد کیا ہوا

''پس جن لوگوں نے اس کا کلام قبول کیا انہوں نے بپتسمہ لیا اور اسی روز تین ہزار آدمیوں کے قریب ان میں مل گئے''۔

انہوں نے بپتسمہ اس لئے نہیں لیا تھا کہ خدا کے فرزند بنیں بلکہ وہ پہلے ہی خدا کے فرزند تھے۔

جب فلپس نے سامریہ کے لوگوں کو خوشخبری دی پہلے انہیں نجات ملی بعد میں بپتسمہ لیا۔

اعمال 12:8 میں مرقوم ہے۔

''جب انہوں نے فلپس کا یقین کیا جو خدا کی بادشاہی اور یسوع مسیح کے نام کی خوشخبری دیتا تھا تو سب لوگ خواہ مرد خواہ عورت بپتسمہ لینے لگے''۔

اسی لمحہ شمعون جو ایک دھوکہ باز جادوگر تھا۔

پیغام کو قبول کیا-

اعمال 8:13 میں لکھا ہے-

اور شمعون نے خود بھی یقین کیا اور بپتسمہ لیکر فلپس کے ساتھ رہا اور نشان اور بڑے بڑے معجزے ہوتے دیکھ کر حیران ہوا"-

کیتھولک عقائد (کیٹیکزم) میں لکھا ہے-

"تمام ساکرامنٹس کا آپس میں پاک تعلق (ربط) ہے یہ یسوع مسیح میں ایک دوسرے کے ساتھ بڑی مضبوطی سے جڑے ہوئے ہیں اور ان کا مقام (درجہ) بپتسمہ سے بھی اہم ہے جو کلیسیاء میں شامل ہونے کیلئے ایک دروازہ کا کام دیتا ہے"-

صفحہ 248 # 950

موت سے چند منٹ پہلے ڈاکو جو یسوع مسیح کے قریب ہی صلیب پر تھا یسوع پر ایمان لایا -صاف نظر آتا ہے کہ اس نے کوئی بپتسمہ نہیں لیا لیکن وہ بھی فردوس میں چلا گیا- کیوں؟ اس لئے کہ نجات یسوع پر ایمان لانے سے ملتی ہے نہ کہ صرف بپتسمہ پانے سے نجات ملتی ہے-

کیٹیکزم میں یہ بحث بھی کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص بپتسمہ لیتا ہے تو حقیقت میں یہ یسوع ہی ہوتا ہے جو اسے بپتسمہ دیتا ہے-

"اس یسوع کی قوت سے جو ساکرامنٹ میں موجود ہے پس جب کوئی بھی بپتسمہ لیتا ہے تو حقیقتاً یسوع خود ایسے شخص کو غسل دیتا ہے"-

صفحہ 283 # 1088

ایک اور کیتھولک روایت کی سادہ سی بات پیش خدمت ہے ایسا بھی خدا کے کلام میں کہیں درج نہیں ہے-

ایک اور تردید

"بپتسمہ حقیقت میں ہمیشہ کی زندگی پر مہر ہے"

صفحہ 324 # 1274

بائبل مقدس اس سے بھی متفق نہیں ہے بلکہ لکھا ہے کہ خدا کے فرزندوں کیلئے ابدی زندگی پر روح القدس مہر کرتا ہے۔

افسیوں 4:30 اور

افسیوں 1:13 میں مرقوم ہے۔

"او، اسی میں تم پر بھی جب تم نے کلام حق کو سنا جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہے اور اس پر ایمان لائے پاک موعودہ روح کی مہر لگی"

"اور خدا کے پاک روح کو رنجیدہ نہ کرو جس سے تم پر مخلصی کے دن کے لئے مہر ہوئی"

حاصل کلام

کیا نجات کیلئے بپتسمہ ضروری ہے؟

کیتھولک روایت اور خدا کے کلام کے درمیان فرق موجود ہے کیٹیکوم میں لکھا ہے ہاں نجات کیلئے بپتسمہ ضروری ہے۔

جبکہ کلام خدا نہیں کا اشارہ دیتا ہے

آپ کس پر ایمان لاتے ہیں؟

باب نمبر 6

پوپ مسیح کا قائم مقام

کیا پوپ مسیح کا قائم مقام ہوتے ہوئے پوری دنیا کی کلیسیاء پر اپنا رعب اور اختیار رکھ سکتا ہے؟

اگر آپ کیٹیکزم پر ایمان رکھنے والے ہیں تو پوپ ایسا کر سکتا ہے۔

"پاپائے روم کیلئے کہ وہ مسیح کا قائم مقام ہے اور تمام کلیسیاء (چرچ) کا پاسبان ہوتے ہوئے اسے عالمگیر کلیسیاء پر پورا اختیار حاصل ہے اور اس کے اس اختیار میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہو سکتی"۔

صفحہ 234 # 882

"پاپائے روم تمام مومنوں کے اعلیٰ پاسبان اور استاذ ہیں"

صفحہ 235 # 891

اب جبکہ کیتھولک چرچ پوپ کے رتبہ اور مقام کو تمام ایمانداروں (مومنین) کیلئے سب سے بلند پاسبان اور استاد قرار دیتے ہیں جبکہ خدا کا کلام پیشتر ہی یہ اعلان کر چکا ہے کہ سب سے اعلیٰ استاد کون ہے؟

یوحنا 14:26 اور یوحنا 16:13 میں مرقوم ہے۔

"لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا"۔

"لیکن جب وہ یعنی روح حق آئیگا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا"۔

یسوع نے ایک عظیم استاد (جس سے کبھی غلطی نہ ہو) کا وعدہ کیا جو ہمیشہ ہمارے اندر رہے گا
یوحنا14 :16 میں مرقوم ہے۔
''اور میں باپ سے درخواست کرونگا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا''۔
یہ واضح ہے کہ پوپ نے ایسے (کام) اختیار کو ذمہ لیا ہوا ہے جو کہ روح القدس کیلئے مختص ہے ویسے بھی یہ رتبہ یہ مقام انسان کے شایان شان نہیں ہے۔
1-کرنتھیوں2 :11 میں مرقوم ہے۔
''کیونکہ انسانوں میں سے کون کسی انسان کی باتیں جانتا ہے سوا انسان کی اپنی روح کے جو اس میں ہے؟ اسی طرح خدا کے روح کے سوا کوئی خدا کی باتیں نہیں جانتا''۔
پولوس رسول اس بات پر زور دیتا ہے کہ کوئی انسان اس قابل نہیں بلکہ روح القدس ہی ہے جو خدا سے صادر ہوتا ہے وہی عظیم استاد ہے۔
1-کرنتھیوں2 :12-13 میں لکھا ہے۔
''مگر ہم نے نہ دنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف سے ہے تا کہ ان باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں اور ہم ان باتوں کو ان الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ ان الفاظ میں جو روح نے سکھائے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں''۔

مشابہت

اگر پوپ زمین پر مسیح کا قائم مقام ہے تو مسیح اور پوپ کی زندگی میں مشابہت ہونی چاہئے۔
آیئے دونوں شخصیات کا جائزہ لیتے ہیں۔
☆-جب یسوع اس زمین پر تھے ان کے پاس کوئی دولت کے انبار نہ تھے جبکہ پوپ ایک

امیر ترین شخص ہے۔

☆-یسوع ایک عام شخص کی مانند لباس پہنتے تھے جبکہ دوسری طرف پوپ میں کوئی ایسی مماثلت نظر نہیں آتی بلکہ وہ شاہانہ لباس زیب تن کرتا ہے۔

☆-یسوع ایک سادہ ماحول میں رہتے تھے لیکن پوپ ہر حال میں امیر ترین ماحول میں رہنا پسند کرتا ہے۔

☆-یسوع تھکاوٹ کے باوجود لوگوں (ہجوم) کی خدمت کرتے تھے جبکہ پوپ دنیا کے حکمرانوں سے ملاقات کیلئے اپنا ذاتی طیارہ (جیٹ طیارہ) استعمال کرتا ہے۔

☆-اکثر موقعوں پر لوگ یسوع کو رد کرتے تھے کیونکہ وہ سچائی بیان کرتا تھا جبکہ پوپ کا پوری دنیا میں شاہانہ استقبال کیا جاتا ہے اور لوگ اس کی پرستش اور بڑائی بیان کرتے ہیں۔

☆-پوپ کا لوگ بڑی گرم جوشی سے خیر مقدم کرتے ہیں جبکہ یسوع یہ چاہتا تھا کہ لوگ اس کے باپ کا گرم جوشی سے استقبال کریں نہ کہ یسوع کا خدا سے بڑھ کر خیر مقدم ہو۔

مرقس کی انجیل 10:18 میں مرقوم ہے۔

''یسوع نے اس سے کہا تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟
کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا''

جب لوگ (Pops) پوپس کی پرستش کریں تو کیا اسے قبول کرنا چاہئے دیکھیں کیسے پوپ (پطرس) جب کرنیلیس نے کوشش کی کہ اسے سجدہ کیا جائے سلوک کیا۔

اعمال 10:25-26 میں مرقوم ہے۔

''جب پطرس اندر آنے لگا تو ایسا ہوا کہ کرنیلیس نے اس کا استقبال کیا اور اس کے قدموں میں گر کر سجدہ کیا لیکن پطرس نے اسے اٹھا کر کہا کہ کھڑا ہو میں بھی تو انسان ہوں''۔

کیا پوپ کلیسیا کا سر ہے؟

ہوئی مورتوں کے لئے روانہ رکھوں گا"۔

الٹے سیدھے سوالات

دوبارہ سنئے کہ کیتھولک تعلیم اور کلام خدا ایک دوسرے سے زیادہ اختلاف رائے نہیں رکھتے تو نتیجتاً آپ نے درجہ ذیل سوالات کے خود جوابات دیئے ہیں۔

☆-کیوں خدا نے بائبل مقدس کی وساطت سے بتایا ہے کہ وہ یسوع کا قائم مقام (پوپ) دنیا میں ہے؟

☆-بائبل مقدس آج تک کیوں بضد ہے کہ یسوع کلیسیاء کا سر ہے؟ جبکہ وہ ہے نہیں۔

☆-کیتھولک چرچ یسوع کی بجائے پوپ کا رتبہ کیوں بلند چاہتے ہیں جبکہ سارا اختیار تو یسوع کے پاس ہے؟

☆-کیتھولک چرچ کیوں چاہتا ہے کہ روح القدس کی بجائے پوپ ان کا عظیم استاد ہو؟

حاصل کلام

آپ نے کئے گئے سوالات کے جواب خود دیئے ہیں۔

اور خود ہی آپ نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کس پر ایمان لائیں کیتھولک تعلیم جو انسانی تعلیم پر مبنی ہے یا خدا کے کلام پر۔کلیسیوں 10:2

کلیسوں 18:1 میں مرقوم ہے۔

"اور تم اسی میں معمور ہو گئے ہو جو ساری حکومت اور اختیار کا سر ہے"۔

"وہی ابتدا ہے اور مردوں میں سے جی اٹھنے والوں میں پہلوٹھا تا کہ سب باتوں میں اس کا اول درجہ ہو"۔

باب نمبر 7

پوپ سے خطا نہیں ہو سکتی

کیتھولک تعلیم کے مطابق جیسا کہ Doctrine میں لکھا ہے کہ ایمان اور کردار کے سلسلہ میں پوپ سے گناہ سرزد نہیں ہو سکتا۔

"کلیسیا (چرچ) کے اختیار کے معاملہ میں یعنی رسولوں سے سونپے گئے اختیار کے سلسلہ میں جو کلیسیا کے ایمان کی مضبوطی کے بارے میں ہے مسیح جس نے خود اس سچائی یعنی گناہ نہ کرنے کے اختیار کو چرچ کے سپرد کیا۔ خدا کے لوگوں کے اس مافوق الفطرت ایمان کے احساس میں زندہ اور پاک کیتھولک کلیسیاء کی حاکمیت ایسے قابل اعتماد ایمان سے وابستہ کر دیتی ہے"۔

صفحہ 235 # 889

اسی ایمان کی تعلیم کو کیٹیکزم میں دوسرے انداز سے پیش کیا گیا ہے۔

"پاپائے روم کیتھولک تعلیم کے اس تحریری بیان جو خطا نہ کرنے کے تعلق سے ہے استفادہ حاصل کرتا ہے جب کوئی تمام مومنوں کا اعلیٰ استاد اور پاسبان ہے تو اس کے ہم منصبوں میں کون ایمان کی توثیق کر سکتا ہے کہ آیا وہ ایمان یا اختلافات کے بارے میں کیسے کیسے دعویٰ کر رہا ہے"۔

یہی بے قصوری اس کے کہے ہوئے الفاظ کو الٰہی مکاشفہ کا درجہ بخشتی ہے"۔ صفحہ # 891 235

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی تعلیم یا انسانوں کی روایت ہی بائبل مقدس کی تردید کرتی ہیں۔ بائبل مقدس میں تو صاف لکھا ہے کہ سب لوگ گنہگار ہیں کوئی بھی مکمل یا پارسا نہیں ہے۔

رومیوں 23:3 ٬ رومیوں 10:3 میں مرقوم ہے-

''اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں''-

''چنانچہ لکھا ہے کہ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھ دار نہیں کوئی خدا کے طالب نہیں''-

توجہ فرمایئے!

کیا آپ نے پڑھا ہے کہ کوئی نہیں سوائے پوپ کے- یاد رکھیئے یسوع ہی وہ واحد ہستی ہے جس سے گناہ ہو ہی نہیں سکتا اور وہ ہمیشہ تک زندہ ہے-

2- کرنتھیوں 21:5 میں مرقوم ہے-

''جو گناہ سے واقف نہ تھا اسی کو اس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں''-

کیا دوسرے کیتھولک بھی گناہ سے مبرا ہیں؟

کیٹیکوم میں یہ بھی لکھا ہے کہ دوسرے کیتھولک رہنما بھی کسی نہ کسی طرح گناہ نہ کرنے والی قوت اور اختیار کو حاصل کر سکتے ہیں-

''پاسبانی حاکمیت پر یہ فرض ہے کہ وہ خدا کے لوگوں کو ایسے باشعور مقصد یعنی سچائی سے روشناس کروائیں کہ وہ آزادی سے اس خدمت کو سرانجام دے سکیں- مسیح نے کلیسیا (چرچ) کو ایمان اور کردار میں خطا نہ کرنے والے رحم دل چرواہے عطا کیئے ہیں''-

صفحہ 235 # 890

''پاسبان کسی خطا نہ کرنے والی اعلیٰ صفت اور اخلاقی قدریں ہی کیتھولک تعلیم کے پھیلاؤ کا عنصر ہیں-

اسی سچائی کے بغیر ایمان نہ تو محفوظ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا نظریہ یا مشاہدہ پیش کر سکتا ہے

"۔

صفحہ 495 # 2051

اس بات کو سمجھنا بہت ہی اہم ہے کہ خدا نے ایسے لوگوں کو گناہ سے مبرا قرار نہیں دیا ہے اور نہ ہی دوسرے انسانوں کو کہ وہ گناہ کرتے پھریں۔

بائبل مقدس گنہگار لوگوں کی داستانوں سے بھری پڑی ہے حتیٰ کہ جنہیں خدا استعمال کرتا رہا وہ بھی زیادہ تر گنہگار ہی تھے خدا داؤد بادشاہ کے بارے فرماتا ہے کہ مجھے میرے دل کا آدمی مل گیا۔

اعمال 22:13 میں لکھا ہے۔

"پھر اسے معزول کر کے داؤد کو ان کا بادشاہ بنایا جس کی بابت اس نے یہ گواہی دی کہ مجھے ایک شخص یسی کا بیٹا داؤد میرے دل کے موافق مل گیا وہی میری تمام مرضی کو پورا کرے گا"۔

لیکن داؤد تو ایک قاتل، زنا کار اور دوسرے بہت سے گناہوں میں پھنسا ہوا تھا۔

پولوس اور دوسرے شاگرد بھی گنہگار تھے۔ پولوس خود اپنے بارے کہتا ہے۔ افسیوں 8:3

"مجھ پر جو سب مقدسوں میں چھوٹے سے چھوٹا ہوں یہ فضل ہوا کہ میں غیر قوموں کو مسیح کی بے قیاس دولت کی خوشخبری دوں"۔

یسوع کے سوا کوئی بھی نیک اور پارسا نہیں۔

مزید سوالات

قطع نظر اس کے کہ یہ ساری تعلیمات غیر مستند ہیں ان سے بڑے اہم سوالات جنم لیتے ہیں جن کا آپ نے خود جواب دینا ہے۔

☆۔ جب پوپ اور دوسرے کیتھولک رہنما یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ خطا نہیں کر سکتے وہ خدا

کے پاک کلام سے متفق نہیں تو پھر ضرور ہے کہ خدا غلطی پر ہے کیا آپ یہ قبول کرنے کو تیار ہیں؟

☆ - کیتھولک چرچ یہ کیوں چاہتا ہے کہ لوگ یہ تسلیم کریں کہ پوپ اور دوسرے کیتھولک رہنما بے قصور اور نیک ہیں کیا ایسی تعلیمات آپ کو مزید کیتھولک کی فرمانبرداری میں تو نہیں دھکیل سکتی؟

☆ - کیتھولک چرچ کیوں یہ ماننے سے انکار کرتے ہیں جو کہ بائبل مقدس میں بھی لکھا ہے کہ سوائے یسوع کے کوئی بھی اس دنیا میں نیک نہیں ہے؟

حاصل کلام

کوئی بھی انسانی روایت جنم لیکر بہت سے سوالات پیدا کرتی ہے جس کے جوابات ہم نے دینے ہیں۔

براہ مہربانی اندھا دھند کیتھولک تعلیم کو ایک سچائی کے طور پر قبول نہ کیجئے - ان سوالات کے جوابات کیلئے خدا کے کلام کا مطالعہ کیجئے - پھر دل میں کسی بات کو آنے دیں۔

عبرانیوں 5:9 میں لکھا ہے۔

''اور کامل بن کر اپنے سب فرمانبرداروں کے لئے ابدی نجات کا باعث ہوا''

باب نمبر 8

ساکرامنٹ کے ذریعہ نجات

کیا نجات کیلیے ساکرامنٹس ضروری ہیں؟

''چرچ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ایمانداروں کیلیے ساکرامنٹس نئے عہد کے طور پر نجات کیلیے ضروری ہیں''۔

صفحہ 292 # 1129

ساکرامنٹ کیا ہیں؟

''کلیسیائی سات ساکرامنٹس درجہ ذیل ہیں

1-بپتسمہ

2-استقلال

3-یوخرست (پاک شراکت)

4-اعتراف

5-آخری مالش

6-پاک خدمت

7-پاک نکاح''

صفحہ 289 # 1113

ان ساتوں ساکرامنٹ کی اچھے کاموں کے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے جیسا کہ ہم پیچھے مطالعہ کر چکے ہیں کہ بائبل مقدس میں بار ہا آیا ہے کہ کسی کے اچھے کام اسے بچا نہیں سکتے۔ رومیوں 3:20 میں مرقوم ہے۔

”کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اس کے حضور راستباز نہیں ٹھہرے گا اس لئے کہ شریعت کے وسیلہ سے تو گناہ کی پہچان ہی ہوتی ہے“۔

خدا ہماری نیکی کے بارے میں کیسا سوچتا ہے؟

یسعیاہ 6:64 میں آیا ہے۔

”اور ہم تو سب کے سب ایسے ہیں جیسے ناپاک چیز اور ہماری تمام راستبازی ناپاک لباس کی مانند ہے اور ہم سب پتے کی طرح کملا جاتے ہیں ہماری بدکرداری آندھی کی مانند ہم کو اڑا لے جاتی ہے“

کیا کسی کا کیتھولک ہونا اسے بچا سکتا ہے؟

جبکہ نجات کیلئے ساکرامنٹس بے حد ضروری ہیں اور ساکرامنٹس صرف کیتھولک چرچ کے پاس ہیں پھر تو صاف ظاہر ہے کہ مخلصی اور نجات کیلئے کیتھولک چرچ کا وفادار رکن ہونا بہت ضروری ہے تاہم آپ نے یہ کبھی نہیں سنا ہوگا کہ کیتھولک نمائندہ یہ تسلیم کرے کہ ہاں کیتھولک تعلیم کا مفہوم بالکل درست ہے۔ میں آپ سے دوبارہ کہنا چاہوں گا کہ آپ ایسی سوچ رکھتے ہیں کہ کیتھولک چرچ کے علاوہ باقی تمام (کلیسیائیں) چرچ دوزخ میں جلیں گے۔

انسانی روایت

مہربانی سے یہ سمجھئے کہ یہ ساکرامنٹ جن کے بارے کیتھولک چرچ یہ بیان کرتے ہیں کہ نجات کیلئے ضروری ہیں یہ الہامی باتیں نہیں ہیں بلکہ یہ گنہگار انسانوں کی ایجاد ہیں جو ایک نسل سے دوسری نسل تک سلسلہ وار چلی آتی ہیں۔

پس جب آپ ان کی پیروی کرتے ہیں تو آپ خدا کی فرمانبرداری نہیں کرتے بلکہ انسانوں کی تابعداری کرتے ہیں- یہ بات بڑی عجیب اور حیران کن ہے کہ یہ ساکرامنٹس نجات دے سکتے ہیں یا اگر کیتھولک چرچ لوگوں کو ہمیشہ کے عذاب سے ڈرا دھمکا کر کیتھولک تعلیم کی فرمانبرداری کرنے پر مجبور کرتے ہیں-

یسوع یا ساکرامنٹس کے ذریعہ نجات

اگر نجات کیلیے ساکرامنٹس ضروری ہیں تو خدا کے درجہ ذیل کلام پر غور کرنے کی ضرورت ہے

یوحنا 20:31 میں لکھا ہے-

"لیکن یہ اس لئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر اس کے نام سے زندگی پاؤ"-

اسی موضوع پر پولوس رسول بڑے اچھے انداز سے بات کرتا ہے- 1-کرنتھیوں 1:18 میں لکھا ہے

"کیونکہ صلیب کا پیغام ہلاک ہونے والوں کے نزدیک تو بیوقوفی ہے مگر ہم نجات پانے والوں کے نزدیک خدا کی قدرت ہے"-

کیتھولک دوستو! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ نیک اعمال جیسا کہ ساکرامنٹس نجات دے سکتے ہیں ؟

کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ نجات کیلیے یسوع اور اس کی صلیبی موت پر ایمان لانا بیوقوفی ہے؟

اگر ایسا ہے تو خدا انتباہ کرتا ہے کہ آپ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے-

جب یسوع نے اعلان کیا کہ نجات صرف اسی کے وسیلہ ہے وہ اکیلا ہی اس حقیقت سے پردہ نہیں اٹھاتا بلکہ وہ اپنے الفاظ کو دہراتا ہے جو باپ سے صادر ہوتے ہیں-

یوحنا8:40 میں مرقوم ہے۔
"لیکن اب تم مجھ جیسے شخص کے قتل کی کوشش میں ہو جس نے تم کو وہی حق بات بتائی جو خدا سے سنی ابرہام نے تو یہ نہیں کیا تھا"

فرض کیجئے یسوع اور خدا دونوں درست بیانی نہیں کرتے جیسا کہ یسوع نے یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ کیوں لوگ اس کا یقین نہیں کرتے تو اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

یوحنا8:47 میں مرقوم ہے۔
"جو خدا سے ہوتا ہے وہ خدا کی باتیں سنتا ہے تم اس لئے نہیں سنتے کہ خدا سے نہیں ہو"

کیتھولک تعلیم کو قبول کرنا خدا کے کلام کو قبول نہ کرنے کے مترادف ہے یسوع نے یہ تعلیم دی ہے کہ اگر آپ اس کا کلام نہیں سنتے تو آپ کا خدا سے کوئی رشتہ ناطہ نہیں ہے۔

کیتھولک، بھائیو کیا آپ کو بغیر کسی شک وشبہ سے یہ یقین ہے کہ آپ کا تعلق خدا سے ہے؟

کیا آپ انسانی روایت کی بجائے خدا کے الفاظ کو سننا اور قبول کرنا چاہیں گے؟

اگر ایسا ہے تو سمجھئے آپ نے بڑے سنجیدہ پہلو پر سوچا ہے۔۔اعمال5:29 میں مرقوم ہے۔
"پطرس اور رسولوں نے جواب میں کہ ہمیں آدمیوں کے حکم کی نسبت خدا کا حکم ماننا زیادہ فرض ہے"۔

باب نمبر 9

گناہ کی مزدوری

کیتھولک بڑے وثوق سے کہتے ہیں جب کوئی ایمانداری سے زندگی بسر کرتا ہے تو وہ فردوس میں جاتا ہے اور اگر کوئی مرتا ہے تو وہ اس کے گناہ کا نتیجہ ہے۔

"مزدوری (اجرت) کی دو اقسام ہیں یا تو آدمی اپنی قابلیت (خود پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہ میں کسی بڑے کی مدد کے بغیر بچ سکتا ہوں) کی بنا پر اجر حاصل کرتا ہے یا پھر وہ خدا کی قدرت یا اس کے رحم کی وجہ (کسی انابت کے بغیر بخشے جانے کی امید) سے اجر پاتا ہے"۔

صفحہ 507 # 2092

ایسے منصب اور تعلیم کو بیان کرتے ہوئے کیتھولک چرچ ایک بار پھر خدا کے کلام کی نفی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

1-یوحنا 5:13 میں مرقوم ہے۔

"میں نے تم کو جو خدا کے بیٹے کے نام پر ایمان لائے ہو یہ باتیں اس لئے لکھیں کہ تمہیں معلوم ہو کہ ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہو"۔

رکھئے ایک لمحہ سوچئے ایک ایسی جگہ جو جنت یا فردوس جو ہمارے تصورات سے بھی بڑھ کر خوبصورت اور سوہنی جگہ ہے اور دوسری ایسی جگہ جو دوزخ کہلاتی ہے یعنی ابدی ہلاکت ہے۔

تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ کسی ایک جگہ کا انتخاب کریں خصوصاً فردوس کا چونکہ ہمارے خدا کی یہ منشاء ہے۔

کیا ہمارا خدا ہمیں ابدیت میں لے جانا نہیں چاہتا یا ہمارا خدا ہمیں ابدی ہلاکت سے بچانا چاہتا ہے؟

کیاوہ نہیں چاہتا کہ ہم اس کے ساتھ فردوس میں اس کے ساتھ خوشی سے رہیں۔

کیا رحیم خدا یہ تو نہیں کہہ رہا کہ بہت اچھے کام کرو اور جب تمہارا میرا آمنا سامنا ہو تو آپ اشارہ سے کہہ سکو کہ یہ اچھی جگہ میری میراث ہے؟

نہیں یہ محبت نہیں ہے بلکہ یہ سخت اذیت اور ستم ہے محبت کا خدا تو واضح کرتا ہے کہ کیسے ہم نے بری (دوزخ) جگہ سے بچنا اور اچھی (جنت) جگہ کو حاصل کرنا ہے۔

یوحنا3:16 میں مرقوم ہے۔

''کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے''۔

بائبل مقدس میں صاف لکھا ہے کہ جو یسوع پر ایمان لائے اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں ہمیشہ کی زندگی ان ہی کی ہے۔

یوحنا3:36 اور یوحنا5:24 میں مرقوم ہے۔

''جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اس پر خدا کا غضب رہتا ہے''۔

''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے''۔

گناہ کی اجرت اس وقت نہیں ملتی جب آپ یسوع پر ایمان لانے سے خدا کے گھرانے میں شامل ہو جاتے ہیں یہی حقیقت بائبل اور یسوع کا وعدہ ہے۔

کلام خدا کی روشنی میں یسوع مسیح کے وسیلہ ہمارے پاس ہمیشہ کی زندگی کی امید ہے۔

خدا ہم سے بہت پیار کرتا ہے جب ہم اس کے حکموں کو مانتے ہیں یوحنا10:27-28 میں

لکھا ہے-

"میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں انہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہونگی اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا"-

خدا چاہتا ہے کہ اس کے فرزند اس ہمیشہ کی زندگی والی وراثت کو حاصل کریں چونکہ ایسی وراثت اس کے خاندان کا حق ہے-

یوحنا6:40 میں مرقوم ہے-

"کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں"-

توجہ فرمایئے!

وعدہ یہ نہیں کہ اگر آپ اچھے کام کرتے ہیں تو اسے ایک دن حاصل کرلیں گے بلکہ یہ خدا کی مرضی ہے-یسوع مسیح نے (یوحنا6:47) میں فرمایا-

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے"-

پولوس اس دنیا سے چلے جانے (مرنے) کو گناہ کی مزدوری نہیں بلکہ وہ اسے آسمان پر جانے کا راستہ سمجھتا ہے-

فلپیوں 1:23 میں لکھا ہے-

"میں دونوں طرف پھنسا ہوا ہوں میرا جی تو چاہتا ہے کہ کوچ کر کے مسیح کے پاس جا رہوں کیونکہ یہ بہت ہی بہتر ہے"-

پیارے رومن کیتھولک کیا آپ نہیں سمجھتے کہ ایسی تعلیم آپ کو اندھیرے میں رکھتی ہے؟ چرچ

جب آپ خدا کے خا... ہے ہیں تو پھر مسیح کے ہم میراث ہیں۔

... میں مرقوم ہے۔

... تو وارث بھی ہیں یعنی خدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اس کے ساتھ دکھ اٹھائیں تا کہ اس کے ساتھ جلال بھی پائیں"۔

ایک وارث ہوتے ہوئے ہمیں اپنی وراثت پر حیران نہیں ہونا بلکہ یہ تو وعدہ ہے جسے خدا نے پورا کرنا ہے۔ 1۔ پطرس 4:1 میں مرقوم ہے۔

"تا کہ ایک غیر فانی اور بے داغ اور لازوال میراث کو حاصل کریں"۔

واہ کتنی خوبصورت بات ہے کہ آسمانی وراثت پہلے ہی خدا کے فرزندوں کیلئے موجود ہے ۔یسوع نے ان کو جو اس پر ایمان رکھتے ہیں یہ کہتے ہوئے یاد دلایا۔

یوحنا 2:14 "میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا کیونکہ میں جاتا ہوں تا کہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں"۔

دستاویز مٹائی جا چکی ہیں

خدا نہیں چاہتا کہ اس کے لوگ مذہبی کاموں میں الجھے رہیں بلکہ وہ چاہتا ہے کہ ان کا خدا کے ساتھ شخصی تعلق ہو اور یہ تعلق خدا کے فضل سے ممکن ہے خدا آپ کو ابدی ہلاکت کی سزا نہیں دینا چاہتا۔ جیسا کہ خدا نے آپ کی عقل کو روشن کیا ہے کہ آپ حقیقی سچائی کو سمجھ سکیں اب یہ دلی دعا کرتے ہوئے یسوع کو قبول کیجئے۔

پیارے آسمانی باپ

میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے مذہبی کاموں پر یقین رکھا نہ کہ آپ پر۔ میں یہ کوشش کرتا رہا کہ اچھے کاموں سے تیری بادشاہی (جنت) کو حاصل کر سکوں۔ لیکن اب میں جان چکا ہوں

کہ ایسا کرنے سے میں یہ سب کچھ حاصل نہ کر پاؤں گا۔ میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ صرف یسوع مسیح کو قبول کرنے سے میں فردوس میں داخل ہو سکتا ہوں۔

اب میں یسوع مسیح کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے دل میں آئے اور مجھے بچائے میں ا... گناہوں اور رومن کیتھولک چرچ کی تعلیمات پر یقین رکھنے کے گناہ کا اقرار کرتا ہوں اب سے میں صرف اور صرف یسوع مسیح پر ایمان رکھتا ہوں۔

اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے مجھے وہ سچائی بتائی جو میری روح کی نجات کا وسیلہ بنی۔ ایسے ایمان اور یقین کیلئے میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں تیری بادشاہی میں داخل ہونگا۔ یسوع مسیح کے نام سے۔ آمین

اگر آپ دل سے ایسی دعا کرتے ہیں تو سمجھئے خدا کا وعدہ جو اس نے ہمیشہ کی زندگی کے لئے کیا ہے وہ آپ کے مرنے کے بعد ضرور پورا ہوگا۔ چونکہ آپ اس کے بیٹے ہیں۔

اجرِایمان

جب یسوع اس زمین پر تھے اس نے ان تمام جو اس پر ایمان رکھتے بڑا عجیب اور خوبصورت وعدہ کیا۔ یوحنا 3:14 میں مرقوم ہے۔

''اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تا کہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو''۔

آج ہی مسیح پر بھروسہ رکھئے ایسا کرنے سے آپ خوشی اور شادمانی محسوس کریں گے۔

زبور 28:37 میں مرقوم ہے۔

''کیونکہ خداوند انصاف کو پسند کرتا ہے اور اپنے مقدسوں کو ترک نہیں کرتا وہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہے پر شریروں کی نسل کاٹ ڈالی جائے گی''۔

باب نمبر 10

بچے کا بپتسمہ

کیتھولک چرچ میں بچے کا بپتسمہ کیتھولک تعلیم میں سے ایک بہت ہی تشویشناک ساکرامنٹ ہے۔

"گناہ میں گری ہوئی انسانی فطرت اور موروثی گناہ میں جنم لینے کی وجہ سے بچوں کو بھی نئی پیدائش کی ضرورت ہے تاکہ وہ ابلیسی قوتوں کے اندھیرے عالم سے آزاد ہو کر خدا کے فرزند (جیسا کہ دوسرے آدمی ہیں) بن سکیں۔
نجات جو خدا کے فضل سے بالکل مفت ہے۔ بچوں کو بپتسمہ دینے سے انہیں بھی مل جاتی ہے اگر چرچ اور والدین خدا کے اس بیش قیمت فضل جس سے ایک بچہ خدا کی فرزندیت کا حق حاصل کرتا ہے بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اگر بپتسمہ نہیں دلاتے تو وہ خدا کی فضل اور بخشش کا انکار کرتے ہیں"

صفحہ 319 # 1250

کیٹیکزم میں لکھا ہے کہ یہ تعلیم وجود میں کیسے آئی؟

"بچوں کو بپتسمہ دینا ایک پرانی (قدیم) کلیسیائی رسم ہے دوسری صدی سے اس سلسلہ میں خاطر خواہ پیش رفت ہوئی ہے"۔

صفحہ 319 # 1252

کیتھولک چرچ خود ہی اقرار کرتا ہے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ انسانی روایتیں (تعلیم) ہیں۔
پولوس رسول اس سلسلہ میں آگاہ کرتا ہے۔
کلیسیوں 8:2 میں لکھا ہے۔

""خبردار کوئی شخص تم کو اس فیلسوفی اور لاحاصل فریب سے شکار نہ کر لے جو انسانوں کی روایت اور دینوی ابتدائی باتوں کے موافق ہیں نہ کہ مسیح کے موافق"

بائبل مقدس میں بپتسمہ

کیا بائبل مقدس میں بچوں کو بپتسمہ دینے کے بارے میں کہیں تعلیم دی گئی ہے بچوں کو بپتسمہ دینا بائبل مقدس کی تعلیم کے خلاف ہے چونکہ کہیں نہیں لکھا کہ چھوٹے بچوں کو بپتسمہ دیا جائے بلکہ بپتسمہ جہاں بھی دیا گیا وہ صرف اور صرف بڑے اور سمجھدار لوگوں کو جو خدا کا کلام سننے اور سمجھنے کے قابل ہوتے دیا گیا۔

متی 16:3 میں مرقوم ہے

""اور یسوع بپتسمہ لیکر فی الفور پانی کے پاس سے اوپر گیا اور دیکھو اس کے لئے آسمان کھل گیا اور اس نے خدا کے روح کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا"۔

بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ بپتسمہ نجات کا وسیلہ بنا جیسا کہ حبشی خوجہ جس نے فلپس سے بپتسمہ لیا اس کی نجات تک رہنمائی ہوئی۔

اعمال 38:8 میں مرقوم ہے۔

""پس اس نے رتھ کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور فلپس اور خوجہ دونوں پانی میں اتر پڑے اور اس نے اس کو بپتسمہ دیا"۔

بہتوں کو اس وقت بپتسمہ دیا گیا جب وہ ایمان لائے

جیسا کہ اعمال 8:18 میں لکھا ہے۔

""اور عبادت خانہ کا سردار کرسپس اپنے تمام گھرانے سمیت خداوند پر ایمان لایا اور بہت سے کرنتھی سن کر ایمان لائے اور بپتسمہ لیا"۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پیغام پر توجہ کرنے کے بعد لوگوں نے توبہ کی اور اس کے بعد بپتسمہ لیا۔

متی 6:3 میں لکھا ہے۔

''اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے دریائے یردن میں اس سے بپتسمہ لیا''۔

صاف ظاہر ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ نہ تو توبہ کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے گناہوں کا اقرار کر سکتا ہے ہاں وہ بائبل مقدس کی تعلیم پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے بپتسمہ نہیں لے سکتا۔

فلپی جیلر (داروغہ)

جب فلپی جیلر (جو پولوس کا نگران تھا) نے پولوس سے کہا کہ میں کیا کروں کہ نجات پاؤں۔ اعمال 30:16

پولوس نے جواب دیا یسوع مسیح پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھرانہ نجات پائے گا - اعمال 31:16-اس کے ایمان لانے کے بعد پولوس نے اسے بپتسمہ دیا-اعمال 33:16

جب پطرس اعمال 41:2 میں منادی کرتا ہے تو کیا ہوا۔

''پس جن لوگوں نے اس کا کلام قبول کیا انہوں نے بپتسمہ لیا اور اسی روز تین ہزار آدمیوں کے قریب ان میں مل گئے''۔

جب سامریہ کے لوگوں کو فلپس پیغام دیتا ہے تو مرد اور عورتوں نے بپتسمہ لیا کسی بچے کا ہرگز ذکر نہیں اور نہ ہی بچوں کو بپتسمہ دیا گیا-اعمال 12:88

اگرچہ خدا کے کلام میں یہ واضح لکھا ہے کہ صرف وہی بپتسمہ لے سکتے ہیں جو خدا کے کلام کو سننے اور سمجھنے کے لائق ہیں تو پھر کیوں کیتھولک والے بچوں کو بپتسمہ دیتے ہیں- کیا یہ ان لوگوں (بچوں) کو جو ابھی پیدا ہی ہوتے ہیں کیتھولک چرچ کے پابند کرنے کے مترادف

نہیں ہے؟

آپ اس سوال کے بارے میں اپنے دل میں سوچئے

حاصل کلام

جب آپ کو ایک بچے کے طور پر بپتسمہ دیا گیا ہے تو کیا آپ نے حقیقی طور پر بپتسمہ لے لیا ہے یا کیا آپ کے اوپر صرف پانی چھڑکا گیا ہے؟ ان ساری باتوں کا دارومدار اس پر ہے کہ آپ خدا کے کلام پر یہ ایمان رکھتے ہیں یا انسانی تعلیمات پر؟

براہ مہربانی یسوع مسیح کے ان الفاظ کو ذہن میں رکھئے جو انہوں نے مذہبی رہنماؤں سے کہے مرقس 7:9 میں وہ الفاظ درج ہیں۔

''اور اس نے ان سے کہا تم اپنی روایت کو ماننے کے لئے خدا کے حکم کو بالکل رد کر دیتے ہو''

باب نمبر 11

گناہ کے درجہ جات

کیتھولک عقائد کیتھولک لوگوں کو رائے دیتے ہوئے یقین دلاتے ہیں کہ گناہ کی مختلف اقسام ہیں۔

''سچ تو یہ ہے کہ گناہوں کا اندازہ ان کے وزن سے ہوتا ہے''۔صفحہ 454 # 1854

1-قابل معافی گناہ۔گناہ صغیرہ

''کسی غیر سنجیدہ مسئلہ کے سلسلہ میں جب کوئی گناہ صغیرہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو شریعت کے مقرر کردہ اخلاقی معیار سے پرکھا نہیں جاتا یا جب کوئی لاشعوری اور لاعلمی کی بنا پر شریعت کی تعلیم کے اسلوب کی نافرمانی کرتا ہے تو یہ قابل معافی فعل ہے''۔صفحہ 456 # 1862

2-کبیرہ گناہ (ناقابل معافی گناہ)

''ناقابل معافی گناہ اپنے اجر اور پاکیزگی (تقدس) کو کھونے کے مترادف ہے۔ اور اگر کوئی توبہ کرنے سے مخلصی اور خود سے معافی حاصل نہیں کرتا تو ایسا شخص یسوع کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوتا بلکہ ابدی ہلاکت اس کا مقدر ہوتا ہے''۔صفحہ # 1861 456

کیٹیکزم میں مزید مطالعہ کیلئے آپ درجہ ذیل صفحات کا بھی جائزہ لے سکتے ہیں۔

صفحہ 456 # 1861

صفحہ 264 # 1014

صفحہ 269 # 1033

صفحہ 270 # 1035

صفحہ 270 # 1037

ابدی موت (جو سر پر لٹکتی ہوئی تلوار کی مانند ہے) کے خوف کی وجہ سے کئی اہم سوالات ہیں جن کے جوابات کی ضرورت ہے مثلاً

☆-گناہ کبیرہ یا نا قابل معافی گناہ کا کیسے واضح تعین کریں؟

☆-گناہوں کی معافی کیلئے کتنی بڑی توبہ کی ضرورت ہے؟

☆-ہمیں معافی کا یقین کیسے ہو؟

☆-اس موضوع پر بائبل خاموش کیوں ہے؟

☆-افسوس کی بات ہے کہ کیتھولک تعلیم ایسے سوالات کا جواب نہیں دے سکتی-

بائبل کیا سکھلاتی ہے؟

جب ہم خدا کے مقدس کلام کی طرف رجوع لاتے ہیں تو ہم ایسی تعلیم سے بالکل مختلف تصو دیکھتے ہیں-

1-یوحنا3:4 میں مرقوم ہے-

"جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے اور گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے"-

جب کہ ہم سب نے خدا کے احکامات کی نافرمانی کی ہے اور بائبل مقدس میں لکھا ہے (رومیوں 3:23) کہ ہم سب گنہگار ہیں-

"اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں"-

گناہ کی وجہ سے مرنا ہمارا مقدر اور دوزخ کی سزا ہمارا حق ہے-

رومیوں 6:23 میں لکھا ہے-

"کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہمیشہ کی

عزت کرتے اور اس کی قربانی کو جھٹلاتے ہیں ایسا کرنے سے ہم اس کی عزت کو دوبارہ نیلام کرتے ہیں چونکہ اس نے صلیب پر اپنی محبت کا اظہار کیا ہے کہ اس اکیلے نے تمام بنی نوع انسان کے گناہوں کا کفارہ دیا ہے۔

آج بھی کیتھولک تعلیم گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ کو بیان کرنے سے یسوع کو نیلام کرتے اور اس کے وقار اور عزت اور جلال کے خلاف قدم اٹھاتے ہیں حالانکہ وہی اکیلا قدوس اور عزت اور جلال کے لائق ہے۔

حاصل کلام

دوبارہ سوچیے۔ کیا آپ کیتھولک تعلیم کی حدود میں رہتے ہوئے یہ ایمان رکھتے ہیں کہ کچھ نا قابل معافی گناہ اور کچھ قابل معافی گناہ ہیں کہ ہم اپنے نیک اعمال کے وسیلہ نجات حاصل کر لیں گے؟

کیا گناہوں کے مختلف درجہ جات کے بارے میں آپ ایمان رکھتے ہیں؟ یا آپ خدا کے کلام پر ایمان و بھروسہ رکھتے ہیں کہ یسوع نے صلیب پر جان دے کر آپ کے تمام گناہوں کی قیمت چکا دی ہے۔

1۔کرنتھیوں 15:3 میں مرقوم ہے۔

"چنانچہ میں نے سب سے پہلے تم کو وہی بات پہنچا دی جو مجھے پہنچی تھی کہ مسیح کتاب مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے ہوا"

باب نمبر 12

تبدل کا وقت

پاک شراکت کے دوران کاہن یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مافوق الفطرت قوت سے (جوان کے پاس ہے) روٹی اور مے کو ہو بہو اور حقیقتاً یسوع کے گوشت (بدن) اور خون میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

"ٹرنٹ کی کونسل The Council of Trent کیتھولک ایمان کی وضاحت کے سلسلہ میں یہ خلاصہ پیش کرتی ہے کیونکہ مسیح ہمارے مخلصی دینے والے نے کہا کہ یہ اس کا بدن ہے جو ایک روٹی کی صورت میں بخشا گیا اور یہ ہمیشہ خدا کی کلیسیا کا ایمان رہا ہے اور اب یہ مقدس کونسل دوبارہ اعلان کرتی ہے کہ روٹی اور مے کی تقدیس سے روٹی یسوع کے بدن میں بدل جاتی ہے اور مے یسوع کے خون میں بدل جاتی ہے کیتھولک چرچ میں اس مقدس تبدیلی کیلئے موزوں اور مناسب ہے کہ اسے "تبدل کا وقت" پکارا جائے"۔

صفحہ 347 # 1376

کیٹیکزم ابھی تک ایسے اقتباس کو دہراتا ہے کہ کیتھولک چرچ ٹرنٹ کی کونسل کے بیان کردہ تعلیم سے وابستہ ہے۔

"یوخرست کی اہمیت یہ ہے کہ جب روٹی اور مے پر مسیح کے الفاظ دہرانے اور روح القدس کے وسیلہ دعا کرتے ہیں تو یہ یسوع مسیح کے بدن اور خون میں بدل جاتی ہیں"۔

صفحہ 336 # 1333

کیٹیکزم میں یہاں تک بیان ہے کہ جب یوخرست میں مسیح آ موجود ہوتا ہے تو وہ کتنی دیر قیام کرتا ہے۔

…ست میں مسیح کی (نمائندگی) موجودگی تقدیس (نزر) کی ادائیگی کے دوران ہی شروع ہو جاتی ہے اور جتنی دیر پاک ماس ہوتی رہتی ہے مسیح کی موجودلی رہتی ہے- پیالہ اور روٹی کے ہر ایک ٹکڑے میں مسیح موجود ہوتا ہے حتیٰ کہ روٹی کا ٹکڑوں میں تھوڑا جان بھی مسیح کو تقسیم نہیں کرسکتا"۔

صفحہ 347 # 1377

تاہم کیٹیکوم میں کیتھولک اپنے ارکان کو آدم خوری کا درس دیتے ہیں کہ وہ ہو بہو یسوعؑ کا بدن نوچتے اور خون پیتے ہیں- ایسی تعلیم کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے کی ضرورت اس سے پہلے کہ ہم اس تعلیم کو قبول کریں غور کرنا ہے کہ کیا یہ تعلیم خدا کی طرف سے ہے یا انسانوں کی پیدا کردہ دنیاوی رسمیں ہیں؟

کیتھولک دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ الہامی بات ہے اور وہ یوحنا (6:53-54) کا حوالہ دیتے ہیں-

"یسوع نے ان سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تم ابن آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اس کا خون نہ پیو تم میں زندگی نہیں جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں گا"۔

اگرچہ اس حوالہ میں آدم خوری کے بارے میں تھوڑا سا عیاں ہے مگر جب آپ اسی باب کے پورے پیراگراف کو پڑھیں تو مطلب اور واضح ہوگا کہ یسوع کا اس سے کیا مطلب ہے؟

یوحنا 6:33-35 میں مرقوم ہے-

"کیونکہ خدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اتر کر دنیا کو زندگی بخشتی ہے انہوں نے اس سے کہا اے خداوند یہ روٹی ہم کو ہمیشہ دیا کر یسوع نے ان سے کہا زندگی کی روٹی میں ہوں جو میرے پاس آئے گا وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا"۔

ان آیات سے واضح ہے کہ نجات یعنی ابدی زندگی یسوع کے بدن کو کھانے سے نہیں ملتی بلکہ یسوع پر ایمان لانے سے ملتی ہے۔خداوند مزید اس کی تشریح کرتے ہیں۔

یوحنا 6:40 میں لکھا ہے۔

"کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں"۔

دوبارہ یسوع سمجھاتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی اس پر ایمان لانے سے ملتی ہے جب یسوع کے شاگرد بڑبڑانے لگے تو خداوند نے یوں وضاحت کی۔

یوحنا 6:63 میں درج ہے۔

"زندہ کرنے والی تو روح ہے جسم سے کچھ فائدہ نہیں جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح بھی ہیں اور زندگی بھی ہیں"۔

یسوع کی تعلیم روحانی ہے نہ کہ جسمانی

وہ روحانی طور پر وضاحت کرتے ہیں کہ زندگی ایمان سے ملتی ہے نہ کہ بدن (گوشت) کھانے سے۔حقیقت میں بائبل مقدس آدم خوری کے خلاف ہے اور خدا ایسے کاموں سے منع کرتا ہے۔پیدائش 9:4 اور احبار 17:12 میں مرقوم ہے۔

"مگر تم گوشت کے ساتھ خون کو جو اس کی جان ہے نہ کھانا"

"اسی لئے میں نے بنی اسرائیل سے کہا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص خون کبھی نہ کھائے اور نہ کوئی پردیسی جو تم میں بود و باش کرتا ہو کبھی خون کو کھائے"۔

کیا خدا اپنے فرزندوں کو ایسا حکم نہیں دے گا جو کہ پہلے نہ کرنے کے تعلق سے ہے؟

ان آیات سے واضح ہے کہ نجات یعنی ابدی زندگی یسوع کے بدن کو کھانے سے نہیں ملتی بلکہ یسوع پر ایمان لانے سے ملتی ہے-خداوند مزید اس کی تشریح کرتے ہیں-

یوحنا 6:40 میں لکھا ہے-

"کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں"-

دوبارہ یسوع سمجھاتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی اس پر ایمان لانے سے ملتی ہے جب یسوع کے شاگرد بڑبڑانے لگے تو خداوند نے یوں وضاحت کی-

یوحنا 6:63 میں درج ہے-

"زندہ کرنے والی تو روح ہے جسم سے کچھ فائدہ نہیں جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح بھی ہیں اور زندگی بھی ہیں"-

یسوع کی تعلیم روحانی ہے نہ کہ جسمانی

وہ روحانی طور پر وضاحت کرتے ہیں کہ زندگی ایمان سے ملتی ہے نہ کہ بدن (گوشت) کھانے سے-حقیقت میں بائبل مقدس آدم خوری کے خلاف ہے اور خدا ایسے کاموں سے منع کرتا ہے-پیدائش 9:4 اور احبار 17:12 میں مرقوم ہے-

"مگر تم گوشت کے ساتھ خون کو جو اس کی جان ہے نہ کھانا"

"اسی لئے میں نے بنی اسرائیل سے کہا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص خون کبھی نہ کھائے اور نہ کوئی پردیسی جو تم میں بودوباش کرتا ہو کبھی خون کو کھائے"-

کیا خدا اپنے فرزندوں کو ایسا حکم نہیں دے گا جو کہ پہلے نہ کرنے کے تعلق سے ہے؟

ببلیکل مقصد

پولوس رسول 1-کرنتھیوں گیارہویں باب (23-24) میں خون کے تعلق سے نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں-

"کیونکہ یہ بات مجھے خداوند سے پہنچی اور میں نے تم کو بھی پہنچادی کہ خداوند یسوع نے جس رات وہ پکڑایا گیا روٹی لی اور شکر کر کے توڑی اور کہا یہ میرا بدن ہے جو تمہارے لئے ہے میری یادگاری کے واسطے یہی کیا کرو"-

جب یسوع نے کہا "یہ لو اور کھاؤ" "یہ میرا بدن ہے" تو وہ یہ رائے (تعلیم) نہیں دے رہے تھے کہ سچ مچ میرے بدن تک رسائی حاصل کرو اور اسے نوچنا شروع کردو-

ایسا کہنا تو بڑا مہمل ہوتا بلکہ وہ تو روحانی طور پر تعلیم دے رہے تھے کہ وہ صلیب پر کیا کرنے والے ہیں- اوپر والی آیت کے آخری الفاظ "میری یادگاری ایسے ہی کیا کرنا" پر غور فرمایئے خداوند کا آخری کھانا اس کے صلیبی کام کی یادگاری ہی تو ہے جیسے بدن کے بارے میں آپ کو بتایا جا چکا ہے ویسے ہی خون کے بارے میں ہے-

1-کرنتھیوں 11:25 میں مرقوم ہے-

"اسی طرح اس نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا اور کہا یہ پیالہ میرے خون میں نیا عہد ہے جب کبھی پیو میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو"

یسوع نے خود اپنے شاگردوں کو یہی پیغام آخری کھانے کے وقت دیا- لوقا 1922 میں مرقوم ہے-

"پھر اس نے روٹی لی اور شکر کر کے توڑی اور یہ کہہ کر ان کو دی کہ یہ میرا بدن ہے جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہے میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو"-

باب نمبر 13

یوخرست (گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے)

کیا پاک شراکت سے کیتھولک کلیسیا اس قابل ہو جاتی ہے کہ ان کے سابقہ گناہ مٹ جائیں اور آئندہ گناہ ان سے نہ ہوں؟

''اسکی وجہ یہ ہے کہ یوخرست اس وقت تک ہمیں مسیح کے ساتھ متحدہ نہیں کرسکتی جب تک وہ ہمارے سابقہ گناہوں کو نہ مٹائے اور آئندہ گناہ نہ کرنے والی قوت نہ دے''۔

صفحہ 351 # 1393

''اسی ہمدردی کی بدولت جو شمع ہمارے اندر روشن رہتی ہے یعنی یوخرست ہمیں تمام جان لیوا (ناقابل معافی گناہ) گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے جو ہم سے ہو سکتے ہوں''۔

صفحہ 352 # 1395

گزشتہ گناہوں کے سلسلہ میں ایک بار پھر کیتھولک اور کلام خدا ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ بائبل بتاتی ہے کہ انسان تمام گناہوں سے یسوع مسیح کے خون سے دھل سکتا ہے۔

1۔یوحنا 1:7 اور مکاشفہ 1:5 میں مرقوم ہے۔

''لیکن اگر ہم نور میں چلیں جس طرح کہ وہ نور میں ہے تو ہماری آپس میں شراکت ہے اور اس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے''۔

''یسوع مسیح کی طرف سے جو سچا گواہ اور مردوں میں سے جی اٹھنے والوں میں پہلوٹھا اور دنیا کے بادشاہوں پر حاکم ہے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور جس نے اپنے خون کے وسیلہ سے ہم کو گناہوں سے خلاصی بخشی''

کیتھولک تعلیم یسوع مسیح کی نجات کیلئے اس کی مرہون منت ہونے کی بجائے اس کے خلاف سر اٹھاتی ہے یسوع نے یہ کیوں کہا ہے؟

1-کرنتھیوں 11:6

"اور بعض تم میں ایسے ہی تھے بھی مگر تم خداوند یسوع مسیح کے نام سے اور ہمارے خدا کے روح سے دھل گئے اور پاک ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے"۔

مزید گناہوں سے بچنا

بائبل مقدس میں کہیں نہیں لکھا کہ روٹی کے ایک ٹکڑے سے کوئی شخص مستقبل میں گناہوں سے محفوظ رہ سکتا ہے یہ صرف کیتھولک چرچ کی رسمیں ہیں جو کسی بھی شخص کو امید دلا کر رکھتی ہیں کہ وہ اسی چرچ کا رکن بنا رہے۔

ایسا کرنے سے کوئی شخص بھی گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا ہے۔

زبور 11:119 اور زبور 9:119 میں مرقوم ہے۔

"میں نے تیرے کلام کو اپنے دل میں رکھ لیا ہے تا کہ میں تیرے خلاف گناہ نہ کروں"۔

"جوان اپنی روش کس طرح پاک رکھے تیرے کلام کے مطابق اس پر نگاہ رکھنے سے"

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم روزانہ خدا کے کلام کا مطالعہ کرتے رہیں۔افسوس کی بات ہے کہ کیتھولک چرچ ایسا کرنے کو نہیں کہتا بلکہ یہ خدا کے کلام کی بجائے کیتھولک چرچ کی رسموں پر نظر جمانے کی تلقین کرتے ہیں۔

آپ کو ضرور فیصلہ کرنا ہے کہ کیوں؟

زبور 7:121 میں آیا ہے

"خداوند ہر بلا سے تجھے محفوظ رکھے گا وہ تیری جان کو محفوظ کرے گا"۔

زبور 32:7 میں لکھا ہے۔
”تو میرے چھپنے کی جگہ ہے تو مجھے دکھ سے بچائے رکھے گا تو مجھے رہائی کے نغموں سے گھیر لے گا“۔

2- تیمتھیس 4:18 میں لکھا ہے۔
”خداوند مجھے ہر ایک برے کام سے چھڑائے گا اور اپنی آسمانی بادشاہی میں صحیح سلامت پہنچائے گا اس کی تمجید ابدالآباد ہوتی رہے۔ آمین“

حاصل کلام

اپنے کیے گئے گناہوں سے رہائی کیلئے کیتھولک تعلیم یہ ہے کہ آپ ایک روٹی کے ٹکڑے پر نگاہیں جمائے رکھیں۔

یہ واضح ہے اور آپ کو سمجھنا چاہئے کہ کیتھولک تعلیم جو انسانی روایت پر مبنی ہے خدا کے کلام کو رد کرنے کے مترادف ہے۔

اگر آپ کیتھولک تعلیم کو قبول کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے خدا کے کلام کو قبول نہ کیا ہے۔

کیا آپ حقیقتاً ایسا کرنا چاہتے ہیں۔

یہوداہ 1:24-25 میں لکھا ہے۔
”اب جو تم کو ٹھوکر کھانے سے بچا سکتا ہے اور اپنے پرجلال حضور میں کمال خوشی کے ساتھ بے عیب کر کے کھڑا کر سکتا ہے اس خدای واحد کا جو ہمارا منجی ہے جلال اور عظمت اور سلطنت اور اختیار ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے جیسا ازل سے ہے اب بھی ہو اور ابدالآباد رہے۔ آمین“

باب نمبر 14

یوخرست مُردے کی مدد کرتی ہے

یوخرست کی قربانی میں شامل ہونے کا کیتھولک کے نزدیک مفہوم یہ ہے کہ وہ ان کی بھی مرنے کے وقت مدد کرتی ہے جو ابھی زندہ ہیں۔

"یوخرست کی قربانی ان لوگوں کیلئے جو وفاداری سے اس میں شریک ہوتے ہیں (اور جو مسیح میں سو گئے ہیں لیکن وہ مکمل طور پر پاک وصاف نہ ہوئے تھے) ان کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ مسیح کے امن اور اس کی حضوری میں داخل ہو سکیں"۔

صفحہ 345 # 1371

"یوخرست کی قربانی میں کلیسیا اس کی موت کی یادگاری کے سلسلہ میں اپنے تاثر کا اظہار کرتی ہے"

صفحہ 240 # 1689

یہ دل کو صدمہ پہنچانے والی تعلیم رومن کیتھولک کو بڑے زور سے یقین دلاتی ہے کہ لگاتار یوخرست کی قربانی میں شامل ہونے والوں سے خدا محبت کرتا ہے اور وہ سیدھے آسمان پر چلے جاتے ہیں اگر ایسی تعلیم خدائی ہے تو پھر آپ کو تابعداری کرنا ہے لیکن اگر یہ ایسی انسانی رسمیں ہیں جو انسانوں کو مجبور کرتی ہیں کہ وہ چرچ کی رکنیت نہ چھوڑیں پھر تو یہ لوگوں پر ظلم وستم ڈھانے کے مترادف ہے۔

آیئے دیکھئے کہ خدا اس کے بارے کیا فرماتا ہے؟

کہیں نہیں لکھا

آپ کتاب مقدس بائبل کا شروع سے آخر تک مطالعہ کریں آپ کو کہیں نہیں ملے گا کہ یوخرست نے کسی ایک شخص تک کی بھی مدد کی ہو اور نہ ہی آپ کو بائبل میں ایسے لکھے ہوئے کردار ملیں گے جس سے ثابت ہو کہ اس میں شریک ہونے والوں کو خدا پسند کرتا ہے۔
جیسا کہ آپ توقع کرتے ہیں کہ یہ کیتھولک رسمیں نہ صرف خدا کے کلام سے دور ہیں بلکہ عیاں ہے کہ یہ خدا کے کلام کی تردید کرتی ہیں
بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ ہر کسی نے اپنی زندگی کا حساب دینا ہے۔
رومیوں 12:14 میں مرقوم ہے۔
"ہم میں سے ہر ایک خدا کو اپنا حساب دے گا"

یسوع نے کام تمام کیا

لوگ فردوس میں آہستہ آہستہ محض اس لئے داخل ہوتے ہیں کہ یسوع نے صلیب پر ان کیلئے اچھا کام کیا چونکہ نجات خدا کی طرف سے ایک بخشش ہے ہماری کسی نیکی یا دوستوں کی نیکیوں کی وجہ سے ہم اسے حاصل نہیں کر سکتے۔

مرنے کے بعد عدالت

بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ مرنے کے بعد ہر کسی کو خدا کی عدالت میں کھڑے ہونا ہے اس کے بعد کوئی موقع نہ ہوگا کہ آپ ہمیشہ کی زندگی حاصل کر سکیں۔
عبرانیوں 9:27 میں لکھا ہے۔
"اور جس طرح آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے"۔

پھریں جبکہ کلام خدا ایسا کرنے سے منع کرتا ہے؟

☆-کیا یہ لوگوں کو کیتھولک چرچ کی رکنیت پر مجبور کرنے کے مترادف تو نہیں؟
بہت ہی ضروری ہے کہ آپ ایسی انسانی رسموں کو جاری رکھنے کے بارے میں سنجیدگی سے سوچیں چونکہ ایسا کرنے سے ہم یسوع مسیح کے الفاظ کی نفی کرتے ہیں-کیا آپ چاہتے ہیں کہ ایسا ہی کرتے رہیں؟

کلسیوں 8:2 میں مرقوم ہے-

"خبردار کوئی شخص تم کو اس فیلسوفی اور لاحاصل فریب سے شکار نہ کرے جو انسانوں کی روایت اور دنیوی ابتدائی باتوں کے موافق ہیں نہ کہ مسیح کے موافق"-

ایک بار پھر آپ سے کہا جاتا ہے کہ آپ کس پر ایمان رکھیں گے؟
بائبل مقدس پر یا کلیسیائی رسموں پر؟ یاد رکھیئے بائبل مقدس کوئی غلط رہنمائی نہیں کرتی بلکہ وہ انسانوں کی صحیح سمت رہبری کرتی ہے۔

یسعیاہ 11:43 اور ہوسیع 4:13 اور 2۔سموائیل 3:22 میں مرقوم ہے۔

"میں ہی یہوداہ ہوں اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہیں"۔

"لیکن میں ملکِ مصر ہی سے خداوند تیرا خدا ہوں اور میرے سوا تو کسی معبود کو نہیں جانتا تھا کیونکہ میرے سوا کوئی اور نجات دینے والا نہیں ہے"۔

"خدا میری چٹان ہے میں اسی پر بھروسا رکھوں گا وہی میری سپر اور میری نجات کا سینگ ہے میرا اونچا برج اور میری پناہ ہے۔میرے نجات دینے والے تو ہی مجھے ظلم سے بچاتا ہے"۔

اس سے پیشتر کہ یسوع پیدا ہوتا ایک فرشتہ نے یہ اعلان کیا کہ وہ نجات دہندہ ہوگا۔

متی 21:1 میں مرقوم ہے۔

"اور تو اس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا"۔

یسوع کی پیدائش کے بعد فرشتہ دوبارہ (لوقا 11:2) اعلان کرتا ہے۔

"کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند"

بہت دفعہ لکھا ہے کہ یسوع نجات دہندہ ہے۔

یوحنا 42:4 میں لکھا ہے۔

"اور اس عورت سے کہا اب ہم تیرے کہنے سے ایمان نہیں لاتے کیونکہ ہم نے خود سن لیا اور جانتے ہیں کہ یہ فی الحقیقت دنیا کا منجی ہے"۔

اعمال 31:5

اعمال 23:13

2-تھیمتھیس 10:1

ططس 4:1

ططس 6:3

1-یوحنا 4:14 میں مرقوم ہے-

''اسی کو خدا نے مالک اور منجی ٹھہرا کر اپنے دہنے ہاتھ سے سربلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی بخشے''-

''اسی کی نسل میں سے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اسرائیل کے پاس ایک منجی یعنی یسوع کو بھیج دیا''-

''مگر اب ہمارے منجی مسیح یسوع کے ظہور سے ظاہر ہوا جس نے موت کو نیست اور زندگی اور بقا کو اس خوشخبری کے وسیلہ سے روشن کر دیا''-

''ایمان کی شرکت کے رو سے سچے فرزند ططس کے نام فضل اور اطمینان خدا باپ اور ہمارے منجی مسیح یسوع کی طرف سے تجھے حاصل ہوتا رہے''-

''جسے اس نے ہمارے منجی یسوع مسیح کی معرفت ہم پر افراط سے نازل کیا''-

''اور ہم نے دیکھ لیا ہے اور گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے بیٹے کو دنیا کا منجی کر کے بھیجا ہے''-

پطرس (جس کے بارے کہا جاتا ہے کہ وہ پہلا پوپ تھا) کے ان الفاظ پر غور کیجئے-

2-پطرس 1:1

2-پطرس 11:1

2-پطرس 20:2 میں مرقوم ہے-

''شمعون پطرس کی طرف سے جو یسوع مسیح کا بندہ اور رسول ہے ان لوگوں کے نام جنہوں نے ہمارے خدا اور منجی یسوع مسیح کی راستبازی میں ہمارا سا قیمتی ایمان پایا ہے''-

"بلکہ اس سے تم ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کی ابدی بادشاہی میں بڑی عزت کے ساتھ داخل کئے جاؤ گے"۔

"اور جب وہ خداوند اور منجی یسوع مسیح کی پہچان کے وسیلہ سے دنیا کی آلودگی سے چھوٹ کر پھر ان میں پھنسے اور ان سے مغلوب ہوئے تو ان کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوا"۔

یقیناً پطرس جانتا تھا کہ یسوع نجات دہندہ ہے مریم نہیں پطرس یسوع کے نام کو جلال دیتا اور اس کے نام کی حمد و ثنا کرتا ہے نہ کہ مریم کی۔

2-پطرس 18:3 میں مرقوم ہے۔

"بلکہ ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کے فضل اور عرفان میں بڑھتے جاؤ اسی کی تمجید اب بھی ہو اور ابد تک ہوتی رہے۔ آمین"۔

وہی پطرس یسوع کے کفارہ پر مزید بات (1-پطرس 1:18-19) کرتا ہے۔

"کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہارا نکما چال چلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اس سے تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے"۔

کسی تکرار اور بحث کے بغیر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یسوع نجات دہندہ ہے مریم نجات دہندہ نہیں ہے۔

حاصل کلام

حقیقت میں یہ باب بہت سارے سوالات کو جنم دیتا ہے جن کے جوابات خود ہی ڈھونڈ یئے

☆-کیتھولک چرچ کیوں یہ چاہتا ہے کہ لوگ نجات کیلئے یسوع کی بجائے مریم پر اپنی نگاہیں جمائیں۔

☆-یسوع کا جلال اور عزت مریم کو کیوں دی جاتی ہے؟

☆-اگر نجات کے سلسلہ میں مریم کا کچھ کردار ہے تو خدا نے اپنے کلام میں آگاہ کیوں نہیں کیا-

☆-یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے کہ آپ نجات کیلئے کس پر بھروسا رکھتے ہیں؟ مریم پر جو چرچ کی روایت ہے یا یسوع پر جو خدا کا کلام؟

فلپیوں 3:20 میں مرقوم ہے-

"مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک منجی یعنی خداوند یسوع مسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں"-

باب نمبر 16

مریم جنم سے محفوظ رہی

(کیتھولکوم) کیتھولک چرچ بڑے وثوق سے مریم کی بے گناہی کا دعویٰ کرتے ہیں اور یہ کہ وہ (مریم) اپنی پیدائش کے روز ہی سے بے گناہ ہے۔

"خدا کے فضل سے مریم شخصی طور پر اپنی ساری زندگی گناہ کر ہی نہیں سکتی تھی"۔

صفحہ 124 # 493

"کوئی چھوٹا سا بھی گناہ نہ کرنے کی وجہ سے مریم نجات کے الٰہی منصوبہ کی پورے دل سے تائید کرتی ہے اس نے اپنے بیٹے کے اس نجات کے کام میں خود کو وقف کر رکھا ہے"۔

صفحہ 124 # 494

"مریم نجات کے سلسلہ میں بہت ہی اچھا کردار ادا کر رہی ہے (Sc103) وہ اپنی ماں کے پیٹ میں پڑنے کے دوران ہی مکمل طور پر ابلیس اور موروثی گناہ سے محفوظ رہی اس نے اپنی تمام زندگی گناہوں کے بغیر گزاری"۔

صفحہ 128 # 508

صفحہ 191 # 722

اگر آپ ایسی تعلیم سے حیران و ششدر ہیں کہ کیا یہ خدا کی تعلیم ہے؟ نہیں بلکہ یہ کیتھولک روایت ہے ایک اور روایت پر غور کیجئے۔

"صدیوں سے چرچ یہ آگاہی دیتا آ رہا ہے کہ خدا کے فضل کی بدولت مریم اپنے جنم سے ہی گناہوں سے پاک ہے"۔ صفحہ 123 # 491

لیکن بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح کے سوا کوئی شخص بھی بے گناہ نہیں حتیٰ کہ مریم بھی

لوقا 11: 27-28 میں مرقوم ہے۔

"جب وہ یہ باتیں کہہ رہا تھا تو ایسا ہوا کہ بھیڑ میں سے ایک عورت نے پکار کر اس سے کہا مبارک ہے وہ رحم جس میں تو رہا اور وہ چھاتیاں جو تو نے چوسیں اس نے کہا ہاں مگر زیادہ مبارک وہ ہیں جو اس کا کلام سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں"۔

شاید یہ اُن دنوں خداوند ایسے لوگوں کے خلاف اشتہار دے رہے ہوں جو مریم اور انسانی روایت کو کلام خدا سے زیادہ افضلیت دیتے ہوں۔

اچھا نمونہ

اس کتاب میں ہم اچھا اور سچا نمونہ دیکھ رہے ہیں کہ یسوع کا جلالُ اسے نہیں مل رہا جس کا وہ حقدار ہے اور نہ ہی اس اکیلے کو بے گناہ مانا جاتا ہے بلکہ کیتھولک کلام خدا کی تردید کرتے ہوئے مریم کو بھی بے گناہ قرار دے رہے ہیں کیوں؟

حاصل کلام

مریم کیوں پیدائش ہی سے بے گناہ ہے؟

کیتھولک تعلیم زور دیتی ہے کہ مریم بے گناہ تھی۔ لیکن خدا کا کلام ایسی روایت کے خلاف ہے۔ آپ کس پر ایمان رکھتے ہیں؟

واعظ 7:20 اور رومیوں 5:12 میں لکھا ہے۔

"کیونکہ زمین پر کوئی ایسا راستباز انسان نہیں کہ نیکی ہی کرے اور خطا نہ کرے"۔

"پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لئے کہ سب نے گناہ کیا"۔

باب نمبر 17

مریم ہمیشہ سے کنواری

کیتھولکوم (کیتھولک روایت) میں درج ہے کہ مریمؑ نے اپنے کنوار پن کو تمام زندگی برقرار رکھا۔

"اپنے بیٹے کی پیدائش کے باوجود مریم کنواری رہی۔
کنوار پن میں ہی اس نے جنم دیا اور کنوار پن ہی میں وہ اپنی چھاتیوں سے دودھ پلاتی رہی۔
کنوار پن کے عالم میں ہی وہ اپنے بیٹے کی پرورش کرتی رہی۔ وہ ہمیشہ سے کنواری ہے"۔

صفحہ 128 # 510

"جیسا کہ کلیسیائی دعاؤں میں لکھا اور دہرایا جاتا ہے۔
"بے داغ کنواری" وہ ہمیشہ سے کنواری ہے"

صفحہ 126 # 499

غور طلب بات یہ ہے کہ کیا مریم کنواری رہی یا نہیں؟ اس بات کا انحصار آپ کے ایمان پر ہے کہ آپ کیسا ایمان رکھتے ہیں۔ بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ یسوع کی پیدائش کے بعد مریم نے اور بچوں کو بھی جنم دیا۔

متی 55:13

مرقس 3:6

گلتیوں 19:1 میں مرقوم ہے۔

"کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟ اور اس کی ماں کا نام مریم اور اس کے بھائی یعقوب اور یوسف اور شمعون اور یہوداہ نہیں؟"

"کیا یہ وہی بڑھئی نہیں جو مریم کا بیٹا اور یعقوب اور یوسیس اور یہوداہ اور شمعون کا بھائی ہے؟ اور کیا اس کی بہنیں یہاں ہمارے ہاں نہیں؟ پس انہوں نے اس کے سبب سے ٹھوکر کھائی"۔

"مگر اور رسولوں میں سے خداوند کے بھائی یعقوب کے سوا کسی سے نہ ملا"۔

بائبل مقدس کی آیات کیتھولک تعلیم کی تردید کرتی ہیں اس کے جواب میں کیتھولکوم میں وضاحت کی گئی ہے۔

"چرچ ہمیشہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ عبارت کسی دوسری مریم کے حق میں ہے چونکہ حقیقت میں یوسف اور یعقوب جن کے بارے لکھا گیا ہے کہ وہ یسوع کے بھائی تھے وہ کسی دوسری مریم کے (جو یسوع کی شاگردہ تھی) بیٹے تھے"۔

صفحہ 126 # 500

کوئی دوسری مریم۔الہام کو کیوں توڑا پھوڑا گیا ہے۔

جبکہ یہ آیات صاف یسوع کی ماں مریم کے بارے میں کہتی ہیں پس کیوں کیتھولک اپنے ممبرز کی غلط رہنمائی کرتے ہیں؟

کیا ایسے خیالات مریم کو روحانی مخلوق ثابت کرتے ہیں۔

اگر ایسا ہے تو کیا مریم اپنے اس جسمانی رشتہ میں جو یوسف کے ساتھ افضل ٹھہرتی ہے؟ کیا ایسا کہنے سے موجودہ راہب اور راہبات (جو کنوارے رہنا پسند کرتے ہیں) کو تقویت دینا تو مقصد نہیں؟

ان سوالات کے جوابات خود ہی دیجئے۔

کافرانہ رویہ

مریم کو ہمیشہ کی کنواری کہہ کر ہم اسے کیوں افضل بنانے کی کوشش کرتے ہیں؟ اگر چہ اس

کتاب کے نقطہ نگاہ سے یہ بعید ہے رومن کیتھولک کی مریم اور پرانے وقت کی یونانی کنواری دیویوں (جن کی وہ پوجا کرتے تھے) کے درمیان بڑی حد تک مشابہت پائی جاتی ہے۔
اگر یہ کہا جائے کہ کیتھولک کی مریم (جو یونانی کنواری دیویوں سے ملتی جلتی ہے) بائبل کی مریم سے مختلف ہے تو وہ بہت پریشان ہوں گے چونکہ ایسا کہنا ان کی تعلیم کے الٹ ہے۔

حاصل کلام

کیا کلام خدا کے مطابق مریم کنواری تھی یا نہیں؟
فیصلہ آپ نے کرنا ہے انسانی تعلیمات کی پیروی کریں یا خدا کے کلام کی فرمانبرداری کریں
-زبور 160:119 میں لکھا ہے-
"تیرے کلام کا خلاصہ سچائی ہے
تیری صداقت کے کل احکام ابدی ہیں"

باب نمبر 18

مریم پاکیزگی کا وسیلہ ہے

کیتھولک یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کنواری مریم پاکیزگی کی بہترین علامت اور مثال ہے۔

"چرچ ہمیشہ کی کنواری مقدسہ مریم کے پاک دامن اور پاکیزگی کی اچھی مثال سے پاکیزگی کے وسیلہ کو ٹھہراتا ہے"۔

صفحہ 490 # 2030

آپ اس سے حیران نہ ہوں کہ ہم ایک اور اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ پچھلے باب میں مطالعہ کیا ہے کہ مریم کو بھی گناہ میں ہوتے ہوئے نجات دہندہ کی ضرورت تھی۔

ہاں وہ خدا کے بیٹے کو جنم دینے سے مبارک ہے لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ پاکیزگی کا وسیلہ و ذریعہ ہے اپنا حوالہ دیتے ہوئے وہ خود خدا کے (لوقا 1:48) بارے کہتی ہے۔

"کیونکہ اس نے اپنی بندی کی پست حالی پر نظر کی اور دیکھ اب سے لیکر ہر زمانہ کے لوگ مجھ کو مبارک کہیں گے"۔

پاکیزگی کیلئے ببلیکل طریقہ کار

بائبل مقدس میں بہت دفعہ لکھا ہے کہ صرف اور صرف پاکیزگی کی اچھی مثال خدا ہے۔

مکاشفہ 4:15

زبور 5:99

زبور 3:88

میں مرقوم ہے۔

''اے خداوند کون تجھ سے نہ ڈرے گا؟ اور کون تیرے نام کی تمجید نہ کرے گا؟ کیونکہ صرف تو ہی قدوس ہے اور سب قومیں آ کر تیرے سامنے سجدہ کرینگی کیونکہ تیرے انصاف کے کام ظاہر ہو گئے ہیں''۔

''تم خداوند ہمارے خدا کی تمجید کرو اور اس کے پاؤں کی چوکی پر سجدہ کرو وہ قدوس ہے''

''وہ تیرے بزرگ اور مہیب نام کی تعریف کریں وہ قدوس ہے''

ہم نے مریم کے بارے بائبل مقدس میں نہیں پڑھا کہ وہ قدوس یا پاکیزگی کا وسیلہ ہے بلکہ زبور 99:9 اور یسعیاہ 6:3 میں مرقوم ہے۔

''تم خداوند ہمارے خدا کی تمجید کرو اور اس کے مقدس پہاڑ پر سجدہ کرو کیونکہ خداوند ہمارا خدا قدوس ہے''

''اور ایک نے دوسرے کو پکارا اور کہا قدوس قدوس قدوس رب الافواج ہے ساری زمین اس کے جلال سے معمور ہے''

لفظ پاک یا قدوس (600) چھ سو سے زائد مرتبہ بائبل مقدس میں استعمال ہوا ہے یہ کہیں بھی مریم کے بارے میں نہیں آیا - خدا اعلان کرتا ہے کہ ہمیں پاک ہونا چاہئے کیونکہ وہ (خدا) پاک ہے نہ کہ مریم خدا کے برابر ہے۔

1-پطرس 1:15-16

احبار 11:44 میں مرقوم ہے۔

''بلکہ جس طرح تمہارا بلانے والا پاک ہے اسی طرح تم بھی اپنے سارے چال چلن میں پاک بنو کیونکہ لکھا ہے کہ پاک ہو اس لئے کہ میں پاک ہوں''۔

''کیونکہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں اس لئے اپنے آپ کو مقدس کرنا اور پاک ہونا کیونکہ میں

قدوس ہوں سو تم کسی طرح کے رینگنے والے جاندار سے جو زمین پر چلتا ہے اپنے آپ کو ناپاک نہ کرنا"۔

رومن کیتھولک دوستو کیا اتنے بڑے فرق کو آپ نہیں سمجھتے ؟ خدا کے کلام میں لکھا ہے کہ اس پاک خدا کو جو دنیا کا خالق و مالک اور جہاں کے لئے پاکیزگی کا اچھا نمونہ ہے اس کی طرف نگاہ کرو۔

جبکہ کیتھولک تعلیمات ہمیشہ نفی میں جواب دیتی ہے اور یہ کہ وہ ہمیشہ ایک عورت (مخلوق) کو پاکیزگی کی مثال سمجھتے ہیں۔ خدا ساری عزت اور جلال کے لائق ہے اور وہ غیور خدا ہے چونکہ وہ فرماتا ہے۔یسعیاہ 11:48 میں مرقوم ہے۔

"میں نے اپنی خاطر ہاں اپنی ہی خاطر یہ کیا ہے کیونکہ میرے نام کی تکفیر کیوں ہو؟ میں تو اپنی شوکت دوسرے کو نہیں دینے کا"

حاصل کلام

آپ کا پاکیزگی کا ماڈل کون ہے؟ قادر مطلق خدا یا ایک گنہگار عورت؟

کیتھولک تقاضا کرتے ہیں کہ آپ عورت پر نگاہ کریں جب کہ بائبل مقدس خدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

مکاشفہ 11:4

یسعیاہ 15:43 میں مرقوم ہے۔

"اے ہمارے خداوند اور خدا تو ہی تمجید اور عزت اور قدرت کے لائق ہے کیونکہ تو ہی نے سب چیزیں پیدا کیں اور وہ تیری ہی مرضی سے تھیں اور پیدا ہوئیں"۔

"میں خداوند تمہارا قدوس اسرائیل کا خالق تمہارا بادشاہ ہوں"۔

باب نمبر 19

مریم شفاعت کرتی ہے

بہت سارے کیتھولک وفادار یہ ایمان رکھتے ہوئے کہ ان کے اور خدا کے درمیان مریم درمیانی ہے اور انکی خاطر وہ خدا باپ سے شفاعت کرتی ہے بڑے جوش اور ولولہ سے مریم کنواری سے مناجاتیں کرتے رہتے ہیں۔

"تاہم مریم چرچ کے لئے بطور ایک وکیل، مددگار، درمیانی اور نگہبان کے طور پر شفاعت کرتی ہے"۔

صفحہ 252 # 969

یہاں بڑے اہم چار القاب مریم سے منسوب کیے گئے ہیں کیا وہ ان پر پورا اترتی ہے ہم باری باری تفصیلاً گفتگو کرتے ہیں۔

1-وکیل Advocate

ایسا ایمان رکھنا کہ مریم خدا کے سامنے ایک وکیل کی حیثیت رکھتی ہے یہ ایک ایسی انسانی رسم ہے جسے خدا کی حمایت حاصل نہیں۔ مزید برآں یہ کہ بائبل مقدس کھلم کھلا ایسی رسموں کی مخالفت کرتی ہے اور بائبل میں لکھا ہے کہ مریم نہیں یسوع وکیل ہے۔

1-یوحنا 2:1 میں مرقوم ہے۔

"اے میرے بچو یہ باتیں میں تمہیں اس لئے لکھتا ہوں کہ تم گناہ نہ کرو اور اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار (ایڈووکیٹ) موجود ہے یعنی یسوع مسیح راستباز"

2-مددگار Helper

ایک بار پھر کلام خدا اس بات کے خلاف ہے کہ مریم ہماری مددگار ہے اور یسوع نہیں۔

زبور 4:54

عبرانیوں 6:13

زبور 19:34 میں مرقوم ہے۔

"دیکھو خدا میرا مددگار ہے

خداوند میری جان کو سنبھالنے والوں میں ہے"

"اس واسطے ہم دلیری کے ساتھ کہتے ہیں کہ خداوند میرا مددگار ہے میں خوف نہ کروں گا
انسان میرا کیا کرے گا"

"صادق کی مصیبتیں بہت ہیں

لیکن خداوند اس کو ان سب سے رہائی بخشتا ہے

وہ اس کی سب ہڈیوں کو محفوظ رکھتا ہے"۔

3-درمیانی

ایک اور انسانی تعلیم پر غور کیجئے - جو زور دیتی ہے کہ مریم درمیانی ہے جبکہ بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ کوئی درمیانی نہیں حتیٰ کہ مریم بھی ایسا کردار ادا نہیں کر سکتی کہ وہ درمیانی ہونے کا درجہ حاصل کرے۔

1- تیمتھیس 5:2

عبرانیوں 15:9 میں مرقوم ہے۔

"کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے"

"اور اسی سبب سے وہ نئے عہد کا درمیانی ہے تا کہ اس موت کے وسیلہ سے جو پہلے عہد کے

وقت کے قصوروں کی معافی کے لئے ہوئی ہے بلائے ہوئے لوگ وعدہ کے مطابق ابدی میراث کو حاصل کریں"۔

4۔ شفاعت کنندہ

ثالث اور وکیل کے درمیان مشترک بات یہ ہے کہ وہ دوسروں کے کہنے کے بغیر (سفارش) قدم نہیں اٹھاتے ۔ کیتھولک والے یہ مقام مریم کو سونپتے ہیں جبکہ کلام خدا یسوع کو یہ عہدہ عطا کرتا ہے کہ وہی شفاعت اور سفارش کے لائق ہے۔

عبرانیوں 24:9

عبرانیوں 25:7 میں مرقوم ہے۔

"کیونکہ مسیح اس ہاتھ کے بنائے پاک مکان میں داخل نہیں ہوا جو حقیقی پاک مکان کا نمونہ ہے بلکہ آسمان ہی میں داخل ہوا تاکہ اب خدا کے روبرو ہماری خاطر حاضر ہو"۔

کلام خداوندی یسوع کے علاوہ کسی کے بارے اتنی سادگی سے نہیں کہتا کہ وہ شفاعت کرنے والا ہے۔

رومیوں 34:8

رومیوں 27:8 میں مرقوم ہے۔

"کون ہے جو مجرم ٹھہرائے گا؟ مسیح یسوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مردوں میں سے جی بھی اٹھا اور خدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے"۔

"اور دلوں کا پرکھنے والا جانتا ہے کہ روح کی کیا نیت ہے کیونکہ وہ خدا کی مرضی کے موافق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے"۔

بائبل مقدس یہ وضاحت کرتی ہے کہ خدا کے پاس آنے والوں کو چاہئے کہ وہ یسوع کے

ذریعہ باپ کے پاس آئیں۔

افیسوں 18:2

افسیوں 3:11-12 میں مرقوم ہے۔

"کیونکہ اسی کے وسیلہ سے ہم دونوں کی ایک ہی روح میں باپ کے پاس رسائی ہوتی ہے"

"اس ازلی ارادہ کے مطابق جو اس نے ہمارے خداوند مسیح یسوع میں کیا تھا جس میں ہم کو اس پر ایمان رکھنے کے سبب سے دلیری ہے اور بھروسے کے ساتھ رسائی"۔

پوری بائبل مقدس میں کہیں نہیں لکھا کہ مریم ہماری شفاعت کرتی ہے۔

یسوع کو دوبارہ ذلیل کرنا

بائبل مقدس میں واضح لکھا ہے کہ یسوع ہی اکیلا باپ کے سامنے وکیل، مددگار، درمیانی اور شفاعت کرنے والا ہے پھر کیوں کیتھولک والے ان چار حق استحقاق سے یسوع کو محروم کرتے اور مریم کو جو اس قابل نہیں حق دیتے ہیں؟

ایسی باتوں سے یسوع کو کیوں ذلیل کیا جاتا ہے؟

اور وہ باتیں جن کا یسوع کو حق حاصل ہے کسی اور کے سپرد کر دی جاتی ہیں حالانکہ بائبل مقدس میں ایسا نہیں لکھا ہے۔

اگر مریم اس قابل تھی تو جیسے یسوع کے بارے پولوس (1-کرنتھیوں 2:2) لکھتا ہی ویسے مریم کے بارے کیوں نہیں لکھا گیا۔

"کیونکہ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ تمہارے درمیان یسوع مسیح بلکہ مسیح مصلوب کے سوا اور کچھ نہ جانونگا"۔

حاصل کلام

اب کیتھولک تعلیم اور بائبل کی تعلیم آپ کے سامنے ہے کیا آپ چاہیں گے کہ خدا کے کلام کو چھوڑ کر مریم کو جلال دیا جائے؟

یا آپ انسانی تعلیم کو رد کر کے یسوع کو جلال دینا چاہیں گے؟

عبرانیوں 8:6 میں مرقوم ہے۔

"مگر اب اس نے اس قدر بہتر خدمت پائی جس قدر اس بہتر عہد کا درمیانی ٹھہرا جو بہتر وعدوں کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے"۔

باب نمبر 20

مریم دعائیں سنتی ہے

کیتھولک چرچ اپنے ممبرز کو حکم دیتا ہے کہ وہ کنواری مریم سے دعائیں کریں۔
"یہ کہنے سے کہ اے مریم ہمارے لئے دعا کر ہم اپنے گنہگار ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور رحم کی ماں سے ہمدردی کی اپیل کرتے ہیں چونکہ وہ اکیلی قدوس ہے اور جب یسوع سے ہمارا آمنا سامنا ہوگا تو وہ اپنے بیٹے سے ہمارے لئے فردوس کی شفاعت کرے گی"۔
صفحہ 644 # 2677

یہ اشد ضروری ہے کہ آپ ایسی عبارت سے واقف ہوں آیا یہ خدا کے کلام میں سے ہے یا انسانی تعلیم کا حصہ ہے تاہم یہاں پر غور کرتے ہیں۔

☆-مریم سے کہنا کہ وہ ہمارے لئے دعا کرے۔
ایسا خدا کے کلام میں کہیں نہیں لکھا بلکہ یہ انسانی تعلیم پر مبنی باتیں ہیں۔

☆-رحم دل ماں
یہ بھی انسانی روایت ہے

☆-مریم اکیلی قدوس
یہ بھی انسانی تعلیم ہے ہم نے تو یہ سیکھا ہے قدوس اور نیک صرف خدا ہے وہی اکیلا عزت اور جلال کے لائق ہے۔

☆-مریم موت کے وقت ہمارا تحفظ کرے گی
یہ بھی انسانی تعلیم ہے بائبل میں ایسا کہیں بھی بتایا اور سکھلایا نہیں گیا۔

☆-مریم یسوع تک رہنمائی کرتی ہے

یہ بھی انسانوں کی رسم ہے خدا کے کلام میں ایسا نہیں پایا جاتا۔
کیتھولک دوستوں براہ مہربانی سمجھنے کی کوشش کیجئے - خدا نے ایسی کوئی بات نہیں کہی بلکہ یہ ساری باتیں ابتدائی کیتھولک لیڈروں کی پیدا کردہ ہیں۔

"قدیم زمانے سے مبارک کنواری کو عزت اور احترام سے نوازا گیا کہ وہ خدا کی ماں ہے اور تمام مومنین کیلئے ان کی ضرورت اور خطرے کے وقت تحفظ فراہم کرتی ہے"۔

صفحہ 253 # 971

زمانہ قدیم میں لوگ بوقت ضرورت یعنی اپنی مصیبت اور مشکلات کے دنوں میں مبارک ماں سے التجائیں کیا کرتے تھے یہ ایک اور انسانی رسم ہے اور یہ بات ان لوگوں سے آج بھی کیتھولک تک پہنچ چکی ہے لیکن یاد رکھیں یہ یسوع کی تعلیم نہیں ہے بلکہ انسانوں کی تعلیمات ہیں کہ بوقت ضرورت مریم سے دعائیں کرنا۔

ہمیں کس سے دعا کرنا چاہیے

بائبل مقدس کیٹیکوم کے بالکل خلاف ہے اور یہ کہ بائبل خدا سے براہ راست دعا کرنے کی تلقین کرتی ہے۔

یرمیاہ 3:33

زبور 15:50 میں مرقوم ہے

"کہ مجھے پکار اور میں تجھے جواب دونگا اور بڑی بڑی اور گہری باتیں جن کو تو نہیں جانتا تجھ پر ظاہر کرونگا"۔

"اور مصیبت کے دن مجھ سے فریاد کر - میں تجھے چھڑاؤنگا اور تو میری تمجید کرے گا"

جب آپ مشکلات میں ہوں تو مریم یا خدا سے دعا کریں؟

زبور 7-6:86

زبور 15:91 میں مرقوم ہے-

"اے خداوند میری دعا پر کان لگا

اور میری منت کی آواز پر توجہ فرما

میں اپنی مصیبت کے دن تجھ سے دعا کرونگا

کیونکہ تو مجھے جواب دے گا"

"وہ مجھے پکارے گا اور میں اسے جواب دوں گا

میں مصیبت میں اس کے ساتھ رہوں گا

میں اسے چھڑاؤنگا اور عزت بخشوں گا"

خدا کے کلام میں بہت زیادہ دفعہ لکھا ہے کہ دوران مصیبت خدا کو پکار اور ایک بار بھی مریم کے بارے میں نہیں لکھا کہ مصیبت اور مشکل کے وقت اسے پکار اور وہ تجھے چھڑائے گی-وہ تیری مدد کرے گی-

زبور 39:37

یسعیاہ 2:33

زبور 1:44 میں مرقوم ہے

"لیکن صادقوں کی نجات خداوند کی طرف سے ہے

مصیبت کے وقت وہ ان کا محکم قلعہ ہے"

"اے خداوند ہم پر رحم کر کیونکہ ہم تیرے منتظر ہیں تو ہر صبح ان کا بازو ہو اور مصیبت کے وقت ہماری نجات"

"مبارک ہے وہ جو غریب کا خیال رکھتا ہے خداوند مصیبت کے دن اسے چھڑائے گا"

کیا آپ اپنا بوجھ مریم پر ڈالتے ہیں؟

زبور 22:55 میں مرقوم ہے۔

"اپنا بوجھ خداوند پر ڈال دے وہ تجھے سنبھالے گا وہ صادق کو کبھی جنبش نہ کھانے دے گا۔

داؤد بادشاہ تمام زندگی خدا سے دعا کرتا رہا۔

زبور 17:55 میں مرقوم ہے۔

"صبح وشام اور دوپہر کو میں فریاد کروں گا اور کراہتا رہوں گا اور وہ میری آواز سن لے گا"۔

زبور نویس (18:145) دعویٰ کرتا ہے۔

"خداوند ان سب کے قریب ہے جو اس سے دعا کرتے ہیں۔یعنی ان سب کے جو سچائی سے دعا کرتے ہیں"۔

نئے عہد نامہ (فلپیوں 6:4) میں ہم پڑھتے ہیں۔

"کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلہ سے شکرگزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں"

آپ کس سے دعا کریں گے؟

خدا کے کلام میں لکھا ہے کہ خدا سے دعا کریں۔

کیتھولک کہتے ہیں مریم سے دعا کریں۔

ذرا سوچئے کیتھولک کیوں یسوع سے زیادہ مریم کی شان بیان کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ کیتھولک چرچ نہیں چاہتا کہ اس کے ممبر کسی چیز کیلئے یسوع کو پکاریں۔یسوع تو دعوت دیتا ہے۔

متی 28:11 کو پڑھیے۔

"اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دونگا"۔

کیا بائبل غلط ہے یا کیتھولک آپ کو اس سے دور رکھنے کی کوشش میں ہیں یسوع کی طرف دیکھیں جو آپ کیلئے ہر کام کرنے کے لئے بالکل تیار کھڑا ہے۔

حاصل کلام

بڑی پیچیدہ صورت حال ہے۔ کیا آپ کیتھولک تعلیم کی پیروی کریں گے جو کہ انسانی روایت ہے اور مریم سے دعا کرنے کو کہتی ہے؟ یا بائبل مقدس کی پیروی کریں گے اور براہ راست خدا سے دعا کریں گے۔ زبور 16:55 میں مرقوم ہے۔

"پر میں تو خدا کو پکاروں گا
اور خداوند مجھے بچالے گا"

باب نمبر 21

مریم سب چیزوں کی ملکہ ہے

کیتھولک یہ بحث کرتے ہیں کہ مریم کو خدا نے آسمان پر اٹھا لیا ہے اور اسے سب چیزوں کی ملکہ کا رتبہ عطا فرمایا ہے۔

"بالآخر بے داغ کنواری ابلیس کی تمام مکاریوں اور موروثی گناہ سے پاک رہی جب وہ زمینی زندگی کو پورا کر چکی تو خدا اسے جسم اور روح سمیت آسمانی جلال میں لے گیا اور اسے تمام چیزوں کی ملکہ کا رتبہ عطا فرمایا"۔صفحہ 252 # 966

اس مقام پر بھی کیتھولک اور کلام خدا کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔کتاب مقدس نہ صرف ایسی تعلیم دیتی ہے کہ بلکہ وہ ایسی تمام رسموں کی تردید بھی کرتی ہے۔ یرمیاہ 9:44 میں ہم ایک دیوی کے بارے پڑھتے ہیں جس کی لوگ بطور آسمانی ملکہ پوجا کرتے تھے اور یوں انہوں نے خدا کو غصہ دلایا۔

یرمیاہ 18:70 میں خداوند فرماتا ہے۔

"بچے لکڑی جمع کرتے ہیں اور باپ آگ سلگاتے ہیں اور عورتیں آٹا گوندھتی ہیں تاکہ آسمان کی ملکہ کے لئے روٹیاں پکائیں اور غیر معبودوں کے لئے تپاون تپا کر مجھے غضبناک کریں۔

لوگ جھوٹی دیوی جو آسمانی ملکہ کہلاتی تھی کی کیوں پوجا کرتے تھے یہ انسانی رسم تھی جو ان تک پہنچی تھی۔

یرمیاہ 17:44 میں مرقوم ہے۔

"بلکہ ہم تو اسی بات پر عمل کریں گے جو ہم خود کہتے ہیں کہ ہم آسمان کی ملکہ کے لئے بخور

جلائیں گے اور تپاون تپائیں گے جس طرح ہم اور ہمارے باپ دادا ہمارے بادشاہ اور ہمارے سردار یہوداہ کے شہروں اور یروشلم کے بازاروں میں کیا کرتے تھے کیونکہ اس وقت ہم خوب کھاتے پیتے اور خوشحال اور مصیبتوں سے محفوظ تھے"۔

کیا کیتھولک ایسی ہی کافرانہ مذہبی رسوم ادا کر کے خدا کو غضبناک تو نہیں کر رہے؟

خدا کا انکار کرنے والے مذاہب

اس کتاب میں ان تمام جھوٹے مذاہب کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے لیکن کیتھولک والوں کی اس انوکھی رسم کو جو بڑی دلکش ہے اور اس جھوٹے مذہب جو ایک دیوی کو آسمانی ملکہ کہہ کر پوجا کیا کرتے تھے ملتی جلتی ہے مطالعہ کرتے ہیں۔

اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیتھولک زور دیتے ہیں کہ خدا نے انہیں مریم کو بخشا ہے جھوٹے مذاہب کے پیروکار ایسے ہی کلمات اپنی دیویوں اور دیوتوں کو دیا کرتے تھے۔

جلال اور تعریف کس کے شایانِ شان ہے؟

بے شک کیتھولک مریم کو بڑی عزت اور جلال کے لائق سمجھتے ہیں اور اسی کی حمد و ثنا کرتے ہیں لیکن بائبل صرف خدا کو جلال اور عزت بخشتی ہے۔

زبور 5:57

1-تواریخ 11:29

زبور 46:18

زبور 13:21

زبور 10:46

زبور 9:47

یسعیاہ 5:33 میں درج ہے۔

"اے خدا تو آسمان پر سرفراز ہو تیرا جلال ساری زمین پر ہو!"

"اے خداوند عظمت اور قوت اور جلال اور غلبہ اور حشمت تیرے ہی لئے ہیں کیونکہ سب کچھ جو آسمان اور زمین میں ہے تیرا ہے اے خداوند بادشاہی تیری ہے اور تو ہی بحیثیت سردار سبھوں سے ممتاز ہے"۔

"خداوند زندہ ہے میری چٹان مبارک ہو اور میرا نجات دینے والا خدا ممتاز ہو!"

"اے خداوند تو اپنی ہی قوت میں سربلند ہو اور ہم گا کر تیری قدرت کی ستائش کریں گے"۔

"خاموش ہو جاؤ اور جان لو کہ میں خدا ہوں میں قوموں کے درمیان سربلند ہونگا میں ساری زمین پر سربلند ہونگا"۔

"امتوں کے سردار اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ ابرہام کے خدا کی امت بن جائیں کیونکہ زمین کی سپریں خدا کی ہیں وہ نہایت بلند ہے"

"خداوند سرفراز ہے کیونکہ وہ بلندی پر رہتا ہے اس نے عدالت اور صداقت سے صیون کو معمور کر دیا ہے"۔

یسوع کے ذریعہ خدا تعریف اور جلال وصول کرتا ہے

بائبل میں واضح لکھا ہے کہ یسوع کے وسیلہ خدا کو جلال ملتا ہے نئے عہد نامہ میں "یسوع" نام 943 دفعہ آیا ہے اور "مسیح" 533 دفعہ آیا ہے۔

جبکہ "خداوند یسوع" 115 دفعہ آیا ہے۔

نئے عہد نامہ کی پہلی چار کتابیں یسوع کی پیدائش، زندگی، موت اور جی اٹھنے کے بارے بتاتی

ہیں جبکہ سارا نیا عہد نامہ یسوع کی شان میں لکھا گیا ہے۔
دوسری جانب خدا کے کلام میں مریم کا ذکر صرف ایک اچھے وقت لیا گیا ہے اور اس کے بارے کہیں نہیں لکھا کہ وہ کس چیز کی ملکہ ہے۔

فلپیوں 2:9-10

مکاشفہ 5:12 میں مرقوم ہے۔

"اسی واسطے خدا نے بھی اسے بہت سر بلند کی اور اسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینوں کا خواہ ان کا جو زمین کے نیچے ہیں"۔

"اور وہ بلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کیا ہوا برہ ہی قدرت اور دولت اور حکمت اور طاقت اور عزت اور تمجید اور حمد کے لائق ہے"۔

معزز قارئین

جلال کے لائق کون ہے؟

ہاں۔یسوع جلال کے لائق ہے اور کوئی اس لائق نہیں۔

1-پطرس 4:11

اعمال 5:31 میں مرقوم ہے۔

"اگر کوئی کچھ کہے تو ایسا کہے کہ گویا خدا کا کلام ہے اگر کوئی خدمت کرے تو اس طاقت کے مطابق کرے جو خدا دے تاکہ سب باتوں میں یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کا جلال ظاہر ہو ۔جلال اور سلطنت ابدالآباد اسی کی ہے۔آمین"۔

"اسی کو خدا نے مالک اور منجی ٹھہرا کر اپنے دہنے ہاتھ سے سربلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی بخشے"۔

میرا یقین ہے کہ آپ اس راستہ کو دوبارہ دیکھیں گے۔
اب جبکہ بائبل یسوع کے جلال کا اسرار کرتی ہے
اور کیتھولک یسوع کی بجائے مریم کے جلال کے لئے بضد ہیں۔
یسوع مسیح اکیلے ہی کو کیوں؟
اس لئے کہ اس نے اپنی زندگی تمام بنی نوع انسان کے گناہوں کیلئے صلیب پر قربان کر دی
اسی لئے وہ ایک گنہگار عورت کی بنسبت زیادہ عزت کے لائق ٹھہرا۔

حاصل کلام

کیتھولک بضد ہیں کہ خدا نے مریم کو "آسمانی ملکہ" کا نام دیا لیکن بائبل "آسمانی ملکہ" کے بارے وضاحت کرتی ہے کہ کیسے اسکی [illegible] نے والوں نے خدا کو غصہ دلایا۔
آپ اپنے ایمان کو کہاں لاتے ہیں خدا کے کلام پر یا انسانی رسموں پر؟
فلپیوں 2:9-11 میں مرقوم ہے۔
"اسی واسطے خدا نے بھی اسے بہت سر بلند کیا اور اسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے تا کہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے خواہ آسمانوں کا ہو خواہ زمینوں کا خواہ انکا جو زمین کے نیچے ہیں"۔

باب نمبر 22

رسمِ عشائے ربانی

اگر کیٹیکوم کو تسلیم کرلیا جائے تو رسم عشائے ربانی کو ہر وقت عمل میں لانا ضروری ہے کہ یسوع ابھی صلیب پر ہے یعنی ہماری مخلصی کیلئے مسیح کا صلیب پر کیا گیا کام ابھی جاری ہے۔

"اس الٰہی قربانی (جس میں یسوع نے گنہگاروں کی خاطر خود کو صلیب پر بلیدان کر دیا) کے دوران جو عشائے ربانی میں منائی جاتی ہے یسوع خود کو گنہگاروں کے لئے پیش کرتا ہے"۔

صفحہ 344 # 1367

"جب کلیسیاء یوخرست کو ادا کرتی ہے تو وہ یسوع کی عید فسح مناتی ہے یعنی (یسوع کی جو ہماری فسح ہے جس نے خود کو صلیب پر قربان کر دیا اور ہماری نجات کے کام کو کیا) اسی کی یادگاری کے سلسلہ میں اسے اپنے درمیان پاتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے خون بہاتا ہے"

صفحہ 343 # 1364

لیکن بائبل یہ بتاتی ہے کہ مخلصی کا کام جو یسوع نے صلیب پر کیا اس کے ایک بار مرنے سے ہی تمام ہو گیا۔

عبرانیوں 26:9

عبرانیوں 10:10 میں یوں لکھا ہے۔

"ورنہ بنای عالم سے لے کر اس کو بار بار دکھ اٹھانا ضرور ہوتا مگر اب زمانوں کے آخر میں ایک بار ظاہر ہوا تا کہ اپنے آپ کو قربان کرنے سے گناہ کو مٹا دے"۔

"اسی مرضی کے سبب سے ہم یسوع مسیح کے جسم کے ایک ہی بار قربان ہونے کے وسیلہ سے پاک کئے گئے ہیں"۔

اب جبکہ یسوع مسیح نے ان تمام لوگوں کیلئے جو اس اکیلے پر ایمان اور بھروسہ رکھتے ہیں اپنا خون ایک بار ابدی مخلصی اور نجات کیلئے بہادیا تو انہیں کسی اور قربانی کی ضرورت نہیں ہے۔

عبرانیوں 9:12 میں مرقوم ہے۔

"اور بکروں اور بچھڑوں کا خون لیکر نہیں بلکہ اپنا ہی خون لیکر پاک مکان میں ایک ہی بار داخل ہو گیا اور ابدی خلاصی کرائی"

بائبل مقدس واضح کہتی ہے کہ یسوع کی قربانی کے بعد اب کسی اور قربانی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ عبرانیوں 7:27 میں یوں آیا ہے۔

"اور ان سردار کاہنوں کی مانند اس کا محتاج نہ ہو کہ ہر روز پہلے اپنے گناہوں اور پھر امت کے گناہوں کے واسطے قربانیاں چڑھائے کیونکہ اسے وہ ایک ہی بار کر گزرا جس وقت اپنے آپ کو قربان کیا"۔

ان ساری باتوں کے باوجود کیتھولک اتنے پتھر ہیں کہ کسی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔

"ہر بار جب اس بھید کو ادا کیا جاتا ہے تو ہماری مخلصی کا کام جاری ہو جاتا ہے"۔

صفحہ 354 # 1405

لیکن خدا کے کلام میں بھی یہ پتھر پر لکیر ہے کہ یسوع کو صرف ایک بار گناہوں کی مخلصی کیلئے مرنا تھا۔

عبرانیوں 9:28

عبرانیوں 10:12 میں مرقوم ہے۔

"اسی طرح مسیح بھی ایک بار بہت لوگوں کے گناہ اٹھانے کے لئے قربان ہو کر دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لئے ان کو دکھائی دے گا جو اسکی راہ دیکھتے ہیں"۔

"لیکن یہ شخص ہمیشہ کے لئے گناہوں کے واسطے ایک ہی قربانی گزران کر خدا کی دہنی طرف

جا بیٹھا"۔

معزز قارئین!

یاد رکھیئے انسان کی نجات کیلئے جو کچھ ضروری تھا وہ یسوع نے ایک ہی بار کر دیا ہے اس کے بعد نجات کیلئے کسی دوسرے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

سہرے کا حقدار کون ہے؟

(کیٹیکوم) کیتھولک یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کیتھولک چرچ یسوع کے چھٹکارے کے کام میں بڑا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

یعنی یسوع کے (اس کام میں جو اس نے کوہ کلوری پر کیا) انعام کے کچھ حصہ کا حقدار ہے۔

کلام خدا کے مطابق یسوع نے یہ سب کچھ ہمیشہ کیلئے ایک ہی بار اکیلے ہی کیا۔

اس کی موت بڑی خوبصورت قربانی اور الٰہی عمل تھا وہ ایک بار ہوئی دوبارہ ایسے کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی کیتھولک بضد ہیں۔

"مسیح کی قربانی اور یوخرست کی قربانی ایک ہی قربانی کا نام ہے"۔

صفحہ 344 # 1367

جیسے بھی ممکن ہو بڑے پیار سے بے حرمتی کے ان الفاظ کو ادا کیا جاتا ہے کہ ایک کاہن اگر یسوع کی موت اور قربانی کو بطور مذہبی رسوم ادا کرتا ہے تو یہ یسوع کی گستاخی کے مترادف ہے۔

کیتھولک چرچ کی نجات مذہبی رسوم کو یسوع کے صلیب پر کئے گئے کام سے منسلک کرنا بڑا مضحکہ خیز ہے حالانکہ کیتھولک چرچ نے نجات کے کام میں کوئی ایسا کردار ادا نہیں کیا لیکن پھر بھی وہ کریڈٹ کا خواہاں ہے۔

کیتھولک یسوع سے بضد ہیں کہ وہ اپنے جلال اور عزت کو کیتھولک چرچ کے ساتھ بانٹے جس کے بارے بائبل کہتی ہے کہ وہ اکیلا جلال اور عزت کے لائق ہے۔

حاصل کلام

آپ اپنا ایمان اور بھروسہ کس پر رکھتے ہیں؟

خدا کے کلام پر یا کیتھولک چرچ کی رسموں پر؟

1-پطرس 18:3 میں مرقوم ہے۔

"اس لئے کہ مسیح نے بھی یعنی راستباز نے ناراستوں کے لئے گناہوں کے باعث ایک بار دکھ اٹھایا تا کہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے وہ جسم کے اعتبار سے تو مارا گیا لیکن روح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا"۔

باب نمبر 23

اعراف (جنت اور دوزخ کے درمیان عارضی قیام)

کیٹیکوم میں لکھا ہے کہ مرنے کے بعد اور فردوس میں جانے سے پہلے کچھ لوگ مقام اعراف میں پاک وصاف ہونے کیلئے جاتے ہیں۔

"وہ تمام جو خدا کی رحمت اور اس کی قربت میں مرتے ہیں لیکن ان کے گناہ مٹائے نہیں جاتے تو ایسے لوگوں کی نجات کے لئے ضروری ہے کہ وہ مرنے کے بعد پاک وصاف ہونے کیلئے مشکلات میں سے گزریں تا کہ ابدی نجات کی خوشی جو فردوس میں جا کر ملتی ہے یقین دہانی ہو"۔

صفحہ 1030 # 2658

"چرچ کسی کے آخری بار دھلنے اور اس کا فردوس کے لئے چناؤ کی جگہ کو اعراف کا نام دیتا ہے"۔

صفحہ 1031 # 268-269

کیا ایسی بے ڈھنگی تعلیم خدا کی طرف سے ہے یا یہ بھی دوسری رسموں کی طرح انسانی رسم ہے ؟

آپ کے جواب کو کیٹیکوم میں رقم کیا گیا ہے۔

"چرچ اپنے ایمان کے عقیدہ خصوصاً مقام اعراف کو فلورنس اور ٹرنٹ کی کونسل کے روبرو قانونی طور پر وضع کرتا ہے"۔

صفحہ 1031 # 268-269

اسکی کوئی حقیقت نہیں ملتی کہ مرنے کے بعد ایسی معلومات ان انسانوں نے کہاں سے حاصل

کیں اور مسیحی عقائد (Doctrine) کو کیسے وضع کر دیا؟

پیارے رومن کیتھولک اگر آپ کسی عزیز کیلئے دعا کر رہے ہیں کہ وہ اعراف میں ہے اس سے آپ کو باخبر رہنے کی ضرورت ہے کہ خدا ایسا نہیں بتاتا کہ وہ کسی ایسی خطرناک جگہ میں ہیں بلکہ ایسی باتیں انسانوں کے ایک خاص گروہ نے وضع کر رکھی ہیں۔

"لیکن ابھی کچھ اس کے شاگرد زمین پر پردیسیوں کی مانند زندگی بسر کر رہے ہیں اور کچھ مر چکے ہیں اور مقام اطراف میں ڈھل رہے ہیں جبکہ کئی ایک باپ کے جلال میں شامل ہو گئے ہیں"۔

صفحہ 249 # 954

اگر آپ کرب میں ہیں یہ بخشش نہیں ہے

ایسی تعلیم جس کا بائبل میں سرے سے نام و نشان نہ ہو کہ مرنے کے بعد مقام اعراف میں ہر کسی کو جانا ضرور ہے انسانوں کو کتنا خوفزدہ کرتی ہے اور نہ ہی بائبل مقدس یہ بتاتی ہے کہ مرنے کے بعد جنت کیلئے ضروری ہے کہ انسانوں کی مقام اعراف میں تقدیس ہو بلکہ اس کے برعکس بائبل میں لکھا ہے کہ نجات خدا کی طرف سے ایک بخشش ہے۔

رومیوں 18:5 میں یوں مرقوم ہے۔

"غرض جیسا ایک گناہ کے سبب سے وہ فیصلہ ہوا جس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا ویسا ہی راستبازی کے ایک کام کے وسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے راستباز ٹھہر کر زندگی پائیں"۔

کتنی ہمدردی اور راستبازی سے ہمارا خدا ابدی زندگی ہمیں مفت عطا کرتا ہے نہ کہ ہمیں نجات کیلئے خود دکھوں میں سے گزرنا ہے اگر ایسا ہے تو پھر ہم خدا کے الفاظ کو جھوٹا ٹھہراتے

ہیں۔ جہاں لکھا (افسیوں 8:2) ہے کہ

"کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے"۔

اگر ضروری ہے کہ بائبل پر یقین کر لیا جائے تو پھر ان کیلئے جو یسوع میں مرتے ہیں کسی مقام اعراف پر دھلنے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ پہلے ہی سے یسوع کے خون سے پاک و صاف ہو چکے ہیں۔

رومیوں 9:5

رومیوں 24:3 میں مرقوم ہے۔

"پس جب ہم اس کے خون کے باعث اب راستباز ٹھہرے تو اس کے وسیلہ سے غضب الٰہی سے ضرور ہی بچیں گے"۔

"مگر اس کے فضل کے سبب سے اس مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں"۔

پولوس رسول اسی نقطہ پر کچھ یوں بات کرتا ہے۔

"اور بعض تم میں ایسے ہی تھے بھی مگر تم خداوند یسوع مسیح کے نام سے اور ہمارے خدا کے روح سے دھل گئے اور پاک ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے"۔(1۔کرنتھیوں 11:6)

حقیقی اور سچے مسیحی یسوع کے خون سے جو صلیب پر بہایا گیا پہلے سے دھل چکے ہیں۔

عبرانیوں 26:9 میں مرقوم ہے۔

"ورنہ بنای عالم سے لیکر اسکو بار بار دکھ اٹھانا ضرور ہوتا مگر اب زمانوں کے آخر میں ایک بار ظاہر ہوا تا کہ اپنے آپ کو قربان کرنے سے گناہ کو مٹا دے"۔

فرزندان حق تعالیٰ کو نجات کیلئے کچھ ادا کرنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے چونکہ یسوع نے

انکے لئے پہلے ہی ادا کر دیا ہے۔

1۔کرنتھیوں 6:20 میں مرقوم ہے۔

"کیونکہ قیمت سے خریدے گئے ہو پس اپنے بدن سے خدا کا جلال ظاہر کرو"۔

یسوع کے خون نے ہمارے گناہوں کی قیمت چکا دی ہی۔

اعمال 20:28 میں لکھا ہے۔

"پس اپنی اور اس سارے گلہ کی خبرداری کرو جس کا روح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا تا کہ خدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو جسے اس نے خاص اپنے خون سے مول لیا"۔

حاصل کلام

اگر اس موضوع پر بائبل بڑی واضح بات کرتی ہے کیتھولک چرچ کیوں ایسی تعلیم کو متعارف کرواتا ہے کہ ان کے ممبرز اپنے عزیزوں کیلئے جو مر چکے ہیں ان کے لئے پاک ماس کروائیں اور ڈھیروں چندہ چرچ کو دیں یعنی ایصال ثواب حاصل کریں تا کہ ان کے گناہ دھل سکیں اور یوں وہ خدا کے پاس جا سکیں۔

ایسی باتوں کا آپ خود جواب دیں۔

اب کم از کم آپ اتنا ضرور جان چکے ہیں کہ مقام اعراف والی تعلیم مذہبی رسوم ادا کرنے والے انسانوں کی ایجاد ہیں۔

رومیوں 8:1 میں مرقوم ہے۔

"پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں"۔

باب نمبر 24

مقدسین سے دعائیں کرنا

کیتھولک اپنے ممبرز کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ جو اپنے اچھے کاموں اور نیک اعمال کی وجہ سے چرچ کی طرف سے مقدسین مقرر ہوئے ہیں ان سے دعائیں کیا کریں۔

"ہم انکی گواہی دیتے ہیں جو ہمیں خدا کی بادشاہت میں لے جانے کا کام کرتے ہیں اور جن کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور جنہیں چرچ مقدسین (سینٹ) مقرر کر چکا ہے وہ مسلسل خدا کی حضوری میں اسے دیکھتے رہتے ہیں اور ان کے لئے شفاعت کرتے ہیں جو زمین پر ان کے پیچھے ہیں انکی ایسی شفاعت سے خدا کے نام کو عزت وجلال اور الہٰی منصوبہ نجات کی تکمیل ہوتی ہے۔ ہم انہیں کہہ سکتے ہیں اور کہنا چاہئے کہ وہ ہمارے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے شفاعت کریں"۔

صفحہ 645 # 2683 اور (صفحہ 249 # 956)

یہاں لفظ Saint مقدس پر غور کرتے ہیں۔

کیتھولک یہ تعلیم دیتے ہیں کہ جو نیک اعمال اور اچھے کام کرتا ہے اور اس کے مرنے کے بعد اسے سینٹ کا ٹائٹل چرچ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

"کسی بھی ایسے شخص کو مقدسین کے گروہ میں شامل کیا جا سکتا ہے جو ایمانداری اور وفاداری سے زندگی بسر کرتا ہو جیسا کہ سنجیدگی سے کسی کے بارے اعلان کیا جا سکتا ہے جو خدا کے فضل کی بدولت ایک ہیرو کی مانند بڑی بہادری سے پاکدامنی اور نیکی سے خدا کی وفاداری کرتا ہو ۔چرچ روح القدس کی قوت جو متعلقہ شخص کے اندر پاک کرنے کیلئے سکونت کرتی ہو اور یہ کہ وہ کلیسیا ایسے شخص پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ ان کا بوجھ اٹھا سکتا ہے تو ایسے شخص کے بارے

میں یہ تجویز پیش کی جاسکتی ہے کہ وہ کلیسیا کے لئے مشعل راہ اور شفاعت کنندہ ہو"۔
صفحہ 219 # 828

بائبل کے مطابق جو شخص بھی نئے سرے سے پیدا ہوا ہے وہ مقدس (سینٹ) ہے پولوس رسول نے ان تمام مسیحیوں کو جو روم میں تھے (رومیوں 1:7) سینٹ کے نام سے پکارا۔

"ان سب کے نام جو رومہ میں خدا کے پیارے ہیں اور مقدس ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے"۔

اور بہت سی ایسی آیات ہیں جو ایسے ہی بیان کرتی ہیں۔

افیسوں 8:3
یہوداہ 14:1
افیسوں 12-11:4
اعمال 13:9
اعمال 32:9
اعمال 41:9
اعمال 10:26
رومیوں 27:8
رومیوں 13:12
رومیوں 25:15
رومیوں 26:15
رومیوں 31:15

رومیوں 2:16

رومیوں 15:16

1-کرنتھیوں 1:6

2-کرنتھیوں 1:1

افیسوں 1:1

ایسی تعلیم Doctrine کیوں؟

مختصر یہ کہ کہانی کا رخ کچھ اس طرح ہے۔
کیتھولک نے بائبل کے مطابق لفظ مقدس Saint کے معنی کو بدل دیا ہے اور اپنی مرضی سے لفظ مقدس کے مطلب اور تشریح کرتے ہیں اور اپنے ممبرز کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ ایسے مقدسین سے دعائیں کریں جنہیں بائبل تسلیم ہی نہیں کرتی ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خالق کائنات آسمان پر ہماری دعائیں سننے اور ان کا جواب دینے کے لئے ہمارا انتظار کرتا ہے تو کیوں ہمیں کسی مقدس سے دعا کرنا ہے؟

کیا مقدسین شفاعت کر سکتے ہیں؟

فرض کیجئے جو مقدسین کہلاتے ہیں اور باپ سے ہمارے لئے شفاعت کرتے ہیں لیکن ہم کو پہلے سے ہی بتایا جا چکا ہے کہ یسوع ناصری ہمارا شفاعت کنندہ ہے اب مقدسین کے بارے اتنا کہنا بہتر ہے کہ یہ انسانوں کی اپنی من پسند تعلیم ہے۔
ایک اور کیٹیکوم دیکھیں جو شفاعت سے متعلقہ ہے۔
"درحقیقت مسیحی رفاقت و شراکت جو زائرین کے درمیان منعقد ہوتی ہے مسیح کے قریب لے

آتی ہے پس مقدسین کے ساتھ ہماری رفاقت وشراکت ہمیں مسیح میں ایک کر دیتی ہے"۔
صفحہ 250-249 # 957

کیتھولک تعلیم کے مطابق مقدسین سے دعائیں کرنا لوگوں کو مسیح کے پاس لے آتا ہے۔ تاہم آپ ایسی باتیں بائبل میں نہیں دیکھ سکتے۔

اور نہ ہی یہ یسوع کی تعلیم ہے بلکہ یہ انسانی تعلیم ہے۔

درحقیقت مردوں کے ساتھ ایسی رفاقت وشراکت انسان کو بڑے خطرناک اور متنفر موڑ پر لا کھڑا کرتی ہے ایسی رفاقت وشراکت کی بائبل تردید کرتی ہے۔

استثنا 18:10-12 میں مرقوم ہے۔

"تجھ میں ہرگز کوئی ایسا نہ ہو جو اپنے بیٹے یا بیٹی کو آگ میں چلوائے یا فالگیر یا شگون نکالنے والا یا افسوں گر یا جادوگر یا منتری یا جنات کا آشنا یا رمال یا ساحر ہو کیونکہ وہ سب جو ایسے کام کرتے ہیں خداوند کے نزدیک مکروہ ہیں اور ان ہی مکروہات کے سبب سے خداوند تیرا خدا انکو تیرے سامنے سے نکالنے پر ہے"۔

حاصل کلام

نامناسب سوال کا جواب آپ نے خود دینا ہے۔

کیتھولک والے زندہ خدا' قادر مطلق خدا اور دعاؤں کو سننے اور جواب دینے والے خدا کو چھوڑ کر مردہ انسانوں سے کیوں دعا کرتے ہیں؟

ذہن نشین کیجئے اگر ان رسموں میں کوئی صداقت نہیں ہے تو مقدسین سے دعائیں کرنا باتونی پن اور گپ شپ اور جھوٹ کے مترادف ہے اگر آپ خدا سے دعا کرتے ہیں تو بڑے عجیب اور عمدہ وعدوں کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ عبرانیوں 4:16 میں مرقوم ہے۔

Details

”پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تا کہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے“۔

باب نمبر 25

مُردوں کیلئے دعا کرنا

کیا مردوں کیلئے دعا کرنے سے انکی مدد ہوگی۔

کیتھولک تعلیم کے مطابق ہم مردوں کیلئے دعا کے وسیلہ انکی مدد کر سکتے ہیں۔

''مردوں کے ساتھ رفاقت وشراکت کے سلسلہ میں ہم شعوری طور پر مسیح کے باطنی جسم یعنی ان ممبرز (جن کا ابتدائی دنوں سے مسیحی مذہب تھا) کا جو یہاں سے ہجرت کر گئے ہیں انکی موت کی یاد میں ہم انہیں بہت زیادہ عزت دیتے اور وقار بخشتے ہیں۔ کیونکہ مردوں کیلئے دعا کرنے کی سوچ پاک اور اچھی ہے تا کہ گناہوں سے انکی مخلصی اور چھٹکارا ہو سکے۔ ہماری دعائیں نہ صرف انکی مدد کے قابل ہیں بلکہ انکی شفاعت کرنے سے ہمیں بھی برکت ملتی ہے''

صفحہ 250 # 958

تین باتیں جو بائبل کی تردید کرتی ہیں ان پر غور کرتے ہیں۔

1۔ مردوں کیلئے دعا کرنے کی سوچ پاک اور اچھی ہے۔

کلام خدا کے مطابق مردوں کیلئے دعا کرنا نہ تو پاک ہے اور نہ ہی کوئی بہتر بات ہے بلکہ مسیحیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ زندوں کیلئے دعا کریں مسیحیوں کی کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کسی نے مردوں کیلئے دعائیں مانگی ہوں۔

بلکہ یہ آدمیوں کی روایت اور دنیاوی تعلیم ہے۔

2۔ مردوں کیلئے دعا کرنے سے انہیں مخلصی ملتی ہے۔

یہ بھی رسم پر رسم تعمیر کرنے کے مترادف ہے بائبل مقدس ایسی رسموں کے سچے ہونے پر کچھ نہیں کہتی بلکہ ہم سیکھ چکے ہیں کہ مرنے سے پہلے ہی گناہوں سے معافی مل سکتی ہے۔

3-ہماری شفاعتی دعائیں جوان کے لئے کی جاتی ہیں ہمیں بھی فائدہ پہنچاتی ہیں-
کسی عمارت کے پتھروں کی طرح وہ اپنی بنیاد رکھتے ہیں رسم کے اوپر ایک اور رسم اور ان کی کوئی بیبلیکل بنیاد نہیں-اب ہم نقطہ عروج تک پہنچتے ہیں کہ ہماری دعائیں کس حد تک سننے کے قابل ہیں کہ ان کیلئے شفاعت کرنا ہمارے لئے فائدہ مند ہے-

سوال-ہمیں دوسروں کیلئے شفاعت کی کیوں ضرورت ہے؟
کیا یہ کافی نہیں کہ خدا بیٹا ہمارے لئے شفاعت کرتا ہے؟
کیا خالق کائنات کو فانی آدمیوں یا عورتوں کی ضرورت ہے کہ اسے ہمارے کہنے سے قائل کریں؟

واہ یسوع کو ذلیل وخوار کرنے کیلئے کیسے رویے اور طریقہ کار ہیں-کیتھولک رہنما خداوند کی نااہلی کی تصویر کھینچ کر اسے بے عزت کر رہے ہیں-یسوع کی قوت کو تسلیم نہ کرنے سے اور اسے ایک بے بس کے روپ میں پیش کرنے سے یعنی کسی ایسے شخص کی جو باپ کو زبردستی قائل کر سکے-

حالانکہ بائبل میں یسوع کی ایسی تصویر نہیں-
یسوع نے خود اعلان کیا-
متی 18:28 میں لکھا ہے-
''یسوع نے پاس آ کر ان سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے''
یسوع کی قوت کو ایک اور انداز سے دیکھئے-
افیسوں 1:20-22 میں مرقوم ہے-
''جو اس نے مسیح میں کی جب اسے مردوں میں سے جلا کر اپنی دہنی طرف آسمانی مقاموں پر

بٹھایا اور ہر طرح کی حکومت اور اختیار اور قدرت اور ریاست اور ہر ایک نام سے بہت بلند کیا جو نہ صرف اس جہان میں بلکہ آنے والے جہان میں بھی لیا جائے گا اور سب کچھ اس کے پاؤں تلے کر دیا اور اس کو سب چیزوں کا سردار بنا کر کلیسیا کو دے دیا"۔

یہ کیتھولک والوں کے یسوع (جس کے اختیار اور قوت میں کمی اور کمزوری واقع ہوگئی ہو) سے قطعاً مختلف ہے۔

کیتھولک بھائیو یسوع کو کسی دوسرے کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ قادر مطلق کی طرح اپنے کام سرانجام دیتا ہے۔

عبرانیوں 25:7 میں مرقوم ہے۔

"اسی لئے جو اسکے وسیلہ سے خدا کے پاس آتے ہیں وہ انہیں پوری پوری نجات دے سکتا ہے کیونکہ وہ انکی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے"۔

اس سے پیشتر کہ آپ اپنے کسی عزیز کیلئے دعا کریں۔ براہ کرم سمجھنے کی کوشش کریں کہ مردوں کیلئے دعا کرنا بیبلیکل طور پر غلط ہے بلکہ یہ دنیاوی اور انسانی روایت پر مبنی تعلیم ہے جس کی خدا ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

ایک نابالغ کیتھولک ہوتے ہوئے میں ایسی باتوں کو ہمیشہ یہ کہہ کر قبول کرتا کہ یہ ساری تعلیم خدا کی طرف سے ہے لیکن ایسا نہیں ہے، بائبل مقدس کو پڑھئے اور خود جائزہ لیجئے کہ کیا ایسی تعلیم خدا کی طرف سے ہے؟

یاد رکھئے کیتھولک تعلیم انسانوں کی روایت ہے یہ خدا کے احکامات نہیں ہیں۔

وہی نمونہ

یقیناً آپ نے غور کیا ہوگا کہ ایک ہی الٰہی شفاعت کنندہ ہوتے ہوئے جو باپ کی دہنی طرف

بیٹھا ہے یسوع کو بڑی سنجیدگی سے اس کے منصب سے مردہ انسانوں کے ہجوم میں بڑے زور سے گرایا جاتا ہے اور اسے بھی عام شفاعت کنندگان میں شامل کر کے بالکل چھوٹے مقام پر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔کیتھولک یسوع کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔

حاصل کلام

ایک بار پھر آپ کو کئی اہم فیصلے کرنا ہیں۔

☆ -یہ جانتے ہوئے کہ مردوں کیلئے دعا کرنا انسانی تعلیم ہے خدا کا حکم نہیں پھر بھی آپ ان کے لئے دعا کرنا جاری رکھیں گے؟

☆ -کیا ابھی بھی آپ ایسی تعلیم سے لپٹے رہیں گے جس سے یسوع کی بے حرمتی ہوتی ہو اور چاہیں گے کہ کلیسیائی رسموں کو بلند کیا جائے؟

☆ -جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی آپ انسانی تعلیمات کی پیروی اور خدا کے کلام کی نفی کریں گے؟

فیصلہ آپ کو خود کرنا ہے۔

اب جبکہ آپ ان باتوں پر بغور سوچتے ہیں تو یسوع کے الفاظ کو یاد رکھئے۔

متی 9:15 میں مرقوم ہے۔

''اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں''۔

باب نمبر 26

مجسمے

کیتھولک تعلیم اس بات پر زور دیتی ہے کہ تمام کیتھولک مجسموں کی دلی طور پر عزت اور احترام کریں خواہ وہ مسیح کا مجسمہ ہو مریم کا بت ہو یا کسی دوسرے کی شکل وصورت کا بت ہو۔

"ہمارے چرچز اور گھروں میں مقدس مجسمے اس خیال سے رکھے جاتے ہیں کہ وہ ہمارے ایمان کو (جو یسوع مسیح پر ایک سربستہ راز ہے) تقویت پہنچاتے اور اسکی اچھی پرورش کرتے ہیں یعنی یسوع مسیح کی ذات اقدس اور اس کے نجات بخش کام کو جس کی ہم تعریف کرتے ہیں۔ پاکیزہ نجات کے ذریعہ جس کی ہم ستائش کرتے ہیں خدا کی پاک ماں کے مجسمہ کے ذریعہ اور فرشتگان اور مقدسین کے مجسموں کی خواہ وہ کسی کی بھی شبیہہ پر ہوں دل سے احترام کرتے ہیں"۔

صفحہ 307 # 1192

قطع نظر اس کے کہ مجسموں سے ہم کیا توقعات رکھتے ہیں۔

ایک بات یقین سے کہہ جاسکتی ہے کہ مجسمہ سازی خدا کے احکامات کی خلاف ورزی ہے۔

جب خدا نے دس احکام دیئے۔ دوسرا یہ تھا

خروج 20:4 میں مرقوم ہے۔

"تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے"۔

خدا نے یہ بھی (استثنا 22:16) حکم دیا۔

"اور نہ کوئی ستون اپنے لئے کھڑا کر لینا جس سے خداوند تیرے خدا کو نفرت ہے"۔

بائبل بتاتی ہے کہ جو مجسے بناتے اور رکھتے ہیں وہ ریاکار اور سرکش لوگ ہیں - استثنا 16-15:4 میں مرقوم ہے-

''سو تم اپنی خوب ہی احتیاط رکھنا کیونکہ تم نے اس دن جب خداوند نے آگ میں سے ہو کر حورب میں تم سے کلام کیا کسی طرح کی کوئی صورت نہیں دیکھی تا نہ ہو کر تم بگڑ کر کسی شکل یا صورت کی کھودی ہوئی مورت اپنے لئے بنالو جسکی شبیہ کسی مرد یا عورت''-

خدا اپنے بارے (استثنا 23:4) فرماتا ہے-

''سو تم احتیاط رکھو تا نہ ہو کہ تم خداوند اپنے خدا کے اس عہد کو جو اس نے تم سے باندھا ہے بھول جاؤ اور اپنے لئے کسی چیز کی شبیہ کی کھودی ہوئی مورت بنالو جس سے خداوند تیرے خدا نے تجھ کو منع کیا ہے''-

کلام خدا میں بتوں کے آگے جھکنے سے بھی منع کیا گیا ہے وہ بھی جن کا کیتھولک چرچ میں رواج ہے-

جب کبھی بھی آپ پوپ کی تصویر دیکھیں یا مریم کے بت کے سامنے جھکیں آپ کو بائبل کی مندرجہ ذیل آیت پر غور کرنا چاہئے-

خروج 5:20 میں لکھا ہے-

''تو ان کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ انکی عبادت کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں انکی اولاد کو تیسری پشت اور چوتھی پشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہوں''

نئے عہد نامہ میں پولوس لکھتا ہے کہ کیوں خدا بت پرستی سے منع کرتا ہے 1-کرنتھیوں 20-19:10 میں مرقوم ہے-

''پس میں کیا یہ کہتا ہوں کہ بتوں کی قربانی کچھ چیز ہے یا بت کچھ چیز ہے؟ نہیں بلکہ یہ کہتا

ہوں کہ جو قربانی غیر قوم میں کرتی ہیں شیاطین کے لئے قربانی کرتی ہیں نہ کہ خدا کے لئے اور میں نہیں چاہتا کہ تم شیاطین کے شریک ہو"۔

ہر بت کے پیچھے صریحاً ایک بدروح ہوتی ہے اور خدا نہیں چاہتا کہ کوئی بھی بدروح کے ساتھ اسکی پیروی کرے اس میں شک نہیں کہ خدا بتوں کے استعمال سے منع کرتا ہے۔

احبار 4:19

1-کرنتھیوں 11:5

افسیوں 5:5 میں مرقوم ہے۔

"تم بتوں کی طرف رجوع نہ ہونا اور نہ اپنے لئے ڈھالے ہوئے دیوتا بنانا میں خداوند تمہارا خدا ہوں"۔

"لیکن میں نے تم کو درحقیقت یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی بھائی کہلا کر حرامکار یا لالچی یا بت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم ہو تو اس سے صحبت نہ رکھو بلکہ ایسے کے ساتھ کھانا تک نہ کھانا"

"کیونکہ تم یہ خوب جانتے ہو کہ کسی حرامکار یا ناپاک یا لالچی کی جو بت پرستی کے برابر ہے مسیح اور خدا کی بادشاہی میں کچھ میراث نہیں"۔

یہاں خدا واضح کرتا ہے کہ بت پرست خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے چھٹی آیت (افیسوں 6:5) آگاہ کرتی ہے۔

"کوئی تم کو بے فائدہ باتوں سے دھوکہ نہ دے کیونکہ ان ہی گناہوں کے سبب سے نافرمانی کے فرزندوں پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے"۔

کیا کیتھولک چرچ آپ کو لاحاصل کلام سے دھوکہ تو نہیں دے رہا؟ آپ کو اپنے لئے خود فیصلہ کرنا ہے۔

اس تعلیم کا آغاز

کیتھولک جھوٹا دعویٰ نہیں کرتے کہ ایسی تعلیم خدا کی طرف سے ہے۔

"کیتھولک چرچ کی الٰہی تعلیم جس کی پیروی کی جاتی ہے (ہم جانتے ہیں کہ ایسی تعلیمات جو پاک فادروں (باپ) کی تعلیم ہے) رکھیں روح القدس جو ہمارے اندر ہے کی بدولت وجود میں آئیں۔ ہم بالکل درست اور پریقین اور با معنی وضاحت کرتے ہیں کہ نہایت ہی قابلِ احترام جو خدا اور بچانے والا ہے اور ہمارا مالک ہے یعنی یسوع مسیح کے مجسمہ اور ہماری شفاعت کرنے والی خدا کی مقدسہ ماں مریم کا بت فرشتگان اور مقدسین کے مجسمے خواہ وہ رنگ وروغن سے بنائے گئے ہوں یا پچی کاری کا کام ہو یا کسی اور مناسب خام مواد سے تیار کیے گئے ہوں۔ خدا کی کلیسیاؤں جہاں کہیں بھی وہ رکھے گئے ہوں۔ مقدس برتنوں پر یا دوسری چیزوں پر یا دیواروں پر یا کسی تختے پر بنے ہوں گھروں میں ہوں یا گلیوں میں ان کی اطاعت کرنا ہمارا فرض ہے"۔

صفحہ 300 # 1161

ایسی تعلیم (Doctrine) مقدس فادروں اور کیتھولک چرچ کی رسموں سے وجود میں آئی آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ خدا کے کلام کی بے حرمتی کرتے ہوئے کہ ان مقدس فادروں

(جن پر روح القدس کے وسیلہ وحی نازل ہوتی تھی)

کی تعلیمات پر ایمان لائیں۔ کیا آپ ایسا کریں گے؟

زبور نویس 135:15-18 میں لکھتا ہے۔

"قوموں کے بت چاندی اور سونا ہیں

یعنی آدمی کی دستکاری

ان کے منہ ہیں پر وہ بولتے ہیں
آنکھیں ہیں پر وہ دیکھتے نہیں
ان کے کان ہیں پر وہ سنتے نہیں
اور ان کے منہ میں سانس نہیں
ان کے بنانے والے ان ہی کی مانند ہو جائیں گے
بلکہ وہ سب جو ان پر بھروسہ رکھتے ہیں"۔

دوسرے لفظوں میں جبکہ بت گونگے بہرے ہیں پس جو کوئی بھی انہیں تراشتا اور بناتا اور ان پر بھروسہ رکھتا ہے وہ عقل سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہ رحیم اور پیار کرنے والے خدا کی پرزور مذمت ہے۔

حاصل کلام

کیتھولک تعلیم دیتے ہیں کہ بت آپ کے ایمان کو جو یسوع مسیح پر ہے تقویت دیتے اور اچھی پرورش کرتے ہیں لیکن کلام خدا بتوں کے استعمال سے منع کرتا ہے۔

آپ کو کس کی فرمانبرداری کرتا ہے؟

احبار 1:26

مرقس 8:7 میں مرقوم ہے۔

"تم اپنے لئے بت نہ بنانا اور نہ کوئی تراشی ہوئی مورت یا لاٹ اپنے لئے کھڑی کرنا اور نہ اپنے ملک میں کوئی شبیہ دار پتھر رکھنا کہ اسے سجدہ کرو اس لئے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں"
"تم خدا کے حکم کو ترک کر کے آدمیوں کی روایت کو قائم رکھتے ہو"۔

باب نمبر 27

استقلال

دوسرے ساکرامنٹس کی طرح استقلال بھی نجات کیلئے ضروری ساکرامنٹ ہوتے ہوئے کیتھولک کو کئی دوسرے فوائد بھی مہیا کرتا ہے کیٹیکزم میں کہا گیا ہے۔

''استقلال مکمل اصطباغی فضل ہے یہ ایک ایسا ساکرامنٹ ہے جو روح القدس کو تحریک بخشتا ہے کہ وہ ہماری اس طور سے رہنمائی کرے کہ ہم الٰہی پسرانہ رشتہ میں جڑ پکڑتے جائیں اور ہمیں یسوع میں بڑی گرمجوشی سے متحد کرتا ہے اور چرچ کے ساتھ ہمارے بندھن کو مضبوطی بخشتا ہے''۔

صفحہ 333 # 1316

مبینہ طور پر استقلال کیتھولک کو بڑی گرمجوشی سے یسوع کے ساتھ متحد کرتا ہے لیکن بائبل میں ایسی تعلیم کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ خدا کے کلام کے مطابق آپ مسیح میں ہیں یا نہیں گرمجوشی سے مسیح کے ساتھ متحد ہونے کے بارے نہیں کہا گیا۔

2۔کرنتھیوں 17:5 میں مرقوم ہے۔

''اس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے پرانی چیزیں جاتی رہیں دیکھو وہ نئی ہو گئیں''
۔

اگر کوئی ایک بار خدا کے خاندان میں جنم لے چکا ہے تو کوئی اس کو وہاں سے ہٹا نہیں سکتا یا متعلقہ شخص کی حیثیت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔

- رومیوں 8:38-39
- رومیوں 8:1

افسیوں 2:13 میں لکھا ہے-
"کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے اس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکے گی نہ زندگی نہ فرشتے نہ حکومتیں نہ حال کی نہ مستقبل کی چیزیں نہ قدرت نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق"-
"پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں"-
"مگر تم جو پہلے دور تھے اب مسیح یسوع میں مسیح کے خون کے سبب سے نزدیک ہو گئے ہو"-

روحانی مہر کرنا

استقلال سے ایک اور واضح فائدہ یہ ہے-
"استقلال بپتسمہ کی طرح مسیحیوں کی جان پر روحانی طور پر مہر کرتا ہے یا نا قابل فراموش کام کے نشانات چھوڑتا ہے"-
صفحہ 333 # 1317
آپ بائبل کا اچھی طرح مطالعہ کیجئے آپ کو کہیں نہیں ملے گا کہ استقلال مسیحیوں کی زندگی میں نا قابل فراموش نشانات چھوڑتا یا کوئی اہم کردار ادا کرتا ہے- کیٹیکوم میں بتایا گیا ہے -کیوں استقلال اہم کردار ادا کرتا ہے-
"کیتھولک رسموں کا جیسا کہ ساکرامنٹس میں سے استقلال کا عائد کیا جانا درست تصور ہے"
صفحہ 326 # 1288
استقلال بائبل میں نہیں پایا جاتا بلکہ یہ انسانی رسم ہے یعنی دیرپا رسم جو کیتھولک کے آخری دم تک جاری رہے گی-
"اگر کوئی مسیحی موت کے خطرہ میں ہو کوئی بھی کاہن اسے استقلال عطا کر سکتا ہے حقیقت

میں چرچ چاہتا ہے کہ اس کے بچے حتیٰ کہ شیر خوار روح القدس کی رہنمائی میں یسوع مسیح سے
معمور ہوئے بغیر اس دنیا سے رخصت نہ ہوں''۔

صفحہ 332 # 1314

استقلال کا حقیقی مقصد

اس رسم کا عملی طور پر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگوں کو گہرے طور پر کیتھولک چرچ کی رکنیت پر مجبور کیا
جاتا ہے کیٹیکوم میں یہ وضاحت کی گئی ہے۔

''استقلال کے ساکرامنٹ (اصطباغ) بڑے موثر طریقہ سے لوگوں کو چرچ کی رکنیت پر
مجبور کرتا ہے''۔

صفحہ 326 # 1285

لیکن کوئی بھی کیوں کیتھولک قوانین کی مجبوری سے پیروی کرے چونکہ یسوع تو اس لئے آیا
کہ وہ لوگوں کو آزاد کرے۔

یوحنا 8:36

گلتیوں 5:1 میں مرقوم ہے۔

''پس اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے گا تو تم واقعی آزاد ہو گے''۔

''مسیح نے ہمیں آزاد رہنے کے لئے آزاد کیا ہے پس قائم رہو اور دوبارہ غلامی کے جوئے
میں نہ جتو''۔

حاصل کلام

کیا یہ انسانوں کی بنائی ہوئی رومن کیتھولک رسمیں خصوصاً استقلال نجات کیلئے ضروری ہے؟

☆ -خدا کا پاک کلام پرزور کہتا ہے-نہیں

☆ -کیتھولک چرچ بائبل کی بے حرمتی کرتا ہے اور ایسا کرنے پر بضد ہے-

آپ کس پر ایمان لاتے ہیں خدا کے کلام پر یا انسانوں کے حکموں پر؟

متی 15:9 میں مرقوم ہے-

"اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں"-

باب نمبر 28

کاہنوں سے گناہوں کا اعتراف کرنا

گناہوں کی معافی کے سلسلہ میں دو تنقیدی رسموں Doctrine کا جائزہ لینا بڑا ضروری ہے۔

پہلی یہ کہ تمام گناہوں کا کاہن سے اعتراف (اقرار) کرنا ضروری ہے۔

''جس کسی کی خواہش ہو کہ خدا کے ساتھ اور چرچ کے ساتھ اپنے تعلق کو بحال کرے اسے چاہئے کہ شعوری طور پر اور بڑی احتیاط سے ان تمام گناہوں کی جو اسے یاد ہوں کاہن سے معافی حاصل کرے''۔

صفحہ 374 # 1493

''کفارہ کے اس ساکرامنٹ میں کاہن سے گناہوں کا اعتراف کرنا بہت ضروری ہے''۔

صفحہ 365 # 1456

''تاہم اس ساکرامنٹ میں ضروری عنصر یہ ہے کہ کسی بھی کاہن سے گناہوں کا اعتراف کرنا یا انہیں چھوڑنا اعتراف کا ساکرامنٹ کہلاتا ہے''۔

صفحہ 374 # 1493

کیتھولک حکم دیتے ہیں کہ گناہوں کی معافی کے لئے کسی انسان سے ان کا اعتراف کریں جبکہ خدا کے کلام میں لکھا ہے کہ جو کوئی خدا کے خاندان میں آ جاتا ہے وہ سیدھا خدا کے تخت کے پاس آ کر اپنے گناہوں کی معافی حاصل کر سکتا ہے۔

زبور 5:32

1-یوحنا 9:1 میں مرقوم ہے۔

''میں نے تیرے حضور اپنے گناہ کو مان لیا اور اپنی بدکاری کو نہ چھپایا میں نے کہا میں خداوند کے حضور اپنی خطاؤں کا اقرار کرونگا اور تو نے میرے گناہ کی بدی کو معاف کیا''۔

''اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے''۔

داؤد بادشاہ اپنے گناہوں کا اس طرح (3-2:51) اقرار کرتا ہے۔

''میری بدی کو مجھ سے دھو ڈال اور میرے گناہ سے مجھے پاک کر کیونکہ میں اپنی خطاؤں کو مانتا ہوں اور میرا گناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے''۔

حقیقی اور سچے مسیحی کیوں خدا کے تخت کے پاس آتے ہیں۔

عبرانیوں 19:10 میں مرقوم ہے۔

''پس اے بھائیو چونکہ ہمیں یسوع کے خون کی سبب سے اس نئی اور زندہ راہ سے پاک مکان میں داخل ہونے کی دلیری ہے''۔

کیونکہ یسوع جو گناہ سے واقف نہ تھا اس کا خون صلیب پر بہایا گیا اور اس سے ہم براہ راست خدا کے تخت کے پاس اپنے گناہوں کی معافی کیلئے آ سکتے ہیں۔

پہلے پوپ کی مثال

اعمال کی کتاب میں شمعون نامی ایک آدمی کے بارے لکھا ہے کہ وہ پہلے پوپ پطرس کے پاس آیا اور وہ روح القدس کی قوت کو خریدنا چاہتا تھا پطرس اس کے اس گناہ کا کیسے جواب دیتا ہے۔

کیا اس نے اسے کہا کہ تجھے ابھی میرے سامنے اس گناہ کا اعتراف کرنا ہے؟ نہیں بلکہ پطرس نے اس سے کہا کہ اپنے گناہ کا باپ کے سامنے اقرار کر اور اسی سے معافی مانگ

(اعمال 8:18-20)

کیا کاہن گناہ معاف کر سکتے ہیں؟

دوسری رسم یہ کہ تمام کاہن گناہوں کو معاف کرنے کی قوت اور اختیار رکھتے ہیں۔

”صرف وہی کاہن جو چرچ کی طرف سے کاہن مخصوص ہوا ہو اور جس نے چرچ سے باقاعدہ اختیار حاصل کیا ہو وہی یسوع کے نام سے گناہوں کو معاف کرسکتا ہے“۔

صفحہ 374 # 1495

صفحہ 364 # 1448

یہاں بھی کیتھولک تعلیم خدا کے کلام کی تردید کرتی ہے۔

مرقس 2:7 میں مرقوم ہے۔

”یہ کیوں ایسا کہتا ہے؟ کفر بکتا ہے خدا کے سوا گناہ کون معاف کرسکتا ہے؟“

کیتھولک چرچ اعلان کرتا ہے کہ خدا اور انسان کے درمیانی ایک ہے اور وہ ہے کاہن (صفحہ 365 # 1456) لیکن بائبل ایک ہی درمیانی کو تسلیم کرتی ہے۔

1- تیمتھیس 2:5 میں لکھا ہے۔

”کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے“۔

ایک بار پھر کیتھولک یہ اقرار کرتے ہیں کہ ایسی رسمیں خدا سے نہیں بلکہ یہ رسمیں انسانی تعلیم ہے۔

”چرچ کا قادر اس ساکرامنٹ یعنی نجات کو خریدنے کا کام کرسکتا ہے“۔

صفحہ 363 # 1446

مزید بندش

"کیتھولک احکامات کے مطابق ہر ذی شعور وفادار کیلئے ضروری ہے کہ وہ سال میں کم از کم ایک بار ضرور بڑے گناہوں کی معافی کیلئے اعتراف کیا کرے"-
صفحہ 365 # 1457 (تاکیدی تحریر)

لفظ Bound بندش یا غلامی پر غور کرتے ہیں- کیتھولک فادرز اور اعلیٰ احکام ایسی رسمیں پیدا کرتے ہیں جس سے لوگ کیتھولک چرچ کی ماتحتی میں زندگی گزارتے رہیں-

واہ دنیا میں کیتھولک اپنے مخالفین کے خلاف کیسا مضبوط ہتھیار استعمال کرتے ہیں -دوسرے لفظوں میں کیتھولک Doctrine تعلیم یہ کہتی ہے کہ اگر کسی نے کیتھولک چرچ کو خیرباد کیا تو وہ اس قابل نہیں ہوگا کہ اس کے گناہ مٹائے جائیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ فردوس میں داخل نہیں ہوگا-

براہ کرم یاد رکھئے یہ ساری رسمیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ یہ تمام انسانوں کی پیدا کردہ ہیں- دعا ہے کہ خدا آپ کی روحانی آنکھیں کھولے اور آپکو سمجھ بوجھ عطا فرمائے تا کہ آپ اس غلامی کو بغور دیکھ سکیں- ہاں رب جلیل سے استدعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق بخشے کہ آپ آئندہ سے کیتھولک غلامی سے چھٹکارا حاصل کر سکیں- یسوع آپ کو آزاد دیکھنا چاہتا ہے-

حاصل کلام

لاکھوں کیتھولک وفادار یہ ایمان رکھتے ہوئے کہ کیتھولک فادرز ان کے گناہوں کو معاف کرنے کا اختیار رکھتے ہیں گناہوں سے معافی کیلئے قطاروں میں کھڑے ہیں-

آپ اپنے لئے کیا سوچتے ہیں؟ کہ گناہوں کی معافی کیلئے کہاں جانا ہے؟ گنہگار فادر کے

پاس جو کہ کیتھولک رسم ہے جسے انسانوں نے بنایا ہے اور کیتھولک چرچ ایسا چاہتا ہے یا براہ راست خدا جو قادر مطلق ہے جس کے بارے بائبل بتاتی ہے کہ اس کے پاس گناہوں کی معافی ہے۔

زبور 130:1-4 میں مرقوم ہے۔

''اے خداوند میں نے گہراؤ میں سے تیرے حضور فریاد کی ہے اے خداوند میری آواز سن لے۔ میری التجا کی آواز پر تیرے کان لگے رہیں اے خداوند اگر تو بدکاری کو حساب میں لائے تو اے خداوند کون قائم رہ سکے گا پر مغفرت تیرے ہاتھ میں ہے تاکہ لوگ تجھ سے ڈریں''۔

باب نمبر 29

غفران

مبینہ طور پر رومن کیتھولک جو زندہ ہیں اور وہ بھی جو مقام اعراف میں ہیں خصوصی رعایت کی وجہ سے ان کے گناہ معاف ہو چکے ہیں۔

"کیتھولک وفادار لوگ عارضی گناہوں کی سزا جو زندوں کو اور انہیں جو مقام اعراف میں ہیں ملتی ہے نظر کرم یعنی خصوصی رعایت کی وجہ سے انہیں مخلصی مل جاتی ہے"۔

صفحہ 374 # 1498

کیٹیکزم میں لفظ غفران کی وضاحت کی گئی ہے۔

"خدا کی طرف سے معافی کے اعلان میں عارضی طور پر گناہوں کی سزا سے اگر کوئی مجرم مخلصی حاصل کرتا ہے تو اسے غفران کہتے ہیں چرچ کی حکمت عملی کے وسیلہ وفادار مسیحی جو حقیقی مدد حاصل کرنے کے حقدار ہیں یعنی مقدسین اور یسوع جو تسلی، خوشی اور اطمینان کے خزانہ ہیں جو مخلصی کے منسٹر کے طور پر کام کرنے اور انسانوں کی بہتر تقدیر بنانے کا اختیار رکھتے ہیں"۔

صفحہ 370 # 1471

یہاں پانی کچھ گہرا ہی ہے کوئی گنجائش باقی نہیں رہی کہ "غفران" کی مزید تشریح کی جائے اتنا کہنا ہی کافی ہوگا کہ اچھے اعمال کا یہ مکمل ضابطہ حیات ہے کہ "غفران" کے سلسلہ میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ انسانی رسمیں ہیں خدا کے کلام میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی۔

گناہوں کی اقسام

"غفران" تعلیم کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ چرچ کے اس عمل پر غور کریں جو گناہوں

کے دوہرے انجام کے سلسلہ میں ضروری ہے"۔

صفحہ 370 # 1472

جبکہ بائبل میں لکھا ہے کہ تمام گناہوں کا انجام ایک جیسا ہے۔

رومیوں 23:6

یعقوب 15:1 میں مرقوم ہے۔

"کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہمیشہ کی زندگی ہے"۔

"پھر خواہش حاملہ ہوکر گناہ کو جنتی ہے اور گناہ جب بڑھ چکا تو موت پیدا کرتا ہے"۔

گناہ کی مزدوری صرف موت ہے اس سے کوئی سروکار نہیں کہ ہم گناہوں کی اقسام کے بارے سوچتے پھریں اور کیتھولک گناہوں کے معاملہ میں خصوصی رعایت ڈھونڈتے ہوں یسوع نے تمام گناہوں کی قیمت ادا کردی ہے۔ 1-کرنتھیوں 3:15 میں مرقوم ہے۔

"چنانچہ میں نے سب سے پہلے تم کو وہی بات پہنچادی جو مجھے پہنچی تھی کہ مسیح کتاب مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے موا"۔

ہاں یہ درست ہے خدا چاہتا ہے کہ اس کے بیٹے بیٹیاں اچھے کام کریں لیکن یہ اچھے کام نجات حاصل کرنے کیلئے ضروری نہیں ہیں۔

بلکہ اچھے کام نجات کا نتیجہ ہیں پولوس (افسیوں 2:8-10) میں یوں وضاحت کرتا ہے۔

"کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے کیونکہ ہم اسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ان نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جنکو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا"۔

جب کوئی فضل سے بچایا گیا ہے تو ضرور ہے کہ وہ اچھے کام کرے لیکن اچھے کام نجات کی شرط

نہیں ہے اور نہ ہی نجات کے بعد گناہوں کی معافی کیلئے ضروری ہیں نئے عہد نامہ میں بھی ہم یسوع مسیح کی مثال دے سکتے ہیں کہ وہ نجات کیلئے اچھے کاموں کی شرط نہیں لگاتے۔

کیا زندہ لوگ مردوں کی مدد کر سکتے ہیں؟

کیتھولک تعلیم میں لکھا ہے کہ جو مر جاتے ہیں "غفران" انہیں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔

"تاہم جب وفادار یہاں سے چلے جاتے ہیں تو ان کی بھی مقدسین سے رفاقت وشراکت قائم ہو جاتی ہے۔ایک طریقہ سے ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں کہ ان پر نظر کرم کیا جائے تا کہ ان کی سزائیں جو انہیں درپیش ہیں سے چھٹکارا مل سکے"۔صفحہ 372-371 # 1479

یہاں بھی انسانی رسم کا بوجھ نظر آتا ہے۔

آپ کو بائبل مقدس میں ایسی کوئی بات نہیں ملے گی۔

ہم پہلے بھی آپ کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں کہ جب آپ زندہ ہیں آپ کے گناہوں کی مخلصی ممکن ہے لیکن مرنے کے بعد انسان کچھ نہیں کر سکتا نہ دوسرے اسکے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔

تین موضوعات

اس تعلیم کے سلسلہ میں تین موضوع بار بار ہمارے سامنے آتے ہیں۔

1-یسوع کو کم درجہ دے کر اسکی ایک اور الٰہی خوبی کو متعارف کیا گیا ہے۔بائبل میں لکھا ہے کہ صرف یسوع کا کام ہی گناہوں سے مخلصی کا وسیلہ ہیں مگر کیتھولک دعوٰی کرتے ہیں کہ کسی بھی عام کیتھولک کے اچھے کام اسے گناہوں سے رہائی دلوا سکتے ہیں۔

2-خصوصی رعایت یعنی غفران سے لوگوں کو مجبور کیا جاسکتا ہے کہ وہ کیتھولک چرچ کے ممبر

رہیں بجائے اس کے لوگ گناہوں کی معافی کیلئے خدا کے پاس آئیں۔کیتھولک لوگ ہمیشہ کیتھولک چرچ میں رہتے ہوئے اچھے کام کرنے کی جدوجہد میں رہتے ہیں تاکہ ان کے گناہ مٹائے جاسکیں۔

کیتھولک کے اچھے کاموں پر جو بائبل کے اچھے کاموں سے مختلف ہیں بغور سوچنے کی ضرورت ہے۔

بائبل کے اچھے کام دراصل دوسروں کی مدد کرنا ہے۔

جبکہ کیتھولک کے اچھے کام سے مراد مذہبی رسوم (جن میں پاک ماس، روزی پڑھنا، کیتھولک دعائیں اور موم بتیاں روشن کرنا وغیرہ شامل ہیں) کو ادا کرنا ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ اچھے کاموں سے دوسروں کا بھلا ہو نہ کہ انہیں کیتھولک چرچ کی ماتحتی میں لانا مراد ہے۔

3۔غفران ایک روحانی خالی کاغذ ہے جو کہ ممبرز کو مجبور کرتا ہے کہ وہ کیتھولک چرچ کے وفادار رہیں تاکہ کسی دن وہ اپنے عزیزوں کو آسمان پر لے جانے میں کامیاب ہوسکیں۔

حاصل کلام

کیا اچھے کام کا یہ نظام خدا کی طرف سے ہے؟

اس موضوع پر خدا کے مقدس کلام کو پڑھیے اور اس کے بعد کوئی فیصلہ کیجیے۔

ططس 5:3 میں مرقوم ہے۔

"تو اس نے ہم کو نجات دی مگر راستبازی کے کاموں کے سبب سے نہیں جو ہم نے خود کیے بلکہ اپنی رحمت کے مطابق نئی پیدائش کے غسل اور روح القدس۔کے ہمیں نیا بنانے کے وسیلہ سے"۔

باب نمبر 30

کلامِ خدا کی سمجھ بوجھ رکھنا

کیا کیتھولک خود بخود ہی کلام خدا کی ترجمانی کرنے کا حق رکھتے ہیں؟

"کلامِ خدا کی سمجھ بوجھ کا کام معتبرانہ طور پر صرف اعلیٰ چرچ کے سپرد کیا گیا ہے اعلیٰ سے مراد پوپ اور تمام بشپ جو اس سے رفاقت وشراکت رکھتے ہیں"۔

صفحہ 30 # 100

کیا صرف پوپ اور دوسرے کیتھولک لیڈرز ہی خدا کے کلام کو سمجھنے کا حق رکھتے ہیں؟ آیئے بائبل کی طرف چلتے ہیں کہ خدا ایسی تعلیم کے بارے کیا محسوس کرتا ہے؟

جب پولوس اور سیلاس بیریہ میں منادی (اعمال 17:11) کر رہے تھے تو لوگوں نے کیا کیا؟

"وہ لوگ تھسلنیکے کی یہودیوں سے نیک ذات تھے کیونکہ انہوں نے بڑے شوق سے کلام کو قبول کیا اور روز بروز کتابِ مقدس میں تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں اسی طرح ہیں"۔

دوسرے لفظوں میں وہ روح القدس کی مدد سے کتاب مقدس کی اپنے لئے تحقیق کرتے تھے۔

مرقس 12:24 میں لکھا ہے۔

"یسوع نے ان سے کہا کیا تم اس سبب سے گمراہ نہیں ہو کہ نہ کتابِ مقدس کو جانتے ہو نہ خدا کی قدرت کو؟"

یسوع ان صدوقیوں کیلئے جو کتابِ مقدس کو جانتے تھے کہ اگرچہ ان کے لئے ناممکن تھا کہ ایسے کلام کو سمجھ سکیں کیوں سخت الفاظ استعمال کیے۔

پھر پطرس جو کیتھولک کا پہلا پوپ ہے کیوں درجہ ذیل بیان (2-پطرس 1:20) دیا۔

"اور پہلے یہ جان لو کہ کتابِ مقدس کی کسی نبوت کی بات کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار

پر موقوف نہیں"۔

پھر پولوس رسول بائبل کے مطالعہ کیلئے کیوں ہدایت دیتا ہے۔

2- تیمتھیس 15:2 میں لکھا ہے۔

"اپنے آپ کو خدا کے سامنے مقبول اور ایسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر جس کو شرمندہ ہونا نہ پڑے اور جو حق کے کلام کو درستی سے کام میں لاتا ہو"۔

یسوع مسیح نے یہودیوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔

یوحنا 39:5 میں مرقوم ہے۔

"تم کتاب مقدس میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اس میں ہمیشہ کی زندگی تمہیں ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے"۔

اس نے ایسا کیوں کہا اگرچہ وہ جانتا تھا کہ کوئی بھی اسکی بات سمجھ نہیں سکتا تھا؟

کون سمجھا سکتا ہے؟

بائبل مقدس بتاتی ہے کوئی انسانوں کا گروہ ایسا نہیں کر سکتا بلکہ روح القدس ایسی ہستی ہے جو فرزندان خدا کو یہ توفیق بخشتا ہے کہ وہ کلام خدا کو اور تمام چیزوں کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔

یوحنا 26:14

یوحنا 13:16 میں مرقوم ہے۔

"لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا"۔

"لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا"۔

پولوس رسول نے یہ جان لیا تھا کہ روح القدس ہی واحد ذریعہ ہے جو کلام مقدس کی سمجھ بوجھ عطا کر سکتا ہے۔

1-کرنتھیوں 13:2

1-کرنتھیوں 12:2 میں مرقوم ہے۔

"اور ہم ان باتوں کو ان الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ ان الفاظ میں جو روح نے سکھائے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں"۔

"مگر ہم نے نہ دنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف سے ہے تا کہ ان باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں"۔

مسیحی کیوں حکم چلاتے ہیں کہ بائبل مقدس کو حفظ کیا جائے جبکہ وہ اسکی سمجھ نہیں رکھتے۔

زبور 11:119

امثال 7:2-3 میں مرقوم ہے۔

"میں نے تیرے کلام کو اپنے دل میں رکھ لیا ہے تا کہ میں تیرے خلاف گناہ نہ کروں"

"میرے فرمان کو بجا لا اور زندہ رہ اور میری تعلیم کو اپنی آنکھ کی پتلی جان ان کو اپنی انگلیوں پر باندھ لے انکو اپنے دل کی تختی پر لکھ لے"۔

آگاہی

جو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ بائبل کو سمجھنے کیلئے کسی چرچ کی ضرورت ہے درجہ ذیل آیات ان کے لئے الارم ثابت ہو سکتی ہیں۔

1-یوحنا 2:26-27 میں نص ہے۔

"میں نے یہ باتیں تمہیں انکی بابت لکھی ہیں جو تمہیں فریب دیتے ہیں اور تمہارا وہ مسح جو انکی طرف سی کیا گیا تم میں قائم رہتا ہے اور تم اس کے محتاج نہیں کہ کوئی تمہیں سکھائے بلکہ جس طرح وہ مسح جو انکی طرف سے کیا گیا تمہیں سب باتیں سکھاتا ہے اور سچا ہے در جھوٹا نہیں اور جس طرح اس نے تمہیں سکھایا اسی طرح تم اس میں قائم رہتے ہو"۔

حاصل کلام

کیتھولک چرچ خود کو کیوں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ آپ کے لئے بائبل کی سمجھ رکھتے ہیں ایسا اسی لئے ہے کہ وہ آپ کو قابو کر کے کیتھولکوم کی غلامی میں رکھنا چاہتے ہیں کیا وہ خوفزدہ ہیں کہ آپ اپنے لئے بائبل کا مطالعہ نہ کر سکیں آپ خود مطالعہ کریں کہ کیا کیتھولک تعلیم خدا کے کلام کے مترادف ہے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جتنے بھی غیر کیتھولک ہیں وہ روحانی طور پر اندھے ہیں اور اگر انہوں نے خدا کے کلام کو سمجھنا ہے تو کیتھولک چرچ کی رکنیت اختیار کریں۔

ان باتوں کو اپنے ذہن میں ضرورر کھیئے مگر فیصلہ کرنا بڑا ضروری ہے۔

آپ کو بائبل مقدس کی سمجھ روح القدس دے سکتا ہے؟

یا رومن کیتھولک چرچ دے سکتا ہے۔

آپ کا جواب اس سوال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ ہونا چاہئے کہ آپ نے ابدی زندگی کہاں بسر کرنی ہے؟

خدا کے ہاں؟

یا

پھر خدا کی رفاقت کے بغیر؟

زبور 119:97-99 میں مرقوم ہے۔

"آہ میں تیری شریعت سے کیسی محبت رکھتا ہوں مجھے دن بھر اسی کا دھیان رہتا ہے۔
تیرے فرمان مجھے میرے دشمنوں سے زیادہ دانشمند بناتے ہیں۔
کیونکہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ ہیں۔
میں اپنے سب استادوں سے عقلمند ہوں۔
کیونکہ تیری شہادتوں پر میرا دھیان رہتا ہے"۔

باب نمبر 31

کیتھولک دعائیں

''دعا کسی شخص کے بے ساختہ اندرونی جذبات کے بہاؤ کو تحریک نہیں دیتی بلکہ دعا کے سلسلہ میں دعائیہ جزیے کا ہونا ضروری ہے جو کچھ کتاب مقدس میں دعا کے تعلق سے لکھا گیا ہے یہی کافی نہیں ہے بلکہ دعاؤں کو دوسرے واسطہ یعنی کیتھولک چرچ سے سیکھنا بہت ضروری ہے۔ایمان اور کلیسیائی دعاؤں میں روح القدس آ کر فرزندان خدا کو سکھاتا ہے کہ کیسے دعا کرتا ہے''۔

صفحہ 637 # 2650

کیٹیکوم کے اس بیان پر غیر معمولی طور پر دو نقاط پر بحث کی جاسکتی ہے۔

1۔''دعا کسی شخص کے بے ساختہ اندرونی جذبات کے بہاؤ کو تحریک نہیں بخشتی۔

بائبل مقدس کے مطابق بہت سی ایسی مثالیں ہیں کہ ایسا ہوسکتا ہے۔

زبور 3:4

زبور 30:2

زبور 120:1

زبور 62:8 میں مرقوم ہے۔

''میں بلند آواز سے خداوند کے حضور فریاد کرتا ہوں اور وہ اپنے کوہ مقدس پر سے مجھے جواب دیتا ہے''۔

''اے خداوند میرے خدا میں نے تجھ سے فریاد کی اور تو نے مجھے شفا بخشی''۔

''میں نے مصیبت میں خداوند سے فریاد کی اور اس نے مجھے جواب دیا''۔

"اے لوگو ہر وقت اس پر توکل کرو اپنے دل کا حال اس کے سامنے کھول دو خداوند ہماری پناہ گاہ ہے"۔

کیسی دلچسپ بات ہے۔

اندرونی جذبات کی بجائے کیتھولک دعائیں لکھے ہوئے الفاظ بار بار دہراتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتے۔ یسوع نے اس طریقہ سے دعا کرنا منع کیا ہے بلکہ یسوع نے تو اس طریقہ کو غیر قوم کے فعل سے قرار دیا ہے۔

متی 7:6 میں مرقوم ہے۔

"اور دعا کرتے وقت غیر قوموں کے لوگوں کی طرح بک بک نہ کرو کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بہت بولنے کے سبب سے ہماری سنی جائے گی"۔

2۔ جو کچھ کتاب مقدس میں دعا کے بارے میں لکھا ہے۔

"یہی کافی نہیں ہے بلکہ دعاؤں کو دوسرے واسطہ (کیتھولک چرچ سے سیکھنا بہت ضرورت ہے"۔ ایمان اور کلیسیائی دعاؤں میں روح القدس آ کر فرزندان خدا کو سکھاتا ہے کہ کیسے دعا کرنا ہے۔

یہاں بھی کیتھولک یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کتاب مقدس میں نہیں لکھا کہ کیسے دعا کرنا ہے اس لئے ضروری ہے کہ آپ کیتھولک چرچ کی رکنیت اختیار کریں۔ تاہم بہت پہلے کیتھولک چرچ کے لوگ دعائیں کرتے اور ان کا جواب حاصل کرتے تھے۔

پیدائش 17:20

گنتی 2:11

2۔ سلاطین 18:6 میں لکھا ہے۔

"تب ابرہام نے خدا سے دعا کی اور خدا نے ابی ملک اور اس کی بیوی اور اسکی لونڈیوں کو شفا

بخشی اوران کے اولا دہونے لگی"۔

"تب لوگوں نے موسیٰ سے فریاد کی اور موسیٰ نے خداوند سے دعا کی تو آگ بجھ گئی"۔

"اور جب اس کی طرف آنے لگے تو الیشع نے خداوند سے دعا کی اور کہا میں تیری منت کرتا ہوں ان لوگوں کو اندھا کردے سو اس نے جیسا الیشع نے کہا تھا ان کو اندھا کردیا"۔

مندرجہ بالا لوگ کیتھولک چرچ کی مدد کے بغیر بیساختہ اپنے دلوں کو خدا کے سامنے انڈیلتے تھے۔

خدا آج بھی اپنے بچوں کو دعوت دیتا ہے

زبور 5:50

فلپیوں 4:6-7 میں لکھا ہے۔

"کہ میرے مقدسوں کو میرے حضور جمع کرو جنہوں نے قربانی کے ذریعہ سے میرے ساتھ عہد باندھا ہے"۔

"کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلہ سے شکرگزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں تو خدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا"۔

کلام خدا سکھاتا ہے کہ خدا نہ صرف جذبات کو قبول کرتا ہے بلکہ ایسے جذبات کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔

ماتحتی

کیا یہ اتفاقیہ بات ہے کہ کیتھولک چرچ اپنے ممبرز کو اپنی ماتحتی پر مجبور کرتے ہیں؟ فیصلہ خود کیجئے۔

حاصل کلام

فرق نمایاں ہے بائبل مقدس کیتھولک طریقہ دعا کو رد کرتی ہے اسی طرح کیتھولک بائبل کے طریقہ دعا کی تردید کرتے ہیں آپ نے اب کونسی طرف کا انتخاب کرتے ہیں۔

کیا آپ خدا اور اس کے پاک کلام کا چناؤ کرتے ہیں؟

یا انسانی رسموں کا چناؤ کرتے ہیں؟

زبور 5:22 میں مرقوم ہے۔

"انہوں نے تجھ سے فریاد کی اور رہائی پائی انہوں نے تجھ پر توکل کیا اور شرمندہ نہ ہوئے"۔

باب نمبر 32

کفارہ ادا کرنا

ایک اور اچھے کاموں کا سلسلہ جس کا کیتھولک مطالبہ کرتے ہیں وہ کفارہ کے نام سے جانا و پہچانا جاتا ہے۔

"مذہبی طور پر معافی کا اعلان (اعلان مغفرت) گناہوں سے چھٹکارا دلاتا ہے لیکن گناہوں سے پیدا شدہ تمام خرابیوں کا چارہ نہیں گناہوں سے مکمل چھٹکارے کیلئے ضروری ہے کہ کوئی شخص اپنی روحانی صحت کو اچھے کاموں اور گناہوں کی ترمیم کرنے سے حاصل کرے۔ اسے اس معاملہ میں تسلی کر لینی چاہئے کہ اس کے تمام گناہوں کی تلافی ہو چکی ہے۔ اسی تسلی یا تلافی کو کفارہ کہتے ہیں۔

صفحہ 366 # 1459

اچھے کاموں کو یہ سمجھ کر کرتے ہوئے کہ ایسا حکم خدا کی طرف سے ہے لاکھوں کیتھولک وفاداری اور مستعدی سے اپنے گناہوں کی تلافی کیلئے کوشش کرتے رہتے ہیں تا کہ وہ اپنے گناہوں میں کوئی ترمیم کر سکیں کہ وہ اپنی روحانی صحت کو مکمل بحال کر سکیں۔

تاہم کتاب مقدس یہ کہتی ہے کہ ایسی تمام باتیں انسانی رسمیں ہیں جو خدا کے کلام کی نفی اور یسوع کے نجات بخش کام کی تردید کرتی ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے جان چکے ہیں کہ یسوع کلوری پر تمام گناہوں کی قیمت ادا کر چکا ہے۔ اچھے کام اس ایمان سے کرتے رہنا کہ یہ ہماری روحانی صحت کی بحالی کے لئے ضروری ہیں خدا کے کلام کی نفی کرنے کے مترادف ہے۔

خدا نے ان تمام کیلئے جو یسوع پر ایمان رکھتے ہیں یہ وعدہ (عبرانیوں 10:17-18) کیا

ہے۔

"پھر وہ یہ کہتا ہے کہ ان کے گناہوں اور بے دینیوں کو پھر کبھی یاد نہ کرونگا اور جب انکی معافی ہوگئی ہے تو پھر گناہ کی قربانی نہیں رہی"۔

خدا کے وعدوں میں یہ نہیں کہ وہ حقیقی مسیحیوں کے گناہ یاد رکھتا ہے بلکہ واضح لکھا ہے جس کے یسوع مسیح میں ایک بار گناہ مٹائے گئے ہیں۔ دوبارہ ان کے لئے کسی کفارہ کی ضرورت نہیں ہے۔ باالفاظ دیگر گناہوں کی معافی کیلئے اچھے کام کی گنجائش نہیں بلکہ یسوع نے تمام قیمت ادا کردی ہے۔

اس کے باوجود کیتھولک جذباتی انسانوں کے بنائے ہوئے قانون اور رسموں کو ادا کرنے پر بضد ہیں۔

"کفارہ کے سلسلہ میں اعتراف کرانے یا توبہ کرانے والے کا یہ فرض ہے کہ وہ متعلقہ شخص کے ذاتی معاملات کو جانتے ہوئے اس کی روحانی صحت کی بحالی کیلئے راہیں تلاش کریں اور کئے گئے گناہوں کی نوبت اور حجم پر ضرور اطلاق ہوتا ہو"۔

صفحہ 367 # 1460

کیٹیکوم میں اچھے کاموں کے بارے بڑے واضح انداز سے بات کی گئی ہے کہ کیسے وہ کفارہ کیلئے موثر ثابت ہوتے ہیں۔

"کفارہ دعاؤں پر مشتمل ہے یعنی چندہ ادا کرنا' ہمسایہ کی خدمت کرنا' خود کو خالی کرنا یعنی عاجزی اختیار کرنا اس سارے صبر کے علاوہ یسوع کی صلیب کی قبولیت کو برداشت کرنا ہے"

صفحہ 367 # 1460

معزز قارئین!

یاد رکھئے خدا نجات کیلئے نیک اعمال اور اچھے کام کا تقاضا نہیں کرتا۔

زبور 5:86

گلتیوں 16:2 میں مرقوم ہے۔

''اس لئے کہ تو یا رب نیک اور معاف کرنے کو تیار ہے اور اپنے سب دعا کرنے والوں پر شفقت میں غنی ہے''۔

''تو بھی یہ جان کر کہ آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرتا ہے خود بھی مسیح یسوع پر ایمان لائے تا کہ ہم مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہریں نہ کہ شریعت کے اعمال سے کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر راستباز نہ ٹھہرے گا''۔

پولوس رسول اس بات کو خوب جانتا اور سمجھتا تھا (گلتیوں 21:2) کہ اگر راستبازی نیک اعمال سے ملتی ہے تو یسوع کا مرنا بے فائدہ ہے۔

''میں خدا کے فضل کو بیکار نہیں کرتا کیونکہ راستبازی اگر شریعت کے وسیلہ سے ملتی تو مسیح کا مرنا عبث ہوتا''۔

کیٹیکزم میں یہاں تک کفارہ کی رسم کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے کہ اس سے مردے کی مدد ہو سکتی ہے۔

''چرچ یہ سفارش کرتا ہے کہ کسی مرنے والے کے کہنے پر عفو کرم، خرایت کرنے اور کفارہ کے کام کے سلسلہ میں ذمہ داری کو قبول کیا جائے''۔

صفحہ 269 # 1032

کنکریٹ کی دیوار پر سیمنٹ کے بلاک کی مانند وہ اپنی عمارت یعنی رسم پر رسم اٹھاتے جاتے ہیں اور ہر رسم بائبل کی کھلم کھلا مخالفت ہے۔

تین سوال

کیتھولک تعلیم نے اس باب میں بھی کم از کم تین نئے سوالوں کو جنم دیا ہے جس کا جواب خود دیجئے۔

☆-غیر الہامی تعلیم جو لوگوں کو کیتھولک چرچ کی ماتحتی میں رکھنے کا سبب ہے کیا یہ اتفاقیہ بات ہے؟

☆-کیتھولک یہ کہتے ہوئے یسوع کی بے حرمتی کیوں کرتے ہیں کہ یسوع کا کفارہ نجات نہیں دے سکتا بلکہ نجات کیلئے ہر کسی کو کفارہ ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

☆-آخری بات بڑی اہم ہے آپ کس کی طرف رہنا پسند کریں گے؟
انسانی رسموں کی طرف یا خدا کے کلام کی طرف؟

رومیوں 28:3 میں مرقوم ہے۔

"چنانچہ ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ انسان شریعت کے اعمال کے بغیر ایمان کے سبب سے راستباز ٹھہرتا ہے"۔

باب نمبر 33

کیا(850) آٹھ سو پچاس ملین کیتھولک غلط ہو سکتے ہیں؟

ٹیٹیکوم میں لکھا ہے ایک سچا اور حقیقی چرچ ہونے کے ناطہ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ جنہوں نے کیتھولک چرچ سے بپتسمہ لیا ہے یقین کیجئے کہ وہ آسمان پر جائے گا۔

"چرچ بپتسمہ کے دوسرے مطلب کو نہیں جانتا بلکہ یہ بشارت دیتا ہے کہ بپتسمہ ابدی زندگی کا راستہ ہے"۔

صفحہ 320 # 1257

اس کا مطلب یہ ہوا کہ امریکہ میں 60 ملین آبادی میں سے صرف 25 فیصد لوگ آسمان پر جانے کا حق رکھتے ہیں کئی ممالک میں سے 90 فیصد سے بھی زیادہ کیتھولک ہیں اس کا مطلب ہوا کہ ہر نواں شخص شاہی دروازہ میں سے ہوتا ہوا آسمان پر جائے گا۔ کیتھولک دعوٰی کرتے ہیں کہ پوری دنیا میں ایک بیلین کیتھولک لوگ ہیں یعنی سب آسمان پر جائیں گے۔ آپ یہ یقین نہ رکھیں کہ ایک بیلین کیتھولک غلط نہیں ہیں لیکن یسوع ایسے لوگوں کے بارے کیا کہتا ہے۔

متی 7:13-14 میں مرقوم ہے۔

"تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ وہ دروازہ چوڑا ہے اور وہ راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور اس سے داخل ہونے والے بہت ہیں کیونکہ وہ دروازہ تنگ ہے اور وہ راستہ سکڑا ہے جو زندگی کو پہنچاتا ہے اور اس کے پانے والے تھوڑے ہیں"۔

یسوع مسیح کے کہنے کے مطابق جھوٹی تعلیم اور جھوٹے مذاہب کے ماننے والے برباد ہوں گے جبکہ تھوڑے ہی ایسے ہوں گے جو حقیقی نجات کیلئے آسمان پر جائیں گے۔

کیا 60 ملین امریکیوں کے بارے غور کیا جائے گا؟

"چند" کیا کوئی پوری دنیا کے ایک بیلین لوگوں کے بارے کہہ سکتا ہے کہ "چند" یسوع کی زمینی خدمت کے دوران صرف چند لوگ اس کے پیروکار بنے زیادہ تر اس کی تعلیم کو رد کرتے اور خود کو اچھا کہتے تھے معاشرتی طور پر مذہب کی بات کی جاتی تھی- باالفاظ دیگر وہ سچائی کو جھٹلا کر اپنی رسموں پر قائم رہتے تھے- یسوع نے درجہ ذیل الفاظ ایسے لوگوں کے بارے کہے-

مرقس 9:7 میں مرقوم ہے-

"اور اس نے ان سے کہا تم اپنی روایت کو ماننے کے لئے خدا کے حکم کو بالکل رد کر دیتے ہو"

اب جبکہ یسوع منادی کر رہا تھا ایک سننے والا جو اس سچائی کو مکمل طور پر سمجھ چکا تھا یسوع سے کہنے لگا-

لوقا 13:23-24 میں لکھا ہے-

"اور کسی شخص نے اس سے پوچھا اے خداوند کیا نجات پانے والے تھوڑے ہیں؟ اس نے ان سے کہا جانفشانی کرو کہ تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور نہ ہو سکیں گے"-

جب یسوع نے شاگردوں سے کہا جاؤ اور منادی کرو اس نے حکم دیا (متی 9:37)

"تب اس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ فصل تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے ہیں"

دوسرے لفظوں میں زیادہ تر لوگ نجات دہندہ کو رد کرتے ہیں اور بہت تھوڑے ہیں جو اس سچائی کو پہن کر دوسروں کو اس بارے بتاتے ہیں-

حاصل کلام

اس ساری کتاب کا مفہوم یہ ہے کہ کیتھولک تعلیم خدا کے کلام کی تردید کرتی ہے۔
ہاں لاکھوں کیتھولک خدا کے کلام کی پرواہ کئے بغیر کیتھولک رسموں پر مسلسل عمل پیرا ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ جو کرتے ہیں سب درست ہے کیوں کہ وہ تعداد میں زیادہ ہیں۔
یسوع (متی 7:24 ,26) خبردار کرتا ہے۔
"پس جو کوئی میری یہ باتیں سنتا اور ان پر عمل کرتا ہے وہ اس عقلمند آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا اور جو کوئی میری یہ باتیں سنتا ہے اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ اس بیوقوف آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا"۔
کیا خدا عقلمند کو پسند کرے گا یا بیوقوف کو؟
کیا خدا آپ کو ایک عقلمند یا بیوقوف شخص کے طور پر بدلہ دے گا؟
اگر آپ ایسا ایمان رکھتے ہیں تو خدا کے حکم کو نظرانداز کرتے ہیں۔
کیونکہ آپ مذہبی طور پر اکثریت میں ہیں آپ دوبارہ (متی 7:24-26) کا مطالعہ کیجئے -یسوع ایک بار پھر خبردار کرتا ہے جو لوگ اکثریت کی وجہ سے خدا کے کلام کی تردید کرتے ہیں اور اپنے اچھے اعمال کی وجہ سے نجات کے خواہاں ہیں۔ (متی 7:22-23)
کیسی حیرت کی بات ہے کہ بہت سارے کیتھولک یسوع کو خداوند کہتے ہیں حالانکہ وہ اسے بالکل رد کرتے ہیں یسوع اس سے ملتا جلتا سوال کرتا ہے۔ لوقا 6:46 میں لکھا ہے۔
"جب تم میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے تو کیوں مجھے خداوند خداوند کہتے ہوں؟"۔
آپ آج بھی اس کے سوال کو نظرانداز کر سکتے ہیں لیکن آپ اس وقت کیا جواب دیں گے جب مرنے کے بعد عدالت کیلئے اس کا سامنا کریں گے؟

باب نمبر 34

مصالحت

کیتھولک تعلیم (کیٹیکوم) دعویٰ کرتے ہیں کہ جب کوئی خدا سے صلح کرتا ہے تو اسی وقت اسکی چرچ سے بھی صلح ہو جاتی ہے۔

"گناہوں سے معافی ہر کسی کو خدا کے قریب لاتی ہے اور اسی وجہ سے اس کی چرچ سے بھی مصالحت ہو جاتی ہے"۔

صفحہ 367 # 1462

دوبارہ کیتھولک تعلیم کلام خدا ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں۔
خدا کے کلام میں لکھا ہے کہ خدا سے ہم آہنگی بہت ضروری ہے۔
جبکہ چرچ سے اتنی ضروری نہیں۔

کلیسوں 1:20

2-کرنتھیوں 5:18

"اور اس کے خون کے سبب سے جو صلیب پر بہا صلح کر کے سب چیزوں کا اسی کے وسیلہ سے اپنے ساتھ میل کر لے خواہ وہ زمین کی ہو خواہ آسمان کی"۔

"اور سب چیزیں خدا کی طرف سے ہیں جس نے مسیح کے وسیلہ سے اپنے ساتھ ہمارا میل ملاپ کر لیا اور میل ملاپ کی خدمت ہمارے سپرد کی"۔

پولوس رسول دعا کرتا ہے کہ لوگ خدا سے صلح کر لیں وہ کیتھولک چرچ کی رکنیت کے لئے دعا نہیں کرتا-2-کرنتھیوں 5:20

اور الیسوں 2:16 میں مرقوم ہے۔

"پس ہم مسیح کے ایلچی ہیں گویا ہمارے وسیلہ سے خدا التماس کرتا ہے ہم مسیح کی طرف سے منت کرتے ہیں کہ خدا سے میل ملاپ کرلو"۔

"اور صلیب پر دشمنی کو مٹا کر اور اس کے سبب سے دونوں کو ایک تن بنا کر خدا سے ملائے"۔

بائبل کا مرکزی خیال

بائبل کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ یسوع کے بہائے ہوئے خون کے وسیلہ ہر کسی کی خدا کے ساتھ صلح ہو جائے پرانے عہد نامہ میں اس کا عکس ہے اور نئے عہد نامہ میں نجات کی مکمل تصویر نظر آتی ہے۔ مسیحیت میں ایک گنہگار کی ایسی تصویر پیش کی گئی ہے کہ وہ یسوع کے خون کے ذریعہ کیسے خدا سے صلح کر لیتا ہے۔ رومیوں 18:5 میں مرقوم ہے۔

"غرض جیسا ایک گناہ کے سبب سے وہ فیصلہ ہوا جس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا ویسا ہی راستبازی کے ایک کام کے وسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے راستباز ٹھہر کر زندگی پائیں"۔

خدا سے صلح کرنا بائبل کے مطابق ہے اور کیتھولک چرچ سے سمجھوتہ کرنا انسانی رسم ہے کیتھولک یہ ڈراتے دھمکاتے ہیں کہ اگر کسی نے کیتھولک چرچ کی رکنیت اختیار نہ کی تو وہ جنت سے محروم رہے گا ایسا کہنے کا حق انہیں کہاں سے ملا ہے جب کہ انکی تعلیم بائبل سے متفق نہیں ہے؟

کیا یہ بھی انسانی تعلیم نہیں جو انسانوں کو مجبور کرتی ہے کہ وہ کیتھولک چرچ کی ماتحتی میں ہیں؟ حتیٰ کہ فردوس کی یقین دہانی بھی کرائی جاتی ہے۔ اپنے لئے خود ہی فیصلہ کیجئے۔

آپ کس سے صلح کریں گے؟

آج بائبل صاف کہتی ہے کہ آپ کی ابدی وراثت خدا کے ساتھ صلح کرنے یا نہ کرنے سے تعلق رکھتی ہے لاکھوں کیتھولک لوگ کیتھولک چرچ کے خوف کی وجہ سے چرچ کے ساتھ مصالحت کر لیتے ہیں لیکن وہ خدا کے خوف کو مدنظر نہ رکھتے ہوئے اس سے صلح نہیں کرتے۔ جو کچھ خدا نے اپنے کلام میں کہہ دیا ہے اگر وہ حقیقت ہے تو پھر ایک کیتھولک وفادار ہوتے ہوئے آپ ابدی وراثت کو کھو رہے ہیں۔

حاصل کلام

تین اضافی سوالوں کے بارے خود ہی سوچئے۔

1۔ اگر کوئی شخص پہلے سے ہی خدا کے ساتھ صلح رکھتا ہے تو اسکے لئے کیتھولک چرچ کے ساتھ مصالحت رکھنا ضروری ہے؟

2۔ اگر چرچ سے صلح کی بنیاد پر آپ کو ابدی زندگی مل سکتی ہے تو کیا خدا اپنے کلام میں ابدی ہلاکت والی باتوں کی تردید کرتا ہے؟

3۔ کیتھولک تعلیم کیوں کھلم کھلا خدا کے کلام کے خلاف ہے حتیٰ کہ یسوعؑ کے الفاظ کی بھی تردد کر دی جاتی ہے؟

آپ کا کیا حال ہے؟

کیا آپ خدا کے ساتھ رفاقت کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں یا کیتھولک چرچ کے ساتھ؟

رومیوں 10:5 میں مرقوم ہے۔

باب نمبر 35

شادی نہ کرنا

"لیٹن چرچ کے تمام مخصوص شدہ خادم اور مستقل ڈیکن کے سوایا عام لوگوں میں سے ایماندار اشخاص جو خدا کی بادشاہی کی خاطر مجرد رہتے ہوں یا رہنے کا شوق رکھتے ہوں یعنی شادی نہ کرنا اس خدمت میں (جو چرچ کے لئے خود کو وقف کرتے ہیں) نئی زندگی کی علامت ہے دل کی شادمانی سے خود کو اس روشن مقصد کیلئے وقف کرنا خدا کی فرمانروائی کا دعویٰ کرنے کے مترادف ہے"۔

صفحہ 395 # 1579

کیا خدا ایسی قربانی چاہتا ہے کہ اس کے خادم شادی نہ کریں یا یہ بھی انسانی رسم ہے؟ بائبل وضاحت (عبرانیوں 4:13) کرتی ہے۔

"بیاہ کرنا سب میں عزت کی بات سمجھی جائے اور بستر بے داغ رہے کیونکہ خدا حرامکاروں اور زانیوں کی عدالت کرے گا"۔

کیا راہب اور راہبہ مذہبی رہنماؤں میں شامل ہیں؟ جب کہ خدا کے کلام میں بشپ کے بارے لکھا ہے کہ وہ کیسا ہو۔ تو پھر مذہبی رہنما کس طرح کے طوگ ہو سکتے ہیں ہمیں بتایا گیا ہے۔

1- تیمتھیس 2:3 میں مرقوم ہے۔

پس نگہبان (Bishop) کو بے الزام، ایک بیوی کا شوہر، پرہیزگار، متقی، شائستہ، مسافر پرور اور تعلیم دینے کے لائق ہونا چاہئے"۔

خدا ڈیکن کیلئے بھی ایسا ہی معیار رکھتا ہے۔

1- تیمتھیس 12:3 میں مرقوم ہے۔

"خادم (Deacons) ایک ایک بیوی کے شوہر ہوں اور اپنے اپنے بچوں اور گھروں کا بخوبی بندوبست کرتے ہوں"۔

دنیا کے شروع ہی سے خدا کا منصوبہ رہا ہے کہ آدمی شادی کرے آدم کو خلق کرنے کے فوراً بعد خدا نے پہلے کیا کیا۔

پیدائش 18:2 میں لکھا ہے۔

"اور خداوند خدا نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں میں اس کے لئے ایک مددگار [illegible] بناؤں گا"۔

نہ صرف خدا شادی کی اجازت دیتا ہے بلکہ وہ اس کے لئے [illegible]

1- تیمتھیس 4:1-3 میں مرقوم ہے۔

"لیکن روح صاف فرماتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں بعض لوگ گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو کر ایمان سے برگشتہ ہو جائیں گے یہ ان جھوٹے آدمیوں کی ریاکاری کے باعث ہوگا جن کا دل گویا گرم لوہے سے داغا گیا ہے یہ لوگ بیاہ کرنے سے منع کریں گے اور ان کھانوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیں گے جنہیں خدا نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ایماندار اور حق کے پہچاننے والے انہیں شکر گزاری کے ساتھ کھائیں"۔

معزز قارئین!

کنوارے رہ کر خدا کی خدمت اس کی مرضی کے مطابق نہیں ہے بلکہ یہ بدروحوں کی تعلیم ہے بائبل تعلیم دیتی ہے کہ ایسی تعلیم دینے والے گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیم کے ماننے والے ہیں اور ایسے لوگ ریاکار اور جھوٹے ہیں۔

براہ کرم سمجھنے کی کوشش کریں یہ میرے لفظ نہیں بلکہ خدا کے الفاظ ہیں۔ اس دنیا میں کتنے

(کنوارے) راہب اور راہبہ ہیں جو شادی کے لطف سے محروم ہیں اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ان کے اس عمل سے خدا خوش ہوتا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے بلکہ لکھا ہے کہ یہ بدروحوں اور ابلیس کی چال ہے۔

اگر صرف راہب اور راہبہ یہ جان جائیں کہ خدا کی مرضی نہیں کہ وہ کنوارے رہیں تو وہ سمجھ سکیں گے کہ ابلیس نے انہیں ورغلا رکھا ہے۔ کلام خدا میں تمام سچائی رقم ہے اگر اسے کوئی اس پر غور کرے اور سمجھے۔

ایک شادی شدہ پوپ؟

چند کیتھولک یہ محسوس کرتے ہیں کہ پطرس "پہلا پوپ" شادی شدہ تھا۔

مرقس 1:30 میں مرقوم ہے۔

"شمعون کی ساس تپ میں پڑی تھی اور انہوں نے فی الفور اسکی خبر اسے دی"۔

یہ شمعون کوئی دوسرا پطرس رسول نہیں تھا۔

دیکھئے۔ متی 4:18

متی 10:2

"اور اس نے گلیل کی جھیل کے کنارے پھرتے ہوئے دو بھائیوں یعنی شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے اور اس کے بھائی اندریاس کو جھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیونکہ وہ ماہی گیر تھے"۔

"اور بارہ رسولوں کے نام یہ ہیں پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور اس کا بھائی اندریاس زبدی کا بیٹا یعقوب اور اس کا بھائی یوحنا"۔

ایسی تعلیم کیوں؟

کیتھولک تعلیم اور اس سے ملتی جلتی تعلیم جس کے بارے ہم نے تفصیلی بحث کی ہے ایسی تعلیم کلام خدا کے خلاف ہے حیرانگی کی بات ہے کیتھولک کیوں بغیر شادی کے زندگی بسر کرتے ہیں؟ اور یوں وہ خدا کی فرمانروائی کا دعویٰ بھی کرتے ہیں جبکہ خدا کے کلام میں واضح کہا گیا ہے کہ ایسے تمام لوگ جہنم کے وارث ہوں گے۔

کیا یہ اس لئے تو نہیں کہ کیتھولک اگر شادی کرتے ہیں تو لاکھوں خادموں کو ان کے خاندانوں کیلئے سالانہ کروڑوں ڈالر مدد کرنا پڑے گی؟

حاصل کلام

اب آپ اس موضوع پر بائبل کی تعلیم پر غور کر چکے ہیں ابھی آپ کو چاہئے کہ ایک ہی فیصلہ کریں کہ آیا آپ خدا کے کلام کو تسلیم کرتے ہیں یا انسانی رسموں کو۔ اگر آپ راہب اور راہبہ ہیں تو خود سے پوچھئے آپ کی قربانی کس کو خوش کرتی ہے؟

امثال 18:5 میں مرقوم ہے۔

''تیرا سوتا مبارک ہو

اور تو اپنی جوانی کی بیوی کے ساتھ شادرہ''۔

باب نمبر 36

آخری رسومات

آخری عقیدہ یا تعلیم جس کا ہم جائزہ لیں گے وہ کیتھولک کی ایسی مذہبی رسم ہے جسے آخری رسم (Viaticum) کہتے ہیں۔

"جیسا کہ مسیح کا یوخرست میں سے گزرنا اس کے زمینی سفر میں آخری ساکرامنٹ ہے اسی طرح ویٹی کم یعنی آخری رسوم ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہونے کا نام ہے"۔

صفحہ 379 # 1517

مرنے والے کو مالش کرنا بھی آخری رسوم میں شامل ہے۔

"اگر کسی بیمار کو جو پیچیدہ بیماری اور کمزوری میں مبتلا ہو مالش کا ساکرامنٹ دیا جائے یا کسی ایسے شخص کو دیا جائے جو مرنے کے قریب ہو تو یہ اس کے ساتھ یسوع مسیح میں مرنے اور جی اٹھنے کا معاہدہ ہے جیسا کہ بپتسمہ سے کوئی "مسیح کا رکن بن جاتا ہے"۔

صفحہ 381 # 1523

یہ یقین رکھنا کہ اس آخری مالش سے ہم یسوع کی موت اور اس کے جی اٹھنے میں شامل ہو جاتے ہیں ایک انسانی رسم ہے بائبل مقدس میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی ہے۔

مزید ماتحتی

اب جبکہ مذہبی رسوم صرف راہب یا دوسرے کیتھولک لیڈر ادا کر سکتے ہیں یہ بھی کیتھولک لوگوں کو مرتے دم تک غلام بنانے کے مترادف ہے۔

"صرف راہب (بشپ اور دوسرے رہنما) کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بیمار کو آخری مالش کا

ساکرامنٹ دیں"۔صفحہ 379 # 1516

کیٹیکوم میں بتایا گیا ہے کہ آخری رسوم ہمیشہ کی زندگی کے بیج کے مترادف ہیں۔

"مزید یہ کہ بیماروں پر مالش کرنے سے چرچ ایسے لوگوں کو جو اس دنیا سے جانے کے قریب ہوتے ہیں مسیح کے بدن اور خون میں مدغم کر دیتا ہے۔

اور اسی لمحہ یہاں سے جاتے ہی باپ ان کا استقبال کرتا ہے۔خصوصاً اس کا مفہوم اور اہمیت یہ ہوئی کہ مالش ابدی زندگی کی اصل ہے اور جی اٹھنے کی قوت ہے"۔

صفحہ 381 # 1524

لیکن بائبل ایسی باتوں سے اتفاق نہیں کرتی کہ آخری مالش ابدی زندگی کی اصل یا قوت ہے ایسی انسانی رسموں سے خدا اتفاق نہیں کرتا۔

یہ عمل بھی زمین پر آخری نیک کام کے علاوہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور بائبل کہتی ہے کہ یہ تمام بے فائدہ کام ہیں۔

فلپیوں 3:8-9 میں مرقوم ہے۔

"بلکہ میں اپنے خداوند مسیح یسوع کی پہچان کی بڑی خوبی کے سبب سے سب چیزوں کو نقصان سمجھتا ہوں جسکی خاطر میں نے سب چیزوں کا نقصان اٹھایا اور ان کو کوڑا سمجھتا ہوں تا کہ مسیح کو حاصل کروں اور اس میں پایا جاؤں نہ اپنی اس راستبازی کے ساتھ جو شریعت کی طرف سے ہے بلکہ اس راستبازی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہے اور خدا کی طرف سے ایمان پر مبنی ہے"۔

یہاں اور بھی ملتی جلتی انسانوں کی پیدا کردہ رسمیں ہیں۔

"اگر کسی بیمار کو آخری مالش ہو چکی اور اسکی صحت بحال ہو جاتی ہے تو بوقت ضرورت یعنی وہ پھر بیمار ہونے کی صورت میں اسی مالش کے ساکرامنٹ کو دوبارہ لینے کا مجاز ہے اور اگر اسی

دوران بیمار کی صحت مزید بگڑ جاتی ہے تو یہ سا کرامنٹ مزید دہرایا جا سکتا ہے اور کوئی راہب اس سنجیدہ عمل کو ادا کرنے کیلئے موزوں اور مناسب ہے اسی طرح عمر رسیدہ لوگوں کی کمزوری میں انہیں مالش کرنا مناسب ہے"۔صفحہ 379 # 1515

براہ کرم یاد رکھئے قانون پر قانون اور رسم پر رسم- خدا ایسے قوانین یا رسموں کی اجازت مطلق نہیں دیتا یہ سارے قوانین اور رسمیں انسانوں کی پیدا کردہ ہیں-

حاصل کلام

اب جبکہ آپ ایسی تعلیم پر اپنا فیصلہ لینے کے قریب ہیں چند نقاط قابل غور ہیں-

☆ -ایسی مذہبی رسموں کا بائبل میں کوئی ذکر نہیں ملتا-

☆ -اور شاید ہی کوئی ایسی مثال بائبل میں ملتی ہو کہ کسی شخص پر آخری مالش ہوئی ہو- پولوس رسول اس بارے لکھتا ہے-

2- تیمتھیس 4:6-7 میں مرقوم ہے-

"کیونکہ میں اب قربان ہو رہا ہوں اور میرے کوچ کا وقت آ پہنچا ہے میں اچھی کشتی لڑ چکا میں نے دوڑ کو ختم کر لیا میں نے ایمان کو محفوظ رکھا"-

☆ -اور نہ ہی بائبل میں کوئی ایک خادم ملتا ہے جس نے آخری مالش کی رسم ادا کی ہو- یہ ساری تعلیم انسانوں نے بنائی ہے- کیا آپ انسانوں کے وضع کردہ قوانین اور رسموں پر ایمان لاتے ہیں یا یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں؟

یاد رکھئے یسوع خبردار کرتا ہے-

"اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں"- (متی 9:15)

ملحقات نمبر 1

پریشانی

کیٹیکوم 1994ء کے مطالعہ کے بعد زیادہ نہیں تو اتنا ضرور ہے کہ آپ بڑے نمایاں بائبل سے متضاد پہلوؤں پر غور کر سکتے ہیں۔

پہلی اور اہم بات جو دونوں تعلیمات کے درمیان غیر ہم آہنگی کا سبب ہے وہ یہ ہے کہ کیتھولک دعویٰ کرتے ہیں کیتھولک رسمیں اور بائبل دونوں پر نجات کیلئے عمل کرنا ضروری ہے جس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ ایسا کہنا درست نہیں ہے۔

دوسری بات کیتھولک بڑی پیچیدہ اور غیر اہم تعلیم جو ہر خاص و عام کو آسانی سے الجھا سکتی ہے دیتے ہیں کہ ان کے ممبرز انکی خوشنودی کیلئے پیروی کرتے رہیں۔ دوسری جانب بائبل مقدس کو سمجھنا اور اسکی پیروی کرنا بڑا آسان ہے مثلاً

آسمان پر کون جا سکتے ہیں؟

بائبل اس تعلق سے زیادہ پیچیدہ وضاحت پیش نہیں کرتی کہ ابدی وراثت کے کون حقدار ہیں خدا کیا اہم پیغام پر توجہ دیجئے۔

یوحنا 3:36 میں مرقوم ہے۔

''جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اسکی ہے لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اس پر خدا کا غضب رہتا ہے''۔

دوسری مثال یسوع نے خود بیان کی ہے۔

یوحنا 5:24 میں لکھا ہے۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے"۔

ان باتوں کو سمجھنا بڑا آسان ہے اب ذرا اسی موضوع پر کیتھولک تعلیم کی طرف آتے ہیں۔

"ہمارے رسولی اختیار کے وقار کی بدولت ہم درجہ ذیل وضاحت کرتے ہیں۔ خدا کے عمومی مزاج کی وجہ سے تمام مقدسین اور دوسرے ایمانداروں کی روحیں جو یسوع کا پاک بپتسمہ حاصل کرنے کے بعد مرتے ہیں۔ (مرنے کے بعد ان کی تقدیس کی ضرورت باقی نہیں رہتی یا اگر پھر انہیں تقدیس کی ضرورت ہو یا کسی کو ضرورت ہوگی تو موت کے بعد انکی تقدیس ہو چکی) وہ پہلے ہی بدنی طور پر عام عدالت کا سامنا کر چکے ہیں اور اس سوچ کے پیش نظر کہ یسوع مسیح کے صعود فرمانے کے بعد وہ بھی آسمان پر یسوع کے ساتھ آسمانی بادشاہت یعنی فردوس میں داخل ہو کر پاک فرشتوں کے گروہ میں شامل ہو چکے ہیں تاہم یسوع کے دکھوں اور موت کے جذبہ کی بدولت وہ وجدانی رویا کی وجہ سے کسی مخلوق پر دھیان دیئے بغیر الٰہی اصل کی وجہ سے اسے روبرو دیکھ چکے ہیں"۔

صفحہ 267 # 1023

ایسی باتوں کو آسانی سے سمجھا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ بائبل مقدس میں ایسی پیچیدگیاں نہیں پائی جاتی؟ یقیناً خدا کی یہ مرضی ہے کہ ہر کوئی با آسانی سمجھ کر آسمان میں داخل ہو سکے۔

کیا حقیقی محبت کا خدا ایسا پیچیدہ اور سمجھ نہ آنے والا کوئی قانون وضع کرتا ہے جسے ہر کوئی آسانی سے نہ سمجھ سکتا ہو؟

درجہ ذیل کتابِ مقدس (1-کرنتھیوں 33:14) کی آیت پر غور کیجئے۔

"کیونکہ خدا ابتری کا نہیں بلکہ امن کا بانی ہے جیسا مقدسوں کی سب کلیسیاؤں میں ہے"۔

اگر کیتھولک کے پریشان کرنے والے قوانین کا بنانے والا خدا نہیں تو پھر کون ہیں؟

فریب نہ کھایئے

بائبل واضح کرتی ہے کہ جو یسوع کی سادہ تعلیم کو الجھاتے ہیں ان کے دھوکہ میں نہ آیئے۔

2-کرنتھیوں 11:3 میں مرقوم ہے۔

''لیکن میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح سانپ نے اپنی مکاری سے حوا کو بہکایا اسی طرح تمہارے خیالات بھی اس خلوص اور پاکدامنی سے ہٹ جائیں جو مسیح کے ساتھ ہونی چاہئے''۔

کیا خدا کوشش نہیں کرتا کہ آپ کو کیتھولک تعلیم سے خبردار کیا جائے؟

خدا اپنے الفاظ (2-پطرس 3:9) کو بڑی سادگی سے بیان کرتا ہے۔

''خداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے اس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے''۔

خدا چاہتا ہے کہ آپ آسمان پر ہوں اس لئے وہ سادگی سے بات کرتا ہے۔

حاصل کلام

خدا آپ کو پریشان نہیں دیکھنا چاہتا اگر کیتھولک عقائد اور تعلیم آپ کو پریشان کرتے ہیں تو شاید آپ اپنا ایمان خدا پر لانا شروع کر دیں۔ زبور 71:1 میں مرقوم ہے۔

''اے خداوند تو ہی میری پناہ ہے مجھے کبھی شرمندہ نہ ہونے دے''

ملحقات نمبر 2

ایک دعوت

یہ کتاب کیتھولک پر حملہ کرنے یا ان پر نقطہ چینی کرنے کی غرض سے نہیں لکھی گئی- کیتھولک خاندان میں پیدا ہونے کی وجہ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ کتنے فیصد کیتھولک اپنے عقیدہ مذہب کے بارے محسوس کرتے اور سوچتے ہیں- ان بنیادی وجوہات نے مجھے مجبور کیا کہ یہ کتاب لکھوں- پہلی یہ کہ رومن کیتھولک تعلیم بائبل سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ یہ انسانی رسموں پر مشتمل ایک فرقہ ہے جو ہر موڑ پر سچائی کی مخالفت کرتا ہے-

دوسری وجہ یہ کہ میں آپ سے محبت کے رشتہ کی وجہ سے یہ چاہتا تھا کہ جیسے میں نے کیتھولک کی غلامی سے رہائی حاصل کر کے خوشی محسوس کی ہے- ویسے ہی آپ بھی کیتھولک کی ماتحتی سے نکل کر یہ دعویٰ کر سکیں کہ نجات دہندہ صرف یسوع ہے اور کوئی نہیں-

ہزاروں لوگوں نے ایسی آزادی اور امن کو حاصل کرنے کا تجربہ کیا ہے جیسا کہ میں نے کیا- میں کیتھولک خاندان میں پیدا ہوا اور اسی خاندان میں بڑا ہوا- پیدائش کے روز ہی سے مجھے بپتسمہ دیا گیا- سکول کے زمانہ میں میں نے پاک شراکت کے ساکرامنٹ کو حاصل کیا میں ہفتہ وار مذہبی ہدایات کے پروگرام میں شامل ہوتا اور ہر اتوار پاک ماس میں شامل ہوتا تھا میں نے راہب سے اپنے گناہوں کا اعتراف بھی کیا-

جب میں اٹھارہ سال کی عمر میں امریکن نیوی میں بھرتی ہوا یوں مجھے گھر اور کیتھولک چرچ کو چھوڑنا پڑا جب میں ملٹری میں تھا ایک دوست نے مجھے کیتھولک کے علاوہ کسی دوسرے چرچ میں جانے کی دعوت دی تھوڑے بہت اصرار کے بعد میں جانے کو راضی ہو گیا-

آج تک اس پہلی عبادت کو میں بھول نہیں سکا جب پاسٹر نے کلام کیا ایسے لگ رہا تھا کہ وہ

براہ راست مجھ سے کلام کر رہا ہے اس نے یہ کہتے ہوئے اپنے کلام کو انجام تک پہنچایا "اگر کوئی اپنے گناہوں سے توبہ کرنا اور نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو آگے سامنے آ جائے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی جیک ہتھوڑے سے میرے دل کو کچل رہا ہو (یعنی میرے دل پر چوٹ لگی) میں سمجھ رہا تھا کہ بڑے زور سے کوئی قوت مجھ پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ بیلن میں اپنی سیٹ (نشست) پر ہی خوفزدہ ہو رہا تھا۔ پاسٹر نے ان الفاظ سے صبح کی عبادت کا اختتام کیا۔

"میرا ایمان ہے کوئی کہہ رہا ہے یسوع آج تمہیں میں دعا کرتا ہوں کہ جب تک یسوع کو قبول کرنے کیلئے ایک موقع حاصل نہ ہو آپ نہ مریں کہ آپ یسوع اور خدا کے بغیر ابدی زندگی نہ گزارنے والے ہوں۔ میں جانتا تھا کہ وہ مجھ سے کلام کر رہا ہے ایک سیکنڈ کے دوران ہی سکتا دور ہوا اور میں جان گیا کہ خدا نے مجھ سے کلام کیا ہے اور میں پکار اٹھا۔ نہیں۔ مکاشفہ 3:20 میں مرقوم ہے۔

"دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سن کر دروازہ کھولے گا تو میں اس کے پاس اندر جا کر اس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ"۔

دو تین دن بعد مجھے وہی دوست نے دوبارہ چرچ سروس کیلئے دعوت دی۔ میں بے چینی سے انتظار کر رہا تھا جونہی پاسٹر نے کلام کیا پہلے جیسی کیفیت مجھ پر چھا گئی ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی میرے سینے پر مار رہا ہو۔ پیغام کے آخر میں پاسٹر نے پہلے کی طرح دعوت دی میں فوراً اپنی سیٹ سے اٹھ بیٹھا۔

میرے پاس ایک نوجوان آیا اور اس نے بائبل کھول کر بتایا کہ کیسے میں ابدی زندگی حاصل کر سکتا ہوں اس نے میرے سامنے آیت کو پڑھا اور واضح کیا کہ ہم سب گنہگار ہیں اور ہمیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ اس نے بڑی وضاحت سے بتایا کہ کیسے یسوع نے

صلیب پر نجات کے کام کو کیا اس نے مجھ سے کہا کہ اپنے گناہوں کا اقرار کروں اور ایمان سے کہوں کہ اے یسوع میرے دل میں آ اور میرا شخصی نجات دہندہ ہو۔اپنے الفاظ میں نے ادا کئے کہ میں ایسا گنہگار ہوں دوزخ جس کا مقدر ہے لیکن میں آسمان پر جانا چاہتا ہوں پھر میں نے یسوع کو قبول کیا کہ وہ میرے دل میں آئے اور مجھے بچائے۔

میں اپنی کیفیت اور محسوسات بیان نہیں کر سکتا لیکن اتنا جانتا ہوں ایسے لگتا تھا جیسے ہزاروں من کا بوجھ جو میرے کندھوں پر تھا وہ اتر چکا ہو اور میں جانتا تھا کہ اب آزاد ہوں اور یہ کہ یسوع نے میرے اندر آ کر مجھے بالکل نیا انسان بنا دیا ہے۔ساری زندگی کے اچھے کام مجھے ایسی خوشی عطا نہ کر سکے جو مجھے چند سیکنڈ میں توبہ کرنے سے یسوع نے عطا کی۔بیس سال کے بعد بھی میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یسوع نے مجھے آج تک کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑا بلکہ وہ میرے لئے ہر روز بڑا قیمتی بڑا اہم اور حقیقی ہوتا ہے۔میں یسوع کے رشتہ کے ساتھ کوئی سودے بازی نہیں کرنا چاہتا۔چاہے دنیا کی خاص الخاص چیز اس کے بدلے کوئی مجھے دے۔عزیز رومن کیتھولک وہی خوشی وہی آزادی آج آپ کو مل سکتی ہے ابھی یسوع کو شخصی نجات دہندہ کے طور پر قبول کیجئے۔آپ سچائی سے واقف ہوں گے اور وہ آپ کو آزاد کرے گی۔

یوحنا 32:8 میں مرقوم ہے۔

"اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی"۔

خدا کا رحم اور ترس آپ کو موقع دیتا ہے کہ آپ توبہ کریں اور نجات حاصل کریں۔رومیوں 4:2

2۔کرنتھیوں 2:6 میں مرقوم ہے۔

"یا تو اسکی مہربانی اور تحمل اور صبر کی دولت کو ناچیز جانتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ خدا کی مہربانی تجھ کو توبہ کی طرف مائل کرتی ہے"۔

"کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ میں نے قبولیت کے وقت تیری سن لی اور نجات کے دن تیری مدد کی دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے دیکھو یہ نجات کا دن ہے"۔

اگر آپ خدا کے بیٹے بننا چاہتے ہیں اپنے سر کو جھکائیں اور دل سے اپنے الفاظ میں خدا سے ایسی دعا کریں۔

پیارے یسوع میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اور ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا اور آپ کو اپنے دل میں رہنے کی دعوت دیتا ہوں آ اور مجھے بچا

میں جھوٹی باتوں پر یقین رکھنے کا اقرار کرتا ہوں جو نجات کیلئے اچھے کام کی فرمائش کرتے ہیں اب میں جان چکا ہوں کہ توں نے نجات کیلئے تمام قیمت ادا کر دی ہے میں تمام کیتھولزم کو رد کرتا اور صرف اکیلے تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ اب سے ہمیشہ تک توں میری زندگی میں میرا محافظ ہو اور تیرا کلام میری نگہبانی اور رہنمائی کرتا رہے۔

نہ کہ کیتھولک چرچ میری رہنمائی کرے۔ خداوند بچائے جانے کیلئے اور ابدی نجات کے تحفہ کیلئے تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یسوع مسیح کے نام میں۔ آمین

اگر مندرجہ بالا دعا کو آپ دل سے لیتے ہیں تو خداوند کے الفاظ آپ کے لئے ہیں جو آپ کو خدا کے خاندان میں داخل کرتے ہیں۔ یوحنا 1:12 میں مرقوم ہے:

"وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے"۔

پیارے دوست کتاب لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ آپ سچائی سے واقف ہو سکیں۔ براہ کرم ابدی زندگی کی بخشش کو حاصل کیجئے۔ یہی وہ راستہ ہے جس سے آپ کو اپنے گناہوں کی معافی کی یقین دہانی ہو سکتی ہے اور آپ خوشی کو محسوس کر سکتے ہیں۔

میری دعا ہے

☆- پہلے یہ کہ آپ کا خدا کے ساتھ ذاتی تعلق قائم ہو جائے تا کہ آپ سچائی اور مخلصی جو صرف مسیح میں ہے تجربہ حاصل کر سکیں۔

☆- دوسرے یہ کہ آپ کو کیتھولک چرچ کی غلامی سے رہائی مل سکے۔

یہ کتاب تنقیدی نقطہ نظر سے نہیں لکھی گئی بلکہ اس لئے لکھی گئی ہے کہ ہر کوئی عظیم سچائی سے واقف ہو سکے۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ آپ کو نئی زندگی شروع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یعقوب 1:17 میں مرقوم ہے۔

"ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اوپر سے ہے اور نوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردش کے سبب سے اس پر سایہ پڑتا ہے"۔

ملحقات نمبر3

خدا کا جواب دعویٰ

امید اور بھروسہ سے یسوع سے کہئے کہ وہ آپ کے دل میں آئے تا کہ آپ نئے سرے سے پیدا ہو سکیں۔ پس اگر بائبل کے مطابق آپ کیتھولک چرچ کو خیر باد کہتے ہیں جیسا کہ مکاشفہ 4:18 میں لکھا ہے۔

''پھر میں نے آسمان میں کسی اور کو یہ کہتے سنا کہ اے میری امت کے لوگو اس میں سے نکل آؤ تا کہ تم اسکے گناہوں میں شریک نہ ہو اور اس کی آفتوں میں سے کوئی تم پر نہ آ جائے''۔

بہت سارے رومن کیتھولک اپنی نئی پیدائش کا دعویٰ کرتے ہیں اور بضد ہیں کہ کیتھولک چرچ میں رہنا خدا کی مرضی ہے تاہم خدا نہیں چاہتا کہ اس کے بیٹے بیٹیاں بت پرست مذہب اور جھوٹے مذہب کو مانتے ہوں وہ تو واضح کہتا ہے کہ ان سے نکل کر علیحدہ رہو۔

گلتیوں 1:5

2-کرنتھیوں 14:6

2-تھسلنیکیوں 14:3 میں مرقوم ہے۔

''مسیح نے ہمیں آزاد رہنے کے لئے آزاد کیا ہے پس قائم رہو اور دوبارہ غلامی کے جوئے میں نہ جتو''۔

''بے ایمانوں کے ساتھ ناہموار جوئے میں نہ جتو کیونکہ راستبازی اور بے دینی میں کیا میل جول؟ یا روشنی اور تاریکی میں کیا شراکت؟''

''اور اگر کوئی ہمارے اس خط کی بات کو نہ مانے تو اسے نگاہ میں رکھو اور اس سے صحبت نہ رکھو تا کہ وہ شرمندہ ہو''۔

بہت سارے لوگ کیتھولک چرچ میں رہنے کی بڑی وجوہات بیان کرتے ہیں لیکن ان ساری باتوں کے باوجود خدا وفاداری پسند کرتا ہے۔

استثنا 10:27

یرمیاہ 6:42 میں مرقوم ہے۔

''سو تو خداوند اپنے خدا کی بات سننا اور اس کے سب آئین اور احکام پر جو آج کے دن میں تجھ کو دیتا ہوں عمل کرنا''۔

''خواہ بھلا معلوم ہو خواہ برا ہم خداوند اپنے خدا کا حکم جس کے حضور ہم تجھے بھیجتے ہیں مانیں گے تا کہ جب ہم خداوند اپنے خدا کی فرمانبرداری کریں تو ہمارا بھلا ہو''۔

وفاداری یا قربانی

کچھ لوگ بتاتے ہیں کہ وہ اپنی شخصی قربانیوں کی وجہ سے جو دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے کے مترادف ہیں کیتھولک چرچ کی رکنیت نہیں چھوڑ سکتے لیکن ایسی قربانیوں سے ہٹ کر خدا تابعداری پسند کرتا ہے۔

1-سموائیل 22:15 میں مرقوم ہے۔

''سموائیل نے کہا کیا خداوند سوختنی قربانیوں اور ذبیحوں سے اتنا ہی خوش ہوتا ہے جتنا اس بات سے کہ خداوند کا حکم مانا جائے؟ دیکھ فرمانبرداری قربانی سے اور بات ماننا مینڈھوں کی چربی سے بہتر ہے؟''

لوگ کیوں چھوڑیں؟

خدا کے کلام میں واضح ہدایات کے باوجود کچھ لوگ کیتھولک چرچ کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے دو

ممکن وجوہات ہیں کہ کیوں چھوڑنا نہیں چاہتے۔

1۔ وہ محفوظ ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ خدا چاہتا ہے کہ وہ اس چرچ کو چھوڑ دیں۔

2۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بچائے جا چکے ہیں مگر ہیں نہیں کیونکہ ان کے دلوں میں یہ امید ہے کہ کیتھولک چرچ انکی نجات ہے اور اسی وجہ سے وہ چھوڑنے پر خوفزدہ ہیں۔

آپ خود بتا سکتے ہیں کہ آپ کیلئے کس قسم کے لوگوں میں رہنا مناسب ہے کیونکہ آپ کے دل کو کوئی نہیں جانتا۔

کیا واقعی وہ بدل چکا تھا؟

مجھے یاد ہے جب میں ایک کیتھولک نوجوان سے باتیں کر رہا تھا جو دل سے اپنی پچھلی زندگی پر ندامت محسوس کر رہا تھا اور چاہتا تھا کہ یسوع کو شخصی نجات دہندہ قبول کرے۔ اس نے دعا کی کہ یسوع میرے دل میں آ۔ اس سے اسے کوئی پریشانی نہ ہوئی پھر میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیتھولک چرچ کو چھوڑنا ضروری ہے۔ وہ پیچھے ہٹا اور بغیر سوچے سمجھے کہنے لگا۔ او میں کیتھولک چرچ کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔

میں نے کہا کیوں نہیں؟

اس نے وضاحت کی کہ وہ کیتھولک چرچ میں پیدا ہوا اور اسی میں پلا بڑھا اور نجات کیلئے یہ چرچ ضروری ہے وہ ایسی بات کو سمجھ نہ سکا کہ کیا ضروری ہے اور کیا نہیں۔ اس کی ابدی زندگی کی امید یسوع نہیں کیتھولک چرچ تھا۔

اس کی مانند بہت سارے کیتھولک نئے سرے سے پیدا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر خدا کی فرمانبرداری کرنا پسند نہیں کرتے۔ یقیناً نجات کیلئے کسی دوسرے کی عدالت کوئی نہیں کر سکتا۔

لیکن بائبل میں لکھا ہے کہ جو نجات کیلئے انسانی رسموں پر چلتے ہیں وہ روزِ عدالت کے دن
بہت پریشان ہوں گے۔

یرمیاہ 5:17 میں مرقوم ہے۔

”خداوند یوں فرماتا ہے کہ ملعون ہے وہ آدمی جو انسان پر توکل کرتا ہے اور بشر کو اپنا بازو جانتا
ہے اور جس کا دل خداوند سے برگشتہ ہو جاتا ہے“۔

اگر آپ کیتھولک ہیں اور اس چرچ کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے تو آپ خدا کی نافرمانی کرنے
والے بہت ہی اچھے مسیحی ہیں اس کے باوجود آپ کا خود کو مسیحی اور نجات یافتہ کہنا اور سوچنا
بہتر نہیں ہے۔

افیسوں 11:5 میں مرقوم ہے۔

”اور تاریکی کے بے پھل کاموں میں شریک نہ ہو بلکہ ان پر ملامت ہی کیا کرو“۔

اگر واقعی آپ خدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو ایسے چرچ اور اس کی صداقتوں کو رد کرنا
پڑے گا۔

بلاخوف

دوسری بات کہ لوگ کیتھولک چرچ کو چھوڑنا نہیں چاہتے وہ خوف میں مبتلا ہیں چونکہ کیتھولک
یہ باور کر چکے ہیں کہ انہیں نجات کیتھولک چرچ کے وسیلہ سے مل سکتی ہے۔
مجھے یاد ہے کہ جب ابھی میں بچہ ہی تھا اور یہ پڑھایا جاتا تھا کہ دوسرے چرچ جا کر عبادت
کرنا مذہبی گناہ ہے تاہم کلام خدا میں لکھا ہے جو نئے سرے سے پیدا ہو چکے ہیں انہیں کسی
قسم کا خوف نہیں۔

2- تیمتھیس 2:1 میں مرقوم ہے-

"کیونکہ خدا نے ہمیں دہشت کی روح نہیں بلکہ قدرت اور محبت اور تربیت کی روح دی ہے"
آپ کو کیتھولک چرچ سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں بلکہ یاد رکھیں یسوع آپ کی ہر طرح حفاظت کرنے کو تیار ہے-وہ آپ کو تحفظ فراہم کر سکتا ہے-

مزید بت پرستی نہیں

جھوٹے چرچ کی حاکمیت سے آپ کو رہائی دلانے اور آپ کی مدد کرنے کیلئے ضروری ہے آپ ایسی تمام چیزوں حتیٰ کہ گھر تک جوان سے متعلقہ ہے چھوڑ دیں یعنی گھر میں مجسمے رکھنا' روزی پڑھنا اور کیتھولک دعائیہ کتابیں وغیرہ یہ سب بت پرستی کس سے تعلق رکھتی ہیں اور خدا کو بت پرستی سے سخت نفرت ہے-1-کرنتھیوں 10:14 میں مرقوم ہے-

"اس سبب سے اے میرے پیارو بت پرستی سے بھاگو"

پولوس بڑے مدبرانہ انداز سے (گلتیوں 5:19-21) میں لکھتا ہے کہ بت پرست لوگ آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتے-

ان بتوں کو تلف کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انکو جلا دیا جائے-

اعمال 19:19 میں مرقوم ہے-

"اور بہت سے جادوگروں نے اپنی اپنی کتابیں اکٹھی کر کے سب لوگوں کے سامنے جلا دیں اور جب انکی قیمت کا حساب ہوا تو پچاس ہزار روپے کی نکلیں"-

میں ان میں سے ان تک پہنچوں گا

... ی وجہ کیتھولک چرچ کو نہ چھوڑنے کی یہ ہے کہ وہ انکو جیتنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن سچائی

یہ ہے کہ دوسروں کو خدا کی فرمانبرداری کرتے ہوئے جیتا جائے اور اس قوت سے جو آپ کی زندگی ہے لوگوں کو قائل کیا جائے اور اگر خدا کسی سے کیتھولک چرچ کو چھوڑنے کا کہے تو اسے رکنیت خارج کر دینی چاہئے۔

ایک تبدیل شدہ راہب

کئی سال ہوئے ایک کیتھولک راہب نے جب یہ معلوم کر لیا کہ اس کے چرچ میں بہت زیادہ خامیاں ہیں تو اس نے یسوع سے کہا میرے دل میں آ اور مجھے نجات بخش۔ خدا کی فرمانبرداری میں اس نے کیتھولک چرچ کو خیرباد کہہ دیا لیکن ہر اتوار کی صبح وہ اسی چرچ کی طرف سفر کرتا اور جہاں بہت زیادہ کاریں کھڑی ہوتیں وہ وہاں جا کر کھڑا ہو جاتا اور بہت سارے اس کے جاننے والے اسے ملتے اور پوچھتے فادر آپ نے چرچ کو کیوں چھوڑ دیا وہ کہتا کار میں بیٹھیں پھر بتاؤں گا کہ میں نے کیوں چرچ کو چھوڑا۔ ایسا کرنے سے وہ تقریباً آدھی کلیسیا کو یسوع کے قدموں میں لانے تک کامیاب ہو گیا۔

حاصل کلام

پس میرے دوست انتخاب آپ نے کرنا ہے۔

اگر اب آپ سچے مسیحی ہیں اور جو کچھ آپ کرتے ہیں خدا کی مرضی سے کرتے ہیں تو پھر سوال ہے۔ کیا آپ اسکی تابعداری کرتے ہیں؟

2۔کرنتھیوں 17:6 میں مرقوم ہے

''اس واسطے خداوند فرماتا ہے کہ ان میں سے نکل کر الگ رہو اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤ تو میں تم کو قبول کر لوں گا''۔

ملحقات نمبر 4

آزادی یا غلامی

اس کتاب کے ہر باب میں ایک چیز مشترک رہی ہے وہ یہ ہے کہ کیتھولک تعلیم اور حقیقی مسیحیت کے درمیان واضح فرق۔

☆ - کیتھولک لوگوں کو غلامی کا طوق پہناتے ہیں۔

☆ - یسوع مسیح لوگوں کو آزادی بخشتے ہیں۔

آپ نے غور کیا ہوگا کہ کیتھولک کی ساری تعلیم اس نقطہ کے گرد گھومتی ہے کہ لوگوں کو ماتحت یا غلام بنایا جائے - کیتھولک چرچ نے ہمیشہ کہا کہ آپ کو نجات کیلئے چرچ کی ضرورت ہے گناہوں کی معافی کیلئے چرچ کی ضرورت ہے۔ آپ کو ہر مسئلہ اور ہر مشکل وقت میں چرچ کی ضرورت ہے۔ کیتھولک کی پوری کی پوری تعلیم آپ کو (پیدائش یعنی بپتسمہ سے لیکر آخری رسومات تک) کیتھولک چرچ کی غلامی میں لاتی ہے لیکن بائبل بتاتی ہے کہ یسوع نے مر کر آپ کو ہمیشہ کیلئے آزاد کر دیا ہے۔ رومیوں 21:8

رومیوں 15:8 میں مرقوم ہے۔

"اس امید پر بطالت کے اختیار میں کر دیا کہ مخلوقات بھی فنا کے قبضہ سے چھوٹ کر خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخل ہو جائے"۔

"کیونکہ تم کو غلامی کی روح نہیں ملی جس سے پھر ڈر پیدا ہو بلکہ لے پالک ہونے کی روح ملی جس سے ہم ابا یعنی اے باپ کہہ کر پکارتے ہیں"۔

مسیح یسوع لوگوں کو آزاد کرتے جبکہ مذہب لوگوں کو غلام بناتے ہیں۔

گلتیوں 4:2

2-پطرس 19:2 میں مرقوم ہے۔

"اور یہ ان جھوٹے بھائیوں کے سبب سے ہوا جو چھپ کر داخل ہو گئے تھے اور چوری سے گھس آئے تھے تا کہ اس آزادی کو جو ہمیں مسیح یسوع میں حاصل ہے جاسوسوں کے طور پر دریافت کر کے ہمیں غلامی میں لائیں"۔

"وہ ان سے تو آزادی کا وعدہ کرتے ہیں اور آپ خرابی کے غلام بنے ہوئے ہیں کیونکہ جو شخص جس سے مغلوب ہے وہ اس کا غلام ہے"۔

کلام خدا مسیحیوں کو تجویز کرتا ہے کہ یسوع مسیح میں آزادی حاصل کریں۔گلتیوں 1:5

پولوس رسول اس آزادی اور مخلصی سے واقف تھا اور مسیحیوں کو خبردار کرتا ہے کہ اس کا غلط استعمال نہ کریں۔گلتیوں 13:5

خدا آپ کو غلامی میں رکھ کر تھکا دینا نہیں چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہی کہ آپ آزاد ہو کر خوش وخرم رہیں۔

2-کرنتھیوں 17:3

زبور 45:119

آزادی

ایک عام رومن کیتھولک کی طرح میں جانتا ہوں کہ غلامی کا جوا کیسے اثر کرتا رہتا ہے اپنی تمام جوانی کے ایام میں مجھے کیتھولک قواعد وضوابط پڑھائے گئے اور میں بھی ایسے خوف میں مبتلا رہا کہ اگر ان سارے قوانین کی تابعداری نہ کی تو کیا ہوگا؟

لیکن سب سے بڑی خوشی جس کا تجربہ مجھے ہوا وہ یہ ہے کہ میں نے یسوع کو اپنی زندگی میں خوش آمدید کہا اور اپنی زندگی میں آزادی کو محسوس کیا۔غلامی کی زنجیریں ٹوٹ چکی ہیں اور خدا

کی قوت سے میں آزاد شخص بن گیا ہوں۔

آپ کے لئے کیا مناسب ہے؟

آپ کو کیتھولک چرچ کی غلامی سے مخلصی مل سکتی ہے اور آپ بھی آزادی کا تجربہ حاصل کر سکتے ہیں یسوع نے پہلے ہی آپ کی رہائی کا بندوبست کر دیا ہے۔ عبرانیوں 15:2 گلتیوں 5-3:4 میں مرقوم ہے۔

''اور جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامی میں گرفتار رہے انہیں چھڑا لے''

''اسی طرح ہم بھی جب بچے تھے تو دنیوی ابتدائی باتوں کے پابند ہو کر غلامی کی حالت میں رہے لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا''۔

محبت یا عداوت

پولوس اپنے اس بیان سے (گلتیوں 16:4) وضاحت کرتا ہے۔

''تو کیا تم سے سچ بولنے کے سبب سے میں تمہارا دشمن بن گیا؟''

اختتام پر میں بھی آپ سے یہی سوال کرتا ہوں۔

کیا میں آپ کا دشمن ہوں اس لئے کہ سچائی بیان کرتا ہوں؟

کچھ یقیناً کہیں گے کہ میں کیتھولک کے خلاف ہوں لیکن میں نہیں ہوں میں نے تو بالکل واضح طور پر سچائی کو بیان کیا ہے۔ جو کیتھولک ہی نہیں بلکہ ہر کسی کو ابدی آگ سے بچا سکتی ہے یہ نفرت نہیں بلکہ محبت ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام کیتھولک ہمیشہ کی زندگی کو حاصل کریں میں چاہتا ہوں کہ آپ مذہبی رسموں سے جو آپ کو غلام بناتی ہیں مخلصی حاصل کریں

یہ عداوت نہیں محبت ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ ایسی خوشی اور اطمینان کو جو صرف یسوع دیتا ہے حاصل کر سکیں ایسا کوئی دشمن نہیں سوچتا بلکہ ایک حقیقی دوست سوچ سکتا ہے۔

آپ کا حقیقی دشمن

آپ کا ایک مخالف ہے اور اس کا نام شیطان ہے۔

وہ آپ سے نفرت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ آپ ہمیشہ کیلئے آگ میں جلتے رہیں۔

1-پطرس 8:5

شیطان چاہتا ہے کہ آپ کو خدا کی نافرمانی کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا جائے اس کے منصوبے درجہ ذیل ہیں۔

☆-اس کا پہلا منصوبہ مذہب کی ایجاد ہے وہ اس کے مستند ہونے کے لئے ہر طرح کا مذہبی ساز و سامان مہیا کرتا ہے۔

☆-دوسرے یہ کہ وہ بائبل سے ہٹ کر ایسی تعلیم متعارف کراتا ہے کہ اس کے پیروکار اسکی تابعداری کریں اور انہی رسموں میں لوگ ساری عمر الجھ کر رہ جاتے ہیں اور یوں وہ مسیح تک نہیں پہنچ سکے۔

پھر وہ ابلیسی مذہب کو یسوع مسیح کے گروہ کا نام دیکر متعارف کراتا ہے شیطان یسوع سے نفرت کرتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ یسوع ہی واحد راستہ ہے جو آسمان تک لے جاتا ہے۔

یوحنا 6:14

تاہم وہ ہر طرح سے کوشش کرتا ہے کہ لوگوں کی مسیح تک رسائی نہ ہو سکے۔بدقسمتی سے وہ اس منصوبے پر صدیوں سے کاربند ہے آپ اسے کم نہ سمجھیں وہ دغابازوں کا باپ ہے۔

Details

LOVE OR HATE?

Paul follows these remarks with this statement :

"Am I therefore become your enemy,
because I tell you the truth?" Galatians 4:16

In closing, I ask you the same question. Am
I your enemy because I have told you the truth?
Some will Certainly suggest that I am against Catholics.
I am not!
On the contrary, I have presented here the one and only
message that can spare Catholics (and all people)
from an eternity in the lake of fire.
That's not hate. That's love.
I want all Catholics to receive the gift of eternal life.
I Want you to be set free from a religion that enslaves you.
That's not hate, that's love.
I want you to experience the joy and peace that only
Jesus Christ can give. That's not being an enemy.
That's being a friend.

Rick Jones

محبت یا عداوت

پولوس اپنے اس بیان سے (گلتیوں 16:4) وضاحت کرتا ہے۔ تو کیا تم سے سچ بولنے کے سبب سے میں تمہارا دشمن بن گیا؟
اختتام پر میں بھی آپ سے یہی سوال کرتا ہوں۔ کیا میں آپ کا دشمن ہوں اس لئے کہ سچائی بیان کرتا ہوں؟
کچھ یقیناً کہیں گے کہ میں کیتھولک کے خلاف ہوں لیکن میں نہیں ہوں میں نے تو بالکل واضح طور پر سچائی کو بیان کیا ہے۔
جو کیتھولک ہی نہیں بلکہ ہر کسی کو ابدی آگ سے بچا سکتی ہے یہ نفرت نہیں بلکہ محبت ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام کیتھولک ہمیشہ
کی زندگی حاصل کریں میں چاہتا ہوں کہ آپ مذہبی رسموں سے جو آپ کو غلام بناتی ہیں۔ مخلصی حاصل کریں یہ عداوت نہیں محبت ہے۔
میں چاہتا ہوں کہ آپ ایسی خوشی اور اطمینان کو جو صرف یسوع دیتا ہے حاصل کر سکیں ایسا کوئی دشمن نہیں سوچتا بلکہ ایک حقیقی دوست سوچ سکتا ہے۔

رک جونز